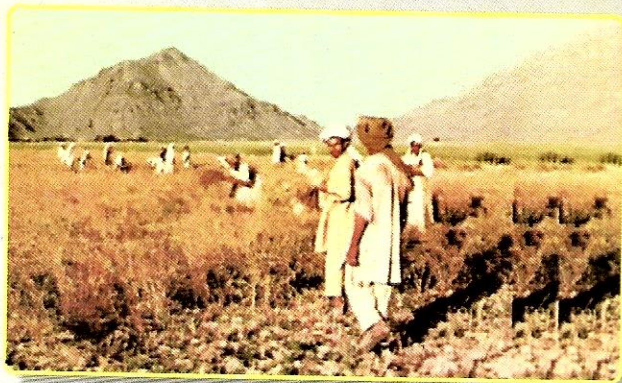
تاریخ گڑیالہ



تحریر: ہمت علی گڑیالوی

ہمت آباد گڑیالہ مردان

موبائل: 0301-8191103
0336-1936740

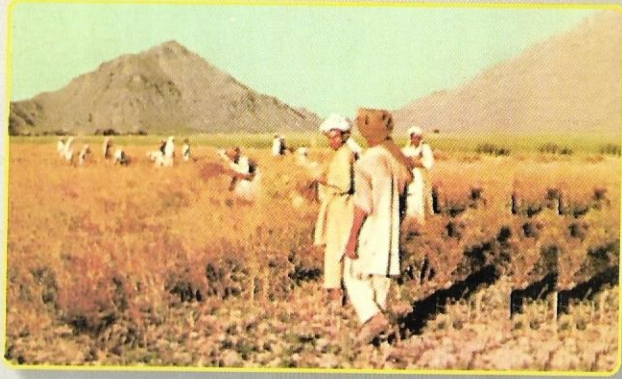
تعاون: تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ رجسٹرڈ

تاریخ گڑیالہ

تحریر: ہمت علی گڑیالوی

الحافظ پرنٹرز مردان 0301-8301718

تاریخ گڑیالہ



تحریر: ہمت علی گڑیالوی

ہمت آباد گڑیالہ مردان

موبائل: 0301-8191103
0336-1936740

تعاون: تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ رجسٹرڈ

تاریخ گڑیالہ

تحریر: ہمت علی گڑیالوی

0301-8301718

Department of Urdu
University of Peshawar

مقامات و واقعات کو اہم بنانے والے انسان ہوتے ہیں اور انسانوں کے مقام و مرتبہ کا پتہ ان کے کارناموں ہی سے چلتا ہے۔

"تاریخ گڑیالہ" کے مصنف ہمت علی نے گڑیالہ میں آباد خاندانوں کے احوال و آثار کو سلیس اور سادہ پیرائے میں بیان کر کے انسانی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے عمدہ مواد فراہم کیا ہے

تاریخ کو پوسٹ مارٹم اور سوانح عمری کو اپریشن سے تشبیہ دی گئی ہے۔ بلاشبہ ہمت علی کی تصنیف تاریخ گڑیالہ آپریشن کرنے والے سرجن کی احتیاط پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر کے تدبر کی آئینہ دار ہے۔

[illegible]
چیئرمین شعبہ اردو پشاور یونیورسٹی

Department of Urdu
University of Peshawar

مقامات و واقعات کو اہم بنانے والے انسان ہوتے ہیں اور انسانوں کے مقام و مرتبہ کا پتہ ان کے کارناموں ہی سے چلتا ہے۔

"تاریخ گرڈیالہ" کے مصنف ہمت علی نے گرڈیالہ میں آباد خاندانوں کے احوال و آثار کو سلیس اور سادہ پیرائے میں بیان کر کے انسانی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے عمدہ مواد فراہم کیا ہے

تاریخ کو پوسٹ مارٹم اور سوانح عمری کو اپریشن سے تشبیہ دی گئی ہے۔ بلاشبہ ہمت علی کی تصنیف تاریخ گرڈیالہ آپریشن کرنے والے سرجن کی احتیاط پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر کے تدبر کی آئینہ دار ہے۔

[illegible]
چیرمین شعبہ اردو پشاور یونیورسٹی



بسم الله الرحمن الرحيم



تاریخ گڑیالہ

مصنف: ہمّت علی گڑیالوی

تعاون: تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ (رجسٹرڈ)

فون: 0937-583140

رابطہ نمبرز: 0336-1936740 , 0301-8191103

کتاب کا نام	:	تاریخ گڑیالہ
مصنف کا نام	:	ہمت علی گڑیالوی
کمپوزنگ و پرنٹنگ	:	الحافظ پرنٹرز مردان 0301-8301718
تکمیل	:	1997ء
اشاعت اول	:	فروری 2000ء
اشاعت دوم	:	جون 2013ء
تعداد	:	500
قیمت	:	-/150 روپے

ملنے کا پتہ

تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ (رجسٹرڈ) فون: 0937-583140

رابطہ نمبرز: 0336-1936740 , 0301-8191103

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	3
2	بنام مصنف	8
3	کتاب لکھتے وقت معلومات کی فراہمی میں تعاون کرنے والے معمر شخصیات	10
4	گاؤں گڑیالہ کے چند اہم تاریخی شخصیات	11
5	گاؤں گڑیالہ میں اولیاء کرام کے مزار	19
6	گاؤں گڑیالہ میں شہداء کی قبریں	20
7	گاؤں گڑیالہ کب اور کیسے وجود میں آئی	23
8	تعارف تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ	28
9	گاؤں گڑیالہ کا حدود اربعہ	36
10	کپور خیل خاندان	38
11	گاؤں گڑیالہ کے بانی بزرگوار مرحوم بابا منصور خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	40
12	بزرگوار مرحوم بابا امین اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	42
13	بزرگوار مرحوم بابا غریب اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	44
14	بزرگوار مرحوم بابا شریف خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	47
15	بزرگوار مرحوم بابا ظریف خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	49
16	بزرگوار مرحوم بابا وزیر خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	51

17	بزرگوارم مرحوم بابا حبیب اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	53
18	بزرگوارم مرحوم بابا میر اسلم خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	54
19	بزرگوارم مرحوم بابا دوست محمد خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	56
20	بزرگوارم مرحوم بابا میر عالم خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	58
21	بزرگوارم مرحوم بابا سمیع اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	60
22	بزرگوارم مرحوم بابا رئیم اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	62
23	بزرگوارم مرحوم بابا کالو خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	64
24	گاؤں گڑیالہ کے بانی بزرگوارم مرحوم بابا مدد خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	66
25	بزرگوارم مرحوم بابا یاقوت خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	68
26	بزرگوارم مرحوم بابا میاں داد خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	70
27	بزرگوارم مرحوم بابا خلقداد خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	75
28	بزرگوارم مرحوم بابا عبد اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	78
29	بزرگوارم مرحوم بابا خیر اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	80
30	بزرگوارم مرحوم بابا خواجہ محمد خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	82
31	بزرگوارم مرحوم بابا شیر دل خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	84
32	بزرگوارم مرحوم بابا کریم خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	87
33	بزرگوارم مرحوم بابا رحمت اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	93
34	بزرگوارم مرحوم فقیر خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	95
35	بزرگوارم مرحوم بابا فرد اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد	98

36	بزرگوارم مرحوم باباوزیرخان کپورخیل اورآپ کے اولاد	100
37	بزرگوارم مرحوم بابالطیف خان کپورخیل اورآپ کے اولاد	102
38	اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم باباصحبت خان کے اولاد	106
39	اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم باباجان شاہ کے اولاد	110
40	اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم بابالال محمد کے اولاد	113
41	اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم نعمت خان بابا کے اولاد	115
42	اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم رحمت خان بابا کے اولاد	117
43	اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم زید شاہ بابا کے اولاد	119
44	اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم ستار خان بابا کے اولاد	121
45	اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم رحمت شاہ بابا کے اولاد	123
46	اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم شاتے بابا کے اولاد	125
47	اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم خان زمان بابا کے اولاد	127
48	باچاخیل خاندان بزرگوارم مرحوم عالم شاہ بابا کے اولاد	130
49	محلہ سیریٔ گڑیالہ کے باشندے	131
50	ٹاکران خاندان بزرگوارم مرحوم عظیم شاہ بابا کے اولاد	133
51	برقاضی خاندان بزرگوارم مرحوم باز علی بابا کے اولاد	135
52	بزرگوارم مرحوم باباز روالی برقاضی اورآپ کے اولاد	137
53	بزرگوارم بابانورعلی برقاضی اورآپ کے اولاد	138
54	بزرگوارم مرحوم باباشیرعلی برقاضی اورآپ کے اولاد	140

55	بزرگوارم مرحوم باباشاہ ولی برقاضی اور آپ کے اولاد	143
56	بزرگوارم مرحوم باباغزالی برقاضی اور آپ کے اولاد	145
57	بزرگوارم مرحوم بابانور شاہ علی برقاضی اور آپ کے اولاد	147
58	بزرگوارم مرحوم بابانظر علی برقاضی اور آپ کے اولاد	149
59	امبارہ خیل خاندان کے بزرگوارم مرحوم باباجکڑ شاہ کے اولاد	151
60	امبارہ خیل خاندان بزرگوارم مرحوم باباحبیب شاہ اور آپ کے اولاد	154
61	اکوخیل خاندان بزرگوارم مرحوم باباغریب اللہ اور بزرگوارم مرحوم باباسیف اللہ کے اولاد	158
62	بونیروال خاندان بزرگوارم مرحوم اللہ نور باباکے اولاد	162
63	میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم باباعنبر شاہ کے اولاد	166
64	صاحبزادگان خاندان بزرگوارم مرحوم غلام رسول باباکے اولاد	169
65	ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم باباحضرت میر صاحب کے اولاد	172
66	اعوان خاندان بزرگوارم مرحوم باباوزیر کے اولاد	176
67	دھوبیانان خاندان بزرگوارم مرحوم باباصمد خان اور بزرگوارم مرحوم باباسلطان محمد کے اولاد	178
68	ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم مولاناشاہ رسول باباکے اولاد	181
69	اعوان خاندان بزرگوارم مرحوم بابافقیر خان کے اولاد	183
70	ٹاکران خاندان بزرگوارم مرحوم بابادالیم شاہ کے اولاد	185
71	ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم مولانامحمد رسول صاحب کے اولاد	188

72	خلیل خاندان بزرگوارم مرحوم بابامحمد طاہر خان کے اولاد	190
73	خاندان رانڑیزیان بزرگوارم مرحوم خانے باباکےاولاد	193
74	لودھی خاندان بزرگوارم مرحوم باباگل محمد کےاولاد	195
75	لوہاران خاندان بزرگوارم مرحوم حسن باباکےاولاد	197
76	کمارخاندان بزرگوارم مرحوم شیخ حمیداللہ باباکےاولاد	199
77	نایان خاندان بزرگوارم مرحوم صمد بابامرحوم امیراللہ باباکےاولاد	201
78	ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم مولاناسیدرسول شاہ صاحب کےاولاد	205
79	پیرخیل خاندان بزرگوارم مرحوم بابامحمد خان کےاولاد	208
80	مانیزیان خاندان بزرگوارم مرحوم باباموزہ خان اور بزرگوارم مرحوم بابابرکت شاہ کے اولاد	212
81	بونیروال خاندان بزرگوارم مرحوم سیداگل باباکےاولاد	214
82	میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم سیدقدرت علی شاہ باباکےاولاد	216
83	ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم مولانایارمحمد باباکےاولاد	219
84	میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم نعمت اللہ باباالمعروف شیخ بابارحمت اللہ کےاولاد	222
85	میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم سیدحبیب شاہ المعروف ہنڈباباکےاولاد	224
86	ترکانان خاندان بزرگوارم مرحوم یارمحمد باباکےاولاد	229
87	میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم سیدحبیب شاہ باباالمعروف ہنڈباباؒ کےاولاد	232
88	پیرخیل خاندان بزرگوارم مرحوم غلام رسول باباکےاولاد	234

89	میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم سید حبیب شاہ بابا المعروف ہنڈ باباؒ کے اولاد میں تورہ ڈھیری گڑیالہ کے باشندے	235
90	مامونڈزئی خاندان بزرگوارم مرحوم محبوب شاہ بابا کے اولاد	238
91	لوہاران خاندان بزرگوارم مرحوم صمد بابا کے اولاد	240
92	اندرخانخیل (اکبری خیل) خاندان بزرگوارم مرحوم دیوان شاہ بابا کے اولاد	242
93	چند چھوٹے چھوٹے خاندان	246
94	حرف آخر	254

تاریخ گڑیالہ

مصنف: ہمت علی گڑیالوی

گاؤں گڑیالہ پر اس تاریخی کتاب میں مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات ہیں۔

i۔ گاؤں گڑیالہ کے وجود میں آنے سے قبل اس خطے کی کیا حالت تھی۔

ii۔ گاؤں گڑیالہ کب اور کیسے وجود میں آیا۔

iii۔ گاؤں گڑیالہ میں کل کتنے خاندان آباد ہیں۔ ان خاندانوں کے آباؤ اجداد کون تھے کہاں سے اور کیسے گاؤں گڑیالہ میں آکر آباد ہوئے۔ نیز تمام خاندانوں کے شجرہ نصب اد مشہور و معروف بزرگوں کے مشہور قصوں کے لئے تفصیلاً کتاب پڑھ کر لطف اندوز ہو جائیے۔

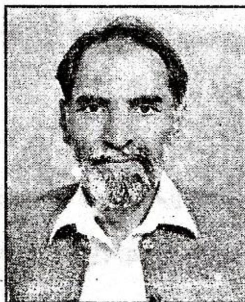
تعاون: تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ

رجسٹرڈ نمبر: DSW/KPK/634/1992

اظہار تشکر و عرض مصنف

میں اس کتاب کا مصنف ہمّت علی گڑیالوی اپنی طرف سے اور گاؤں گڑیالہ کے عوام کی طرف سے جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے ایک سیاسی اور سماجی شخصیت الحاج امجد علی خان فاطمہ کا دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے کتاب تاریخ گڑیالہ کی اس دوسری ایڈیشن کی چھپائی کے لئے خطیر رقم ادا کر کے ہم سب پر احسان کیا۔ ساتھ ساتھ اپنے گاؤں کے عمائدین کے تعاون کا بھی شکر گزار ہوں۔

اس دوسری ایڈیشن کی اشاعت اپنی طرف سے آئندہ نسلوں کو بطور نمونہ چھوڑ رہا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ ان حضرات سے عرض گزار ہوں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے لکھنے کی صلاحیت عطا کی ہو۔ کہ وہ اسی طریقہ کار کو بروئے کار لاتے ہوئے میرے بعد آئندہ نسلوں کے لئے یہ تاریخی تسلسل برقرار رکھے۔



مصنف: ہمّت علی گڑیالوی

پیش لفظ

یــآیھا النّاس اِنّا خَلقْنٰکُمْ مِن ذکر و انثٰی و جعلنٰکُم شعوباً وّ قبائل لتعارفوا. انّ اکرمکم عند اللہ اتقکم. (القرآن سورۃ الحجرات آیت۱۲)

محترم قارئین کرام خود میں سیر وتفریح کا شوقین ہوں۔ کئی ممالک کی سیاحت کر چکا ہوں جس ملک جاتا ہوں اس ملک پر سیاحت کی کتاب لکھتا ہوں۔ جولائی سال 1993ء سے ناگزیر حالات کے پیش نظر باہر ممالک کی سیاحت کرنے کا سلسلہ تعطل کا شکار ہوا۔ بہر حال ان حالات میں بھی اپنے پیارے وطن اسلامی جمہوریہ پاکستان پر سیاحت کی ایک کتاب لکھ چکا ہوں۔

ہر کام کسی مخصوص جذبے کے تحت کیا جاتا ہے۔ اندرون ملک نیز بیرونی ممالک میں جا کر سیاحت کرنا میرا شوق ہے۔ پھر ان ممالک پر سیاحت گائیڈ بکس لکھنا یہ ایک قومی جذبہ ہے مجھے اُمید ہے کہ پاکستان کے کونے کونے پر اکثر ہم وطنوں نے میری لکھی ہوئی سیاحت کی کتابیں پڑھی ہونگی۔ ساتھ ساتھ سیر وتفریح کے شوقین حضرات نے استفادہ کیا ہوگا۔ میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابوں کی عوام میں مقبولیت کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ میری پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کتاب مختصر مگر جامع لکھیں ساتھ ساتھ سادہ سلیس اُردو لکھتا ہوں۔ تا کہ کم پڑھنے والے لوگ بھی باآسانی میری کتاب پڑھ سکیں۔ علاوہ ازیں باہر ممالک میں سے جس ملک پر کتاب لکھتا ہوں اس ملک کے ویزہ کے حصولی سے لے کر اس ملک میں تاریخی، تفریحی اور مقامات مقدسہ کی نشاندہی بسوں کے کرائے اور قیام وطعام تک تمام اخراجات سے آگاہی دیتا ہوں۔ پاکستان کے جس حصے سے جوکوئی جس ملک کی سیر کرنے کا شوق رکھتا ہو۔ بشرطیکہ اس ملک پر میں نے سیاحت کی کتاب لکھی ہو۔ گھر میں بیٹھ کر اپنے تمام اخراجات کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں میں

فخر یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ جس کے ہاتھ میں میری لکھی ہوئی کتاب ہو غیر ملک میں اس کو کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یہی کتاب اس کے لئے مشعل راہ ہوگا اور بغیر کسی اُلجھن کے خوب دِل کھول کر سیر وتفریح سے لطف اندوز ہوگا۔ یہی وہ قومی جذبہ ہے جس کے تحت میں کئی ممالک پر سیاحت کی کتابیں لکھ چکا ہوں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ حال ہی میں اپنے پیارے وطن اسلامی جمہوریہ پاکستان پر سیاحت کی ایک کتاب لکھ چکا ہوں۔ یہ کتاب ہم وطنوں کے لئے اُردو زبان میں جبکہ باہر ممالک سے پاکستان آنے والے سیاحوں کے لئے انگریزی زبان میں شائع ہوگی۔

اس کتاب میں کراچی سے لے کر درّہ خیبر تک ساتھ ساتھ بلوچستان میں ایران کے بارڈر اور شمالی علاقہ جات میں چین کے بارڈر تک، جہاں جہاں تاریخی وتفریحی اور مقامات مقدسہ ہیں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں چترال، کافرستان، وادی کاغان، وادی سوات اور بلوچستان میں زیارت جیسے صحت افزا مقامات اور قدرتی سیر گاہوں تک پہنچنے اور وہاں سیر کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں کے مکینوں سے متعلق تفصیلی معلومات لکھے ہیں۔ یہ ہوا قومی جذبے کے تحت سیاحت سے متعلق لکھی ہوئی کتابوں پر تبصرہ اب آتے ہیں اپنے آبائی گاؤں گڑیالہ پر تاریخی کتاب لکھنے کی طرف جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کہ ہر کام خواہ بڑا ہو یا چھوٹا مخصوص جذبات کے تحت کیا جاتا ہے۔ آیئے اب آپ صاحبان کو اپنے ان جذبات کا ذکر کرتا چلوں جن جذبات نے میرے دِل میں انگڑائیاں لے کر مجھے بے چین کر کے گاؤں گڑیالہ اور اہلیان گڑیالہ پر اس گاؤں کے وجود میں آنے سے لے کر آج تک اس تاریخی کتاب کے لکھنے پر مجبور کیا۔ ان جذبات میں پہلا جذبہ احکامات خداوندی کی پیروی کرنے کا تھا۔ یہ الفاظ دیکھ کر آپ صاحبان ضرور بضر ور متردّد ہو کر دِل ہی دِل میں کہیں گے کہ کمال کی بات ہے لکھتے ہو گاؤں گڑیالہ واہالیان گڑیالہ پر تاریخی کتاب اور بات کرتے ہو احکامات الٰہی کی عزیز ومحترم قارئین کرام اس ضمن میں آپ صاحبان کی خدمت میں ایک چھوٹی مثال عرض ہے۔ وہ یہ کہ آپ صاحبان نے مشاہدہ کیا ہوگا۔ کہ ہم میں سے جو کوئی بھی ذرا سا تعلیم یافتہ، دانشور یا سیاستدان ہو وہ جو بھی بات منہ سے نکالتا ہے۔ ان کی باتیں ہم غور اور توجہ

کے ساتھ سنتے ہیں اور بے تحاشا کہہ جاتے ہیں۔ کہ بھائی اس کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں بڑی وزنی ہوتی ہیں ساتھ ساتھ ان کے پیچھے بڑا فلسفہ ہوتا ہے۔ اب یہاں یہ انداز لگائیے۔ کہ خداوند تعالیٰ جو کہ رب العالمین تمام مخلوقات کائنات کا رب ہے۔ جنہوں نے جناب حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید نازل کر کے اس ذریعے سے ہم تک اپنے احکامات بھیجے ہوئے ہیں۔ اس قرآن مجید میں جو کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے سوچ لیں کہ ہر ایک لفظ کے پیچھے کتنا بڑا فلسفہ ہوگا۔

اس کتاب کی شروع اللہ تعالیٰ کے نام اور قرآن کریم کی جس ایک آیت کریمہ سے کر چکا ہوں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ ''اے لوگوں ہم نے آپ کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ ہم نے آپ لوگوں کو مختلف گروہوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ تا کہ آپ لوگ ایک دوسروں کو پہچان سکے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی صاحب عزت ہے جو پرہیز گار ہیں''۔ اب اس بات میں وہ کونسا ایسا راز پنہاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ ہم لوگ ایک دوسروں کو پہچان لیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں دوسری جگہ خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ ''وَ اٰتِ ذَالْقُرْبٰی حَقَّهٗ'' یعنی رشتہ داروں کو ان کا حق دو۔ اگر کوئی یہ نہیں جانتا کہ میرا رشتہ دار کون ہے تو حکم خداوندی کی تکمیل کیسی ہوگی۔ رشتہ داروں کے حقوق سے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ ہمیں احکامات بھیجے ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں جناب حضرت محمد ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ حدیث نبوی ہے۔ ''لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ'' رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

الغرض اپنے عزیز و اقارب کے پہچاننے کے بغیر حکم خداوندی کی تکمیل ادھوری ہے۔ انشاء اللہ کتاب منظر عام پر آنے سے گاؤں گڑیالہ کے بچے بچے کو اپنے تمام رشتہ داروں کا اندازہ لگ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احکامات خداوندی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں تا کہ رشتہ داروں کی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کے مرتکب نہ بنیں۔ یہاں ایک دوسری بات لکھنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ بعض لوگ اپنی نسل چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور شرم محسوس کرتے ہیں۔ خدا کے بندو ہم سب حضرت آدمؑ

کے اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کا نظام چلانے کے لئے ہمیں مختلف کاموں پر مامور کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ شروع میں آیت کریمہ تحریر کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے قابل احترام وہ ہے جو پرہیز گار ہو،کوئی عربی ہو یا عجمی، گورا ہو یا کالا ،نواب ، وڈیرہ ہو یا کوئی بڑا جاگیردار اگر پرہیز گار نہ ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل اور رسوا ہوگا اس کے مقابلے میں اگر کوئی کتنا مفلس، غریب اور شکل سے بدصورت کیوں نہ ہو، بشرطیکہ وہ احکامات خداوندی کا پابند اور پرہیز گار ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہم میں سب سے بڑا صاحب عزت ہے۔

محترم قارئین! کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا تکبر وغرور کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں معاشرے میں جن لوگوں نے مخصوص پیشے اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ہمیں ان کا احسان مند ہونا چاہیے انسانیت پر ان لوگوں کا بڑا احسان ہے مثال کے طور پر جن لوگوں نے ماضی میں کپڑے تیار کرنے کا کسب اختیار کیا اس زمانے میں کپڑوں کے کارخانوں کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ جولاگان خاندان کے آباؤاجداد نے یہ کسب اختیار کر کے ہمارے آباؤاجداد کی عزتوں کو تحفظ دیا۔ ان کے ستر ڈھانپے ان کو گرمی وسردی کی شدت سے چھٹکارا دیا۔

اسی طرح لوہار اور ترکان اگر نہ ہوتے۔ تو کیا بغیر کدال اور بیلچہ کے مکانات کی تعمیر ممکن تھی؟ زمین کو سیراب کرنے اور پینے کے لئے پانی کے حصول کے لئے بغیر کدال اور بیلچہ کے کوئی کنواں کھود سکتا تھا؟ ہل، کرپہ اور درانتی کے بغیر کوئی گندم، جو، مکئی اور مختلف فصلیں کاشت اور کاٹ سکتا ہے؟

المختصر میرے اندازے کے مطابق یہی لوگ قابل احترام ہیں کیونکہ دنیا کی آبادکاری میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ یہ ہوئی احکامات خداوندی کے جذبے کے تحت اس تاریخی کتاب کے لکھنے کی وضاحت۔

اب آتے ہیں عوامی جذبے کی طرف۔

محترم قارئین کرام سال رواں کے دوران ہمارے گاؤں گڑیالہ کے مختلف خاندانوں کے کئی بزرگ اس دنیائے فانی سے چل بسے۔ اسی طرح گاؤں گڑیالہ کی تاریخ گُم ہونے کا انتہائی سخت خدشہ پیدا

ہوا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ کہ تاریخ کا نسلوں تک پہنچنا بزرگوں کی وساطت سے ہوا کرتا ہے۔ اگر بزرگ نہ ہوں تو پھر کون آپ کو تاریخ سے آگاہی دلا سکتا ہے علاوہ ازیں جن قوموں کی تاریخ نہ ہو وہ مردے تصور کیے جاتے ہیں۔ اپنی قوم کو زندگی دلانے کے جذبے نے مجھے بے چین کر کے تقریباً تین چار مہینوں سے علاقے کی تاریخ کے مطالعہ پر مجبور کیا۔ گاؤں گڑیالہ کے کئی خاندانوں کے بزرگوں کے پاس جا کر ان کے گھروں میں بیٹھ کر ان سے معلومات حاصل کیے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ ایک خاندان سے متعلق معلومات حاصل کرنے میں مجھے مشکل کا سامنا کرنا پڑا ہوا۔ ہمارا ایک بزرگ اجمیر بابا اگر نہ ہوتا تو اس خاندان کا شجرہ نامکمل رہ جاتا۔ بہر حال اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دن رات سخت محنت کر کے یہ تاریخی کتاب مکمل کی۔ جو کہ آپ صاحبان کی خدمت میں پیش ہے۔

میرا جذبہ اپنے فرض کی ادائیگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے لکھنے کی بہترین صلاحیت عطا فرمائی ہیں۔ مجھ پر گاؤں گڑیالہ کے تمام خاندانوں کے آباؤ اجداد، موجودہ نسل اور آنے والے نسلوں کا حق بنتا ہے کہ اسی قسم کی تاریخی کتاب لکھ کر گاؤں گڑیالہ اور اہالیان گڑیالہ کا نام روشن کروں۔

چوتھا اور آخری جذبہ اپنے گاؤں اور گاؤں کے عوام سے بے انتہا محبت کا ہے۔ جس کے ثبوت میں اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ ادب کی دنیا میں میرا تخلص گڑیالوی ہے اور میری ہر کتاب پر میرا نام ہمّت علی گڑیالوی لکھا ہوا ہوتا ہے۔

اور آپ یقین کریں کہ اندرون ملک و بیرونی ممالک میں جن لوگوں نے میری کتابیں پڑھی ہوئی ہیں۔ مجھے گڑیالوی صاحب کے نام سے پکارتے ہیں اور میں بھی گاؤں گڑیالہ کا نام سننے پر فخر محسوس کرتا ہوں انشاء اللہ اس کتاب کے شائع ہونے سے گاؤں گڑیالہ کا بچہ بچہ اپنے گاؤں گڑیالہ سے متعلق تمام معلومات سے باخبر ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے تا مرگ عوامی خدمت کا کام لیں۔

آمین ثم آمین الحمدللہ اب یہ اس کتاب کی دوسری اشاعت پیش خدمت ہے

ہمّت علی گڑیالوی

بنام مصنف

مصنف ہمّت علی گڑیالوی تقریباً پینتیس چالیس سال سے میرے دوست چلے آ رہے ہیں۔آپ انتہائی خوش مزاج،خوش اخلاق،دیانتدار، بردبار اور ایماندار شخصیت کے مالک ہیں۔صوم وصلوٰۃ کا پابند قرآن واحادیث پر مکمل عبور العرض اور کیا کیا خوبیاں بیان کرتا رہوں۔المختصر اگر کوئی دور حاضر میں کسی مکمل شخصیت کا متلاشی ہو۔تو وہ گاؤں گڑیالہ میں ہمّت بھائی کے محفل میں بیٹھ کر استفادہ کرے۔واضح رہے کہ مذہبی علوم میں صاحب موصوف مجھ سے استفادہ کر چکے ہیں۔

آپ موصوف کی ان خوبیوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے اپنے ایک بین الاقوامی تنظیم تحریک اتحاد المسلمین پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل کی ذمہ داری آپ کو سونپی ہوئی ہے۔واضح رہے کہ ہماری یہ تحریک اندرون ملک و بیرونی مما لک سرگرم عمل ہے۔اور مسلم اُمہ کے اتحاد کا حامی ہیں۔آپ ہی کی وجہ سے اس تحریک کے مرکزی دفتر کے لئے ہم نے گاؤں گڑیالہ کا تعین کیا ہوا ہے۔پاکستان کے صوبہ سندھ، صوبہ بلوچستان اور صوبہ پنجاب کے دور دراز علاقوں سے تحریک کے کارکنان یہاں گاؤں گڑیالہ میں تحریک کی سرگرمیوں سے متعلق ہدایات لینے آتے ہیں۔

اس تحریک کی وساطت سے گاؤں گڑیالہ کا نام سارے پاکستان میں اتنا متعارف ہو چکا ہے۔جتنا پاکستان کا کوئی بڑا تاریخی شہر ہو۔اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔اہالیان گڑیالہ پر جنہوں نے ہمّت علی جیسے مخلص اور قابل شخصیت کو گاؤں گڑیالہ میں پیدا کیا۔خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔میں اس نوجوان کے عزم اور حوصلے کو جنہوں نے انتہائی کٹھن حالات میں یہ کتاب لکھی۔واضح رہے کہ ان ہی دنوں میں ان کی سخت دشمنی چل رہی تھی۔اس دُشمنی میں بالواسطہ جو فریقین ملوث تھے۔ان بیچاروں کا حال تو ناگفتہ بہ تھا۔بلکہ

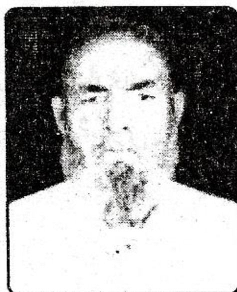
گاؤں گڑیالہ کے بقیہ عوام کی زندگیاں بھی اس دُشمنی کی وجہ سے اجیرن بن گئی اب اللہ تعالیٰ کا رحم ہے راضی نامے ہو چکے ہیں اور پُر امن زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ یقین کریں جب مجھے ہمّت بھائی نے اس تاریخی کتاب لکھنے سے متعلق بتایا تو میں حیران ہوا اور بے تحاشا کہنے لگا کہ ان حالات میں اور کتاب لکھنا۔ ہمت بھائی نے ہنستے ہوئے جواب دیا کہ میں نے مرتے دم تک اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہوا ہے کہ اے اللہ مجھ سے میری زندگی میں نیکی اور خدمت خلق کا کام لیں۔

گاؤں گڑیالہ کے عوام کو یہ تاریخی کتاب مبارک ہو ساتھ ساتھ گاؤں گڑیالہ کے عوام سے عرض گزار ہوں۔ کہ وہ اس نوجوان کی حوصلہ افزائی کریں اور ہر مرحلے پر مدد اور تعاون کر کے اپنے ملک وقوم اور اپنے گاؤں کا نام روشن کریں۔

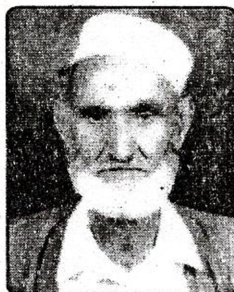
خیر اندیش

علامہ وصال محمد

کتاب لکھتے وقت معلومات کی فراہمی میں تعاون کرنے والے معمر شخصیات



علی جعفر خان ولد علی اکبر خان عمر اسی، پچاسی سال جن کا تعلق کپور خیل خاندان میں بابا منصور خان کے اولاد سے ہے۔ کتاب لکھنے کے لئے معلومات کی فراہمی میں کتاب کے مصنف کے ساتھ بھرپور تعاون کیا قابل خراج تحسین ہیں۔ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ جنت الفردوس نصیب کریں۔



حاجی بہادر خان ولد دلاور خان عمر چیاسی سال مصنف کے والد بزرگوارم جن کا تعلق کپور خیل خاندان میں بابا مدد خان کے اولاد سے ہے۔ کتاب لکھنے کے لئے معلومات کی فراہمی میں ان کا بھرپور تعاون قابل ستائش ہے۔

گاؤں گڑیالہ کے چند اہم تاریخی شخصیات

خان بہادر صوبیدار ریٹائرڈ بزرگوارم امیر خان بابا مرحوم



گاؤں گڑیالہ کا وہ تاریخی شخصیت جنہوں نے حکومت برطانیہ کے دور میں فوج میں بحثیت سپاہی بھرتی ہو کر اپنے پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی بدولت ترقی کر کے صوبیدار کے عہدے پر فائز رہے۔ اپنی غیر معمولی صلاحیتوں اور کارناموں کے صلے میں بوقت ریٹائرمنٹ خان بہادر کا اعزاز حاصل کیا۔ کپور خیل خاندان کے بابا کریم خان کے پوتے خان بہادر صوبیدار ریٹائرڈ بزرگوارم امیر خان بابا مرحوم کپور خیل خاندان بزرگوارم زمرد خان بابا کے گھر پیدا ہوئے۔

اپنے زمانے کے انتہائی خوش اخلاق، چست و چالاک اور بارُعب شخصیت تھے جس پر معقول اختیارات کے ساتھ خان بہادر کے اعزاز سے نوازے گئے۔ واضح رہے کہ اس زمانے میں ضلع مردان اور ضلع صوابی کی سطح پر بمشکل پانچ دس شخصیات کو حکومت برطانیہ یہ اعزاز دے چکے تھے۔ گاؤں گڑیالہ کا نام روشن کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔



بزرگوارم محمد غفران خان ایڈوکیٹ (مرحوم)

گاؤں گڑیالہ کی تاریخ میں وہ شخصیت جنہوں نے ایل ایل بی کر کے ایک

کامیاب وکیل کی حیثیت سے گاؤں گڑیالہ کی تاریخ میں جگہ بنا دی۔ خلیل خاندان کے بزرگوارم محمد غفران خان ایڈووکیٹ (مرحوم) ماہ اگست سال 1891ء میں گاؤں گڑیالہ کے خلیل خاندان سے تعلق رکھنے والے بزرگوارم بابا محمد طاہر خان کے گھر پیدا ہوئے۔ نہایت سخت حالات میں حصول تعلیم کی خاطر اس اولوالعزم نوجوان نے میلوں سفر پیدل طے کرتے ہوئے آخر کار ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

اپنے پیشے میں محنت و مشقت کی بدولت ایک نامور وکیل کی حیثیت سے نام پیدا کیا۔ اور اپنے آئندہ نسلوں کے لئے ایک مضبوط اقتصادی پلیٹ فارم جائیداد کی حیثیت میں چھوڑ کر ماہ اپریل 1954ء کو اس دار فانی سے رُخصت ہوئے۔

رسہ کشی کے کھلاڑی

کھیل کے میدان میں وہ تاریخی شخصیات جنھوں نے نئی دہلی میں آل انڈیا رسہ کشی کا مقابلہ جیت کر انگریزوں کے زمانے میں گاؤں گڑیالہ کا نام روشن کیا۔ برقاضی خاندان کے بزرگوارم مرحوم شیرین بابا پہلوان، اُتمان خیل خاندان کے بزرگوارم مرحوم مہابت خان بابا، مرحوم زابت خان بابا پہلوانان بونیر وال خاندان کے بزرگوارم مرحوم شیرین خان بابا پہلوان۔ واضح رہے کہ پہلوان بزرگوارم مرحوم محبوب شاہ بابا سکنہ ہوسی اور بزرگوارم مرحوم غلام حسین بابا سکنہ شہباز گڑھی بھی ٹیم کا حصے تھے۔ جبکہ کپور خیل خاندان کے بزرگوارم مرحوم سرفراز خان بابا سکنہ ہوسی کوچ کے فرائض پر فائز تھے۔

کھیل سنے کے کھلاڑی

ایک پاؤں کو نیچے سے پکڑ کر ایک پاؤں سے چلنے والا اُس زمانے کا مشہور و مقبول کھیل سنے کے میدان میں گاؤں گڑیالہ کا نام روشن کروانے والے پہلوانان بزرگوارم مرحوم غزالی بابا برقاضی، مرحوم دلاور خان برقاضی، مرحوم گذبہ ترکان، مرحوم میر داد کمار، مرحوم امیر زادہ بابا اور ٹاکران خاندان کے بابا مرحوم برکت شاہ تھے۔ جبکہ کوچ کے فرائض کپور خیل خاندان سے تعلق رکھنے والے اس کتاب کے مصنف ہمت علی گڑیالوی کے دادا مرحوم بزرگوارم شیر بہادر خان بابا انجام دیتے رہے۔ یہاں اس کھیل کے مرکزی کردار بزرگوارم مرحوم غزالی بابا برقاضی سے متعلق مختصر قصہ جنہوں نے گاؤں گڑیالہ سے سنے پکڑ کر ایک پاؤں پر اسماعیلہ تک گئے۔ پیچھے سے عوامی ہجوم اور ڈول بج رہے تھے۔ اسی ہی حالت میں پہنچ کر حریف کو للکارا اور ہرا کر میدان جیت لیا۔

کرنل ریٹائرڈ سید محمد اجمل مرحوم

گاؤں گڑیالہ کی تاریخ میں وہ شخصیت جنہوں نے فوج میں بھرتی ہو کر نمایاں پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے کرنل کے عہدے تک پہنچ گئے۔ میاں گان خاندان میں بزرگوارم سید قدرت علی شاہ بابا کے اولاد میں کرنل ریٹائرڈ سید محمد اجمل مرحوم گاؤں گڑیالہ میں بزرگوارم سید محمد یعقوب بابا کے گھر پیدا ہوئے۔ اس اولوالعزم نوجوان نے فوج میں بھرتی ہو کر محنت مشقت اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کرنل کے عہدے تک پہنچ کر ذمہ داریاں سنبھال لی۔ اور کرنل کے عہدے پر فائز رہتے ہوئے گاؤں گڑیالہ کا نام روشن کیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کراچی میں رہائش اختیار کی۔ خوش قسمتی سے اس کتاب کے

مصنف ہمت علی گڑیالوی کی سال 1973ء میں کراچی میں اس قابل شخصیت سے کئی نشست و برخواست ہوئے۔

صاحب حق مولانا میاں گل جان صاحب مرحوم

دینی علوم میں نمایاں مقام اور خدمات کی بدولت گاؤں گڑیالہ کا نام روشن کرنے والے عالم دین جن کے ذریعے سے دینی علوم کی روشنی دور دور تک پھیل گئی۔ مُلایان خاندان کے مولانا شاہ رسول بابا کے اولاد میں صاحب حق مولانا میاں گل جان صاحب مرحوم۔ آپ بزرگوارم مولانا شاہ رسول بابا کے گھر پیدا ہوئے مدرسہ دیوبند سے فارغ ہوکر گاؤں گڑیالہ میں دینی علوم کا درس دیتے رہے حصول علم کے شائقین پاکستان کے کونے کونے کے علاوہ افغانستان سے بھی یہاں گاؤں گڑیالہ آکر علم کی روشنی حاصل کر کے پھیلاتے رہے۔

بزرگوارم فدا یونس خان مرحوم



گاؤں گڑیالہ کی تاریخ میں وہ شخصیت جنہوں نے تعلیمی میدان میں بہترین کارکردگی دکھا کر بحیثیت ہیڈ ماسٹر کے فرائض کی ادائیگی کی۔ واضح رہے کہ گاؤں گڑیالہ کی تاریخ میں اُسے زمانے کے یہ پہلے ہیڈ ماسٹر تھے۔ قابل ترین شخصیت نے گاؤں گڑیالہ کا نام روشن کیا۔
پیر خیل خاندان کے بزرگوارم مرحوم بابا محمد خان کے اولاد میں

بزرگوارم فدایونس خان مرحوم بزرگوارم گوجر خان بابا کے گھر پیدا ہوئے۔ تعلیمی میدان میں آپ کی خدمات قابل خراج تحسین ہیں۔ سال 1964 کو چالیس سال کی عُمر میں وفات پائے۔

ریٹائرڈ صوبیدار صاحبزادہ سید حبیب الرحمٰن مرحوم

صدر پاکستان کی مشاورتی کونسل میں ممبر مشاورتی کونسل کے عہدے پر فائز رہنے والے صاحبزادگان خاندان کے بزرگوارم مرحوم بابا غلام رسول کے اولاد میں وہ قابل شخصیت جنہوں نے فوجی ملازمت کے دوران بھی ملازمت کا اکثریتی حصہ راولپنڈی سیکٹریٹ میں اہم عہدوں پر فائز رہ کر گزارہ۔ ریٹائرمنٹ کے بعد قومی سیاست میں سرگرم عمل رہ کر قومی اسمبلی اور ڈسٹرکٹ کونسل کے الیکشنوں میں بحثیت کینڈیڈیٹ حصہ لیا۔ الیکشنوں میں ناکامی کے باوجود گاؤں گڑیالہ کے لئے ہسپتال اور ہائی سکول کی منظوری کے علاوہ کئی تعمیراتی کام کیئے۔

ریٹائرڈ صوبیدار صاحبزادہ سید حبیب الرحمٰن مرحوم گاؤں گڑیالہ میں بزرگوارم صاحبزادہ عبدالقہار بابا کے گھر پیدا ہوئے۔ پاک فوج میں بحثیت صوبیدار کے فرائض انجام دیئے۔ متحرک اور قومی جذبے سے سرشار زندگی گزار کر گاؤں گڑیالہ کا نام روشن کیا۔



ریٹائرڈ صوبیدار سید پیر بادشاہ مرحوم

براعظم ایشیا کے نامور باکسنگ چمپئن جنہوں نے بحثیت سپاہی پاک فوج میں بھرتی ہو کر اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر صوبیدار کے عہدے تک

ترقی کی۔ ساتھ ساتھ پاک فوج کی طرف سے باکسنگ کا کھیل کھیلتے ہوئے ایشین کلر اور گولڈ میڈلسٹ کے اعزازات جیت کر بحیثیت ایک نمایاں باکسنگ چمپئن کے پاکستان اور اپنے گاؤں گڑیالہ کا نام روشن کیا۔

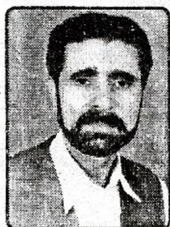
میاں گان خاندان کے بزرگوارم سید حبیب شاہ المعروف ہنڈ بابا کے اولاد میں ریٹائرڈ صوبیدار سید پیر بادشاہ مرحوم

کاتب سید حبیب صاحب مرحوم



سکولوں اور کالجوں کے لئے امتحانی پرچوں کی لکھائی کے علاوہ پاکستان کی مشہور و معروف کُتب خانہ تاج کُتب خانہ کے لئے اپنے ہاتھ اور قلم سے متعدد تفاسیر، دینی کُتب اور قرآن مجید کی کتابت کرنے والا منفرد شخصیت کا مالک کاتب سید حبیب صاحب مرحوم جنہوں نے کتابت کے میدان میں گاؤں گڑیالہ کا نام روشن کیا۔

سابقہ صوبائی وزیر عبدالسبحان خان



سیاست کے میدان میں نہ مٹنے والا نام گاؤں گڑیالہ کی تاریخ میں پہلا صوبائی وزیر پہلا چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل مردان طالب علمی کی زندگی سے لے کر آج تک استقامت کے ساتھ سیاسی میدان میں موجود کپور خیل خاندان کے بزرگوارم بابا ظریف خان کے اولاد میں تاریخی شخصیت عبد السبحان خان کپور خیل۔

ڈاکٹر سبز علی خان



کیمسٹری میں پشاور یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کر کے گاؤں گڑیالہ کی تاریخ میں اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر کا اعزاز حاصل کرنے والے تعلیم کے میدان میں نمایاں شخصیت کپور خیل خاندان کے بزرگوارم بابا کریم خان کے اولاد میں ڈاکٹر سبز علی خان کپور خیل۔

بہترین شاعر ریٹائرڈ سکول ٹیچر مولانا گل اسلام صاحب



شعر و شاعری کے ذریعے سے گاؤں گڑیالہ کا نام روشن کرنے والا شعر و شاعری سے متعلق کئی کتابوں کا مصنف جناب مولانا گل اسلام صاحب۔

جناب گل بہادر خان



گاؤں گڑیالہ کے امبارہ خیل خاندان کے بزرگوارم مرحوم حبیب شاہ بابا کے اولاد میں گورنمنٹ سکولوں میں ٹاٹ اور بینچ پر بیٹھنے والا وہ باصلاحیت نوجوان جو کہ بحیثیت ایک قابل انجینئر کے محکمہ ٹیلیفون میں ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر فائز رہ کر ایک تاریخی مقام حاصل کر کے گاؤں گڑیالہ اور

علاقے کا نام روشن کیا۔ جناب گل بہادر خان ریٹائرڈ ڈائریکٹر جنرل پی۔ٹی۔سی۔ایل پاکستان۔

میجر ریٹائرڈ ولی محمد خان

بزرگوارم کرنل ریٹائرڈ محمد اجمل کے بعد گاؤں گڑیالہ کی تاریخ میں پاک فوج میں بحیثیت کمیشن آفیسر کے تعیناتی کا اعزاز حاصل کرنے والا نوجوان۔ اُتمان خیل خاندان کے بزرگوارم بابا صحبت خان کے اولاد میں میجر ریٹائرڈ ولی محمد خان۔

رئیس خان ایڈوکیٹ



خلیل خاندان کے بزرگوارم محمد غفران خان ایڈوکیٹ مرحوم کی وفات پر 1954ء سے مردان کچہری میں خالی ہونے والی سیٹ پر پچاس پچپن سال کے طویل عرصہ گزرنے کے بعد بیٹھنے والا وہ نوجوان جنہوں نے انتہائی کٹھن حالات میں ایل ایل بی کر کے گاؤں گڑیالہ کی تاریخ میں دوسرے پیشہ ور وکیل کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کا اعزاز حاصل کیا۔ کپور خیل خاندان کے بزرگوارم بابا میاں داد خان کے اولاد میں کتاب تاریخ گڑیالہ کے مصنف ہمت علی گڑیالوی کا بیٹا رئیس خان ایڈوکیٹ

گاؤں گڑیالہ میں اولیاء کرام کے مزار

بزرگوارم سید حبیب شاہ المعروف ہنڈ باباؒ:

بزرگوارم سید حبیب شاہ المعروف ہنڈ بابا رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ضلع صوابی کے ہنڈ گاؤں سے تھا۔ اپنے زمانے کے بزرگ ولی اللہ تھے۔گاؤں گڑیالہ کے مشرق میں جس قبرستان میں دفن ہے۔وہ قبرستان ہنڈ بابا کے مقبرے سے مشہور ہے۔اور مقبرے کے ساتھ لگا ہوا ایک بڑا محلہ، محلہ ہنڈ بابا کہلاتا ہے بقیہ تفصیل کتاب میں درج ہے۔

بزرگوارم نعمت اللہ بابا المعروف شیخ باباؒ:

بزرگوارم نعمت اللہ بابا المعروف شیخ بابا رحمۃ اللہ علیہ شمالی علاقہ جات میں گلگت کے باشندے تھے۔اپنے زمانے کے بزرگ ولی اللہ تھے۔گاؤں گڑیالہ میں آکر آباد ہوئے اور گاؤں گڑیالہ کے مغرب میں نہر کے کنارے دفن ہیں اردگرد قبرستان شیخ بابا کے مقبرہ سے مشہور ہے زندگی سے متعلق معلومات کتاب میں درج ہے۔

بزرگوارم صاحبزادہ غلام رسول بابا المعروف باباجیؒ:

بزرگوارم صاحبزادہ غلام رسول بابا المعروف بابا جی کا تعلق قصبہ نما گاؤں رستم سے تھا اپنے زمانے کے بزرگ ولی اللہ تھے۔گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے اور گاؤں گڑیالہ کے شمالاً غرباً خوڑ کے کنارے مزار ہے۔ بقیہ تفصیل کتاب میں درج ہے۔

بزرگوارم مرحوم ضامن شاہ بابا:

گاؤں گڑیالہ کے مشرق میں ہنڈ بابا کے محلے سے منسلک قبرستان میں دفن بزرگوارم ضامن شاہ بابا اپنے زمانے کے ولی اللہ گزر چکے ہیں۔آج تک اُس قبرستان سے لوگ درختوں کی کٹائی وغیرہ سے محتاط رہتے ہیں۔

گاؤں گڑیالہ میں شہداء کی قبریں

شہید شاہ خیل بابا:

برطانیہ کی دورحکومت میں شاہ خیل نام سے موسوم کوگنبد شاہ بابا کے علاقے میں پولیس نے اپنے مکان میں گھیر لیا۔ مکان کیا تھا بلکہ کچہ آباد کمرہ جس کوکوٹا کہا جاتا تھا۔ دروازہ بند کیا ہوا تھا۔ بندوق ساتھ تھا اورقرآن مجید تلاوت فرمار ہے تھے۔ پولیس اس کو پکڑنے یاقتل کرنے میں ناکام ہوئی تو پھر اُسے زمانے کے ایک طاقتور اور دلیر شخص گل جنگ بابا کو بلایا اوراسی نے گولی مارکر شاہ خیل بابا کوشہید کیا۔

یہ اُس زمانے کا مشہور واقعہ ہے کہ جس وقت آپ بزرگوارم شہید کرائے گئے سہ پہر کا وقت تھا اور ایسا اندھیرا چھا گیا جس طرح آدھی رات ہو اور کہا جاتا ہے کہ کئی لوگوں کے جانور بھی کنوؤں میں گر چکے تھے۔ گھنٹہ آدھا گھنٹہ بعد اندھیرا ختم ہوا اور ختم ہوتے ہی ٹڈیاں جھنڈ کے جھنڈ نمودار ہوئے اور سارے فضا پر چھا گئے گھنٹہ آدھا گھنٹہ کے بعد پرندے جس کو ہمارے علاقے میں سرخلکے کہتے ہیں۔ بھاری تعداد میں نمودار ہوئے اور تمام کے تمام ٹڈیوں کو کھا کر اُن کا صفایا کر دیا۔ ٹڈیوں کا صفایا ہوتے ہی ایسی سخت ژالہ باری شروع ہوئی جس نے علاقے میں فصلوں اور درختوں کو اُجھاڑ دیا۔ اور ساتھ ساتھ وہی پرندے بھی کثیر تعداد میں مر گئے سہ پہر کے بعد شام سے پہلے پہلے یہ تینوں واقعات بابا شاہ خیل کے قتل کے نتیجے میں نمودار ہونا قوم کے لئے بڑی نشانیاں بنی شاہ خیل بابا کے قبر گاؤں گڑیالہ شرقاً شمالاً گنبد شاہ بابا کے علاقہ میں آج بھی موجود ہے۔

خٹکو بابا:

خٹکو بابا شہیدہ ہے۔ عام عوام کا خیال تھا کہ یہ شہید بابا۔ ہے لیکن بعد میں جب مولوی میاں گل جان صاحب کے خاندان والوں نے قبر کے ارد گرد بلیڈ کرنا شروع کیا تو نیند میں صاحب حق مولانا لطف الرحمٰن کو جوان لڑکی کی صورت میں حاضر ہو کر وہاں کام کرنے سے منع کیا جس پر انہوں نے کام روک کر شہیدہ کی قبر کی رکھوالی کی۔

چو شہیدہ:

چو شہیدہ کے متعلق واقعہ منقول ہے کہ یہ ایک نیک اور صالح عورت تھی شام کے وقت گاؤں گڑیالہ کے شمال میں بہتے ہوئے خوڑ سے پانی لانے گئی تھی۔ مغرب کی نماز کا وقت ختم ہونے کی خدشہ سے وہی خوڑ میں نماز پڑھنے کھڑی ہوئی۔ چو شہیدہ کا خاوند کہیں قرب و جوار میں موجود تھے۔ بدقسمتی سے شہیدہ مرحومہ کے سایہ کو دیکھ کر اُس کو بدگمانی ہوئی کہ یہ اُس۔ کے ساتھ کوئی غیر آدمی کھڑا تھا۔

جس پر اس نے اپنی بیوی کو قتل کرنے کے ارادے سے چُری یا تلوار نکالی جس پر شہیدہ نے اس کی منت بھی کی اور جان بچانے کے لئے اِدھر اُدھر بھاگنے لگی مگر شوہر نے گھیر کر شہید کرائی اسی وقت جب یہ جان خلاصی کے لئے چلا رہی تھی تو منہ سے الفاظ نکلے تھے کہ اے خوڑ اللہ تعالیٰ آپ کو خشک کرے یہاں کوئی نہیں کہ میری جان خلاصی کرے۔ روایات میں آیا ہے کہ اسی دِن سے خوڑ خشک ہوا۔

کئی سال تک خوڑ خشک تھا پھر بابا شیر دِل کمار کے روایت کے مطابق جب بابا ترنگزئی رحمۃ اللہ علیہ گاؤں گڑیالہ تشریف فرما ہوئے تو عوام کی کثیر تعداد کی وجہ سے مسجد میں نماز پڑھنا ناممکن تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ یہاں کوئی خوڑ نہیں ہے جس کے کنارے کھلے میدان میں نماز پڑھی جائے لوگوں نے جواب دیا کہ خوڑ ہے مگر خشک ہے اس میں پانی نہیں ہے۔ جس پر بابا ترنگزئی خوڑ کی طرف روانہ ہوئے اور شوڈ نڈ کے مقام پر خوڑ میں اپنی لاٹھی کھینچنا شروع کیا جس پر دوبارہ خوڑ بہنا شروع ہوا سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں

نے وضو بنا کر نماز پڑھی۔

چو شہیدہ کا مزار گاؤں گڑیالہ میں خوڑ کے کنارے مرحوم نواب خان بابا کے اراضی میں واقع ہے۔

گاؤں گڑیالہ کے جنوب میں چار شہدا کی قبریں

تین قبریں ایسی شہداء کی ہیں جن کے متعلق مشہور ہیں کہ یہ کہیں پشاور سے تجارت کی غرض سے اس علاقے میں آئے ہوئے تھے اور یہاں شہید کرائے گئے یہ تین قبریں شپیلو وںڈ میں محلہ ہمت آباد میں موجود ہیں۔

ایک قبر جو کہ ایک شہیدہ عورت کی ہے یہ قبر اُتمان خیل خاندان کے مرحومین حکمت خان اور شرابت خان کی جائیداد میں واقع ہے جو کہ آج شہیدہ کوٹھے کے نام سے موسوم ایک بڑا محلہ ہے۔

ایک شہید بوڑھے بابا کی قبر شہیدوں کوٹھے سے تین سو گز کے فاصلے پر جنوباً کپور خیل خاندان کے کرم خان کی جائیداد میں واقع ہے۔

ایک شہید کا قبر گاؤں کے جنوب میں پہاڑ کے دامن میں زالی غونڈئ کے ساتھ واقع ہے۔

گاؤں گڑیالہ کب اور کیسے وجود میں آئی

آج سے سینکڑوں سال قبل اس خطے پر کئی بستیاں آباد اور پھر اُجڑ چکی ہیں۔ یہاں گاؤں گڑیالہ کے حدود کی ہزاروں جریب اراضی جنگلی جھاڑی بوٹیوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ ماضی میں جو کوئی بھی اس خطے سے گزرا۔ ناکام ہو کر کہیں اور چلا جاتا ناکامی کی وجہ یہ تھی کہ یہ علاقہ انتہائی خشک صحرا تھا زیر زمین پانی کی سطح اتنی نیچی تھی کہ یہاں کنواں کھود کر زمین کی سیرابی کا کام نہایت مشکل تھا۔ علاقے میں کھنڈرات کے آثار سے پتہ چلتا ہے کہ سکھوں نے بھی یہاں بسیرا بنانے کی کوشش کی ہوئی تھی۔ انہوں نے میدان کی بجائے کوہ کڑہ مار کے سلسلے میں تختہ بند نامی مقام میں اپنا وقت گزار چکے ہیں۔ یہاں بسنے کی وجہ پہاڑ کے اس حصے میں پانی کا قدرتی چشمہ تھا۔ بہر حال کامیابی کے آثار نہ دیکھتے ہوئے وہ لوگ بھی مجبوراً یہاں سے نقل مکانی کر کے کہیں اور چلے گئے۔ علاقے کی خشکی اور ویرانی کا یہ عالم تھا کہ حکومتِ برطانیہ کے دور سے پہلے اس علاقے پر کسی قوم نے حکومت نہیں کی اگر چہ پشاور تک مغل حکمرانوں اور سکھوں کی منظم حکومتیں ہو چکی تھیں۔

قدیم زمانے میں افرادی قوت انتہائی کم اور قطعہ اراضی نہایت وسیع تھی گڑھی کپورہ سے لے کر سرخابی اور سپینکی تک کا یہ علاقہ گنتی کے چند خاندانوں کے زیر تسلط تھا کپور خیل خاندان کے حصے میں گڑھی کپورہ، بُٹ سیری، ہوسی اور گڑیالہ کے حدود کی جائیدادیں شامل تھیں۔ بزرگوارم بابا کپور خان کے بیٹے بزرگوارم بابا زیارت خان کو گاؤں گڑیالہ کے حدود کی جائیداد سونپی گئی۔ آپ بزرگوارم نے اپنے نوکروں

کے ساتھ گڑھی کپورہ سے روانہ ہو کر اس علاقے کا دورہ کیا۔ گاؤں گڑیالہ کی حد بندی کے دوران بابا زیارت خان کو بعض مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اس زمانے میں گاؤں گڑیالہ کے حدود میں کوہِ کڑہ مار کے دامن میں موجودہ گڑیالہ بالا کے قرب و جوار میں کہیں کہیں چند گھر آباد تھے جو کہ ودان گڑھ کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔ یہاں آباد ان لوگوں کا تعلق اَکوخیل اور پیرخیل خاندانوں سے تھا۔ واضح رہے کہ اَکوخیل خاندان کے حصے میں موضع اسماعیلہ کی جائیداد کا کچھ حصہ آچکا تھا۔ جب کہ پیرخیل خاندان کے لوگوں کی جائیدادیں موضع شہباز گڑھی کے علاقے میں تھیں۔ بابا زیارت خان نے ان لوگوں کو یہ علاقہ چھوڑنے کا حکم دیا۔ پیرخیل خاندان کے لوگ آپ کی بات مان کر پُر امن طور پر موضع شہباز گڑھی کے علاقے میں منتقل ہوئے۔ جبکہ اَکوخیل خاندان کے بزرگوارم بابا جہانگیر خان علاقہ چھوڑنے سے انکار کر کے مزاحمت کی۔ جس پر بزرگوارم بابا زیارت خان اور بزرگوارم بابا جہانگیر خان نے کے مابین سخت جنگ ہوئی۔ جنگ کے نتیجے میں بابا جہانگیر خان مارے گئے۔ اور اسی طرح گاؤں گڑیالہ کی حدود کی جائیداد مکمل طور پر کپورخیل خاندان کے زیر تسلط آ گئی واضح رہے کہ بزرگوار جہانگیر خان بابا جہاں رہائش پذیر تھے۔ آج تک یہ قطع اراضی جہانگیری نو سے مشہور ہے۔ علاقہ کی حد بندی یقینی کرنے کے بعد بزرگوارم بابا زیارت خان نے اپنے دو بیٹوں بزرگوارم بابا منصور خان کپورخیل اور بزرگوارم بابا مدد خان کپورخیل کو گاؤں گڑیالہ کی جائیداد کی نگرانی اور گاؤں گڑیالہ میں رہائش اختیار کرنے کا حکم دیا۔ جس پر ان دونوں بھائیوں نے یہاں گاؤں گڑیالہ آ کر گاؤں کے بیچ میں قدرتی بنی ہوئی ڈیری پر دو گھر آباد کیئے۔ ڈیری کو دو حصوں میں تقسیم کر کے شمالاً بزرگوارم بابا منصور خان نے گھر حجرہ وغیرہ تعمیر کیا۔ جب کہ جنوباً حصہ پر بزرگوارم بابا مدد خان نے گھر حجرہ وغیرہ تعمیر کیا۔ چونکہ شمالاً بنا ہوا حجرہ موسم سرما میں سائے میں ہوتا تھا۔ اس لئے بزرگوارم منصور خان (سوری خان) پر مشہور ہوئے۔ جب کہ جنوباً حجرہ پر موسم سرما میں دھوپ لگتی تھی۔ اس لئے بزرگوارم بابا مدد خان (پیتھاؤ خان) پر مشہور تھے۔ اور ساتھ ساتھ مال مویشیوں کے لئے ایک بڑا گھاڑا بنایا۔

اُس زمانے میں علاقہ بونیر سے آنے والے رُستم، مچھے، چارگل، سرخ ڈھیری وغیرہ سے ہوکر گاؤں گڑیالہ کے راستے سے گڑھی کپورہ، مردان، پشاور وغیرہ جایا کرتے تھے ساتھ ساتھ تاجہ کنڈاؤ کے راستے صوابی، گدون، ہزارہ آنے جانے والوں کا گزر بھی گڑیالہ سے ہوا کرتا تھا۔ اس بڑے گھاڑا کو دیکھا کرتے تھے اس طرح عوام میں اس خطے کا نام گڑیالہ مشہور ہوا۔ گڑیالہ کے نام سے متعلق ایک دوسری روایت میں کچھ اس طرح بھی ہے۔ کہ کسی زمانے میں ڈیری کے سب سے بلند حصے پر ایک بڑا گھڑیال نصب کیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے اس گاؤں کا نام گڑیالہ مشہور ہوا۔ واضح رہے کہ گھڑیال خطرے کی گھنٹی کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ بہر حال جس زمانے میں یہ دو کپور خیل بھائی یہاں آکر آباد ہوئے۔ اس زمانے کو پشتو کا زمانہ کہا جاتا تھا۔ پشتو کے زمانے کا قانون کچھ اس طرح تھا۔ جیسا کہ وہ مقولہ مشہور ہے جس کی لاٹھی اس کی بھینس، یعنی کوئی خاص منظم حکومت تو تھی ہی نہیں جو کسی کو تحفظ دے سکتی۔ بس بازوؤں کی طاقت والی بات تھی۔ اور ان ہی دنوں میں علاقے میں کپور خیل خاندان عروج پر تھا۔ کپور خیل خاندان کی مالی اور افرادی قوت ساتھ ساتھ کپور خیل خاندان کے بہادر نوجوانوں کا مقابلہ کرنا اس علاقے میں کسی کی بس کی بات نہیں تھی۔ بہر حال گاؤں گڑیالہ کے اس خطے میں اللہ تعالیٰ نے ان دو کپور خیل نوجوان بھائیوں کو ہمت اور حوصلہ دے کر ان کے قدم جمادیئے۔ انہوں نے انتہائی مستقل مزاجی اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہاں وقت گزارنا شروع کیا۔ سخت محنت مشقت کرتے ہوئے مکانوں اور زمینوں کی آبادکاری شروع کی۔ ملک کے مختلف حصوں سے مختلف قوموں کو یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہونے کی دعوت دی۔ اور اسی طرح آہستہ آہستہ آبادی میں اضافہ ہوتا رہا۔ بزرگوارم بابا منصور خان نے اُتمان خیل خاندان کے لوگوں کو لاکر اپنے ساتھ رکھے۔ یہ لوگ انتہائی بہادر محنت کش اور سخت لوگ تھے۔ بیرونی حملوں سے بچاؤ کے لئے یہ لوگ رات کو پہرہ دیا کرتے تھے۔ اسی طرح بابا مدد خان بھی کئی خاندانوں کو یہاں بُلا کر اپنی خدمت کے لئے اپنے ساتھ رکھے۔

گاؤں گڑیالہ کی آبادی میں مسلسل اضافے کا چرچا دور دور تک پھیلا۔ یہاں تک کہ علاقہ بونیر کے

دور دراز علاقوں سے بھی کئی خاندانوں نے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہونے لگے۔ ان سب خاندانوں کی تفصیل آگے اس کتاب میں آپ صاحبان ملاحظہ کریں گے۔ وقت گزرتا چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک انگریزوں نے پورے پاک و ہند پر قبضہ کر کے یہاں ایک منظم حکومت تشکیل دی اور یوں ہی گاؤں گڑیالہ بھی انگریزوں کی حکومت کے زیر اثر آ گئی۔ 1857ء سے لارڈ کلائیو انگریزوں کی حکومت کی طرف سے پاک و ہند کے لئے وائسرائے مقرر کیا گیا۔ اسی طرح انگریزوں کی منظم حکومت شروع ہوئی اور گاؤں گڑیالہ کے عوام قانون کی پابندی میں آ گئے ساتھ ساتھ قانونی تحفظ بھی میسر ہوا۔

انگریزوں کی حکومت انتہائی کامیاب حکومت ثابت ہوئی۔ انہوں نے تمام ملک میں کئی اصلاحات کئے۔ زرعی اصلاحات کے سلسلے میں نہروں کی کھدائیاں شروع کی گئی۔ ان سہولتوں میں گاؤں گڑیالہ کو بھرپور حصہ ملا اور گاؤں گڑیالہ کے نصف اراضی کو نہر سے سیراب کرنے کی سہولت میسر ہوئی۔ ساتھ ساتھ عوام کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے زمینوں کی بندوبست وغیرہ کرائے گئے۔ عوام نے بھی زراعت میں گہری دلچسپی لی ساتھ ساتھ انگریزوں کی فوج اور مختلف محکموں میں ملازمتیں اختیار کر کے اسی طرح گاؤں گڑیالہ کی آمدنی میں اضافہ شروع ہوا۔ اور یوں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے قومی ہیکل آباؤ اجداد کی دن رات سخت محنتوں کے نتیجے میں آج ہم کو ہمارا جنت نما گاؤں گڑیالہ نصیب ہوئی۔ جو کہ آج کل زرخیز زمین بڑے بڑے باغات اور بہترین فصلوں کے لحاظ سے سارے علاقے میں مشہور ہے۔ ساتھ ساتھ 1947ء میں انگریزوں کی غلامی سے نجات ملی اور ہمیں اپنا پیارا وطن اسلامی جمہوریہ پاکستان ملا۔ آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے گاؤں گڑیالہ کی آبادی تقریباً تیس ہزار تک پہنچ چکی ہے اور دن بہ دن آبادی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ گاؤں گڑیالہ کا اپنا ہائی سکول اور اپنا ہسپتال ہے پینے کے پانی کے نلکے گھر گھر تک پہنچ چکے ہیں۔ پکی گلی کوچے، ڈیجیٹل ٹیلی فون ایکسچینج نصب کیا گیا ہے۔ نہایت بہترین پکے سڑک کے ذریعے ہمارا گاؤں مردان، رُستم، پیر بابا روڈ سے منسلک کیا گیا ہے مستقبل قریب میں ہسپتال اور ٹیلیفون ایکسچینج میں توسیع کے سو فیصدی امکانات سے ہم مطمئن ہیں۔ یہ ہوئے گاؤں۔

گڑیالہ کے ماضی اور حال سے متعلق معلومات جو کہ نہایت تحقیق کے ساتھ آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کئے۔ آئندہ نسلوں کو میرا عرض ہے کہ وہ اس تاریخ میں تسلسل قائم رکھیں کیونکہ آج کا حال کل کا ماضی ہوگا اور آج کے بچے کل کے بابے کہلائیں گے۔

تعارف تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ

رجسٹرڈ نمبر:DSW/KPK/634/1992

محترم قارئین کرام مورخہ 06/12/1991 کو بروز جمعہ تنظیم کے بانی اوراس کتاب کے مصنف ہمت علی گڑیالوی نے گاؤں گڑیالہ کے تمام علماء کرام صاحبان کو بعداز نماز جُمعہ اپنے حجرے میں آنے کی دعوت دی۔علماء کرام صاحبان نے خوب شوق سے دعوت قبول کی۔اور بعداز نماز جُمعہ مقررہ وقت پر ٹھیک 2 بجے سہ پہر حجرہ ہمت علی میں تشریف فرما ہوئے۔ پہلے ختم القرآن تلاوت کی گئی۔ختم القرآن کے بعد تنظیم کے بانی ہمت علی نے گاؤں گڑیالہ میں بڑھتی ہوئی معاشرتی برائیوں کی نشاندہی کی۔ساتھ ساتھ ان معاشرتی برائیوں کی روک تھام انتظامیہ کی تعاون سے سماج دُشمن عناصر کی سرکوبی عوام میں صلح جوئیاں نیز عوام میں اتفاق و اتحاد اور اخوت و بھائی چارے کا جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے ایک اصلاحی تنظیم تشکیل دینے کی تجویز پیش کی۔تجویز کو تمام علماء کرام صاحبان نے متفقہ طور پر منظور کیا اور فیصلہ کیا گیا کہ اس کام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آئندہ جُمعہ مورخہ 13/12/1991 پر ہر مسجد کا پیش امام اپنے اپنے محلے سے عوام کے مشوروں پر تین تین عوام کے پسندیدہ حق گو دیانتدار اور بے لوث خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے ممبران کو چُن کر گاؤں گڑیالہ کے مرکزی جامع مسجد میاں گان میں ٹھیک بوقت 9 بجے صبح تشریف لائیں۔ پروگرام کے مطابق وقت مقررہ پر تمام علماء کرام صاحبان بمع ممبران مسجد میاں گان میں جمع ہوئے اسی طرح درج ذیل ممبران برائے اصلاحی کمیٹی گڑیالہ نامزد کئے گئے۔

محلہ مسجد میاں گل مولوی صاحب سے

صاحب حق مولانا لطف الرحمٰن صاحب   سید الابرار باچہ

خان بہادر   میر امان خان

محلہ مسجد میاں گان سے

مولانا مائر خان   ریٹائرڈ صوبیدار پیر بادشاہ   شیر زادہ   گلزار خان

محلہ مسجد حاجی اکبر خان سے

مولانا گل اسلام صاحب   آیاز علی خان   حاجی اکبر خان   ڈاکٹر عجاب خان

محلہ مسجد ہنڈ بابا سے

مولانا غلام حقانی صاحب   غلام علی شاہ   نور محمد   حاجی سید رحمان

محلہ مسجد گلی باغ سے

مولانا فقیر زادہ صاحب   عظیم اللہ خان   علی شیر خان

محلہ مسجد خانان سے

مولانا غلام علی صاحب المعروف صدر اُستاد   فدا محمد خان   حاجی شمشیر خان

صفدر علی خان

محلہ مسجد اکوخیل سے

مولانا شمس الرحمٰن   حاجی رحیم خان   محمد رفیق

محلہ مسجد تاتن سے

مولانا حلیم شاہ صاحب   صاحبزادہ عبدالمطلب باچا   ریٹائرڈ حوالدار خان شیر

محلہ مسجد سیری سے

مولانا غلام محبوب صاحب   فرید گل   مسلم شاہ

محلہ مسجد بخت ستار باچہ سے

مولانا میر اوس	بخت ستار باچہ	گل اکبر

محلہ مسجد گڑیالہ بالا سے

مولانا محمد یعقوب	عثمان خان	حکیم خان

محلہ مسجد مولانا مظہر کریم سے

سمندر خان	ہمت علی	فوجون خان

محلہ مسجد محمد اکبر خان سے

محمد اکبر خان	مولانا زیارت گل	حاجی امیر جعفر خان	عبدالرحمٰن خان

بہرام آباد سے

بہرام شاہ

منتخب ہوئے اسی طرح بمع علماء کرام صاحبان کے ٹوٹل (46) ممبران برائے اصلاحی کمیٹی گڑیالہ منتخب ہوئے۔ متذکرہ بالا ممبران کی چناؤ کے بعد تنظیم کو قانونی حیثیت دینے اور منظم طور پر چلانے کے لئے تنظیمی ڈھانچہ تشکیل دینے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اسی طرح منتخب ممبران کے متفقہ فیصلے پر درج ذیل تنظیم تشکیل دے دی گئی۔

سرپرست اعلیٰ : جناب صاحبزادہ عبدالمطلب

نائب سرپرست : ریٹائرڈ صوبیدار پیر بادشاہ

قانونی مشیر : گلہار انور ایڈوکیٹ سکنہ بٹ سیری

صدر : صاحب حق مولانا لطف الرحمٰن صاحب

سینئر نائب صدر : حاجی امیر جعفر خان

نائب صدر : مولانا غلام حقانی صاحب

جنرل سیکرٹری : تنظیم کے بانی اوراس کتاب کے مصنف ہمت علی

ڈپٹی جنرل سیکرٹری : مولانا گل اسلام صاحب

جائنٹ سیکرٹری : فدامحمد خان

پریس سیکرٹری : آیازعلی خان

آڈٹ سیکرٹری : صفدرعلی خان

سیکرٹری فنانس : مولانافقیرزادہ صاحب

رابطہ سیکرٹری : نورمحمد خان

تنظیم وجود میں آتے ہی محسوس کیا گیا۔ کہ سرکاری اہلکاروں سے رابطے رکھ کر تنظیم کو فعال اور مؤثر بنایا جائے۔ اس سلسلے میں تنظیم کے جنرل سیکرٹری ہمت علی نے بمع قانونی مشیر گلہار انور ایڈوکیٹ کے بروز بدھ مورخہ 18/12/1991 کو بوقت ایک بجہ دو پہر ضلع مردان کے ڈپٹی کمشنر جناب فریداللہ خان صاحب سے ملاقات کی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کو تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ کی تشکیل سے آگاہ کیا گیا۔ نیز تنظیم کی اعراض ومقاصد پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے گاؤں گڑیالہ کے عوام کی اس جذبے کو سراہا اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ آخر میں اس بات پر اتفاق کیا گیا۔ کہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب عوام کی حوصلہ افزائی کی خاطر خود گاؤں گڑیالہ میں آکر تنظیم کے رسم تاسیس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سے وعدہ وعید لینے کے بعد مورخہ 20/12/1991 کو بروز جمعہ بوقت دو بجے سہ پہر تنظیم کے سینئر نائب صدر حاجی امیر جعفر خان کے حجرہ مٰیں تنظیم کا اجلاس بلایا گیا۔ وقت مقررہ پر تمام عہدیداران وممبران اصلاحی کمیٹی حجرہ امیر جعفر خان میں تشریف فرما ہوئے۔ اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کے آغاز میں مولانا حلیم شاہ صاحب نے تلاوت کلام پاک پڑھی۔ اجلاس کی صدارت تنظیم کے سرپرست اعلیٰ صاحبزادہ عبدالمطلب صاحب کو سونپی گئی۔

تلاوت کلام پاک کے بعد تنظیم کے جنرل سیکرٹری ہمت علی نے گزشتہ اجلاس کی کاروائی پر روشنی ڈالی اور موجودہ اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا۔ ایجنڈے کے مطابق آج کا اجلاس اس لئے بلایا گیا تھا۔ کہ تنظیم کے تمام عہدیداران وممبران کو ڈپٹی کمشنر صاحب مردان کے ساتھ جنرل سیکرٹری ہمت علی کی ملاقات سے آگاہ کئے جائیں علاوہ ازیں ڈپٹی کمشنر صاحب کی یہاں گاؤں گڑیالہ میں تنظیم کی رسم تاسیس میں آنے کی پروگرام سے آگاہی دلائی جائیں۔ اجلاس کے صدر صاجبزادہ عبدالمطلب صاحب تنظیم کے صدر صاحب حق مولانا لطف الرحمٰن صاحب جائنٹ سیکرٹری فدا محمد خان، نائب صدر مولانا غلام حقانی صاحب اور تنظیم کے دیگر عہدیداران وممبران نے ڈپٹی کمشنر صاحب کی تنظیم کے رسم تاسیس میں شرکت کرنے کے لئے گاؤں گڑیالہ آنے پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اور متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ رسم تاسیس کا پروگرام تنظیم سینئر نائب صدر حاجی امیر جعفر خان کے حجرہ میں منعقد ہوگی۔ تمام عہدیداران وممبران نے نہایت دلچسپی اور جوش وخروش کا مظاہرہ کرتے ہوئے رسم تاسیس کے پروگرام کے لئے دِل کھول کر حسب توفیق چندہ اکٹھا کر کے فنانس سیکرٹری مولانا فقیر زادہ صاحب کے حوالہ کیا۔ مورخہ 22/12/1991 بروز اتوار بوقت ایک بجہ دوپہر تنظیم کے جنرل سیکرٹری ہمت علی اور قانونی مشیر گلھار انور ایڈوکیٹ نے ڈپٹی کمشنر صاحب مردان سے گاؤں گڑیالہ میں تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ کے رسم تاسیس کے تقریب میں شرکت کرنے کی غرض سے ملاقات کی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے نہایت خوشی کے ساتھ گاؤں گڑیالہ آنے کی دعوت قبول کی۔ اور بروز اتوار مورخہ 29/12/1991 کو گاؤں گڑیالہ میں منعقدہ تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ کی رسم تاسیس کی تقریب میں شرکت کے لئے گاؤں گڑیالہ آنے کا وعدہ کیا۔ ٹھیک مورخہ 29/12/1991 بروز اتوار تنظیم کے سینئر نائب صدر حاجی امیر جعفر خان کے حجرہ میں تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ کی رسم تاسیس کی یہ پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں تنظیم کے عہدیداران وممبران کے علاوہ گڑیالہ کے معززین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مولانا وصال محمد بالا گڑھی اور مولانا گل اسلام صاحب نے دلکش اشعار سنا کر تقریب میں محفل کی حُسن کو

دوبالا کیا۔ آخر میں ڈپٹی کمشنر مردان جناب فرید اللہ خان صاحب نے تنظیم کے عہدیداروں سے حلف وفاداری لی۔ اسی طرح تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ کو کچھ نہ کچھ قانونی حیثیت مل گئی۔ تنظیم کے تمام ممبران اور عہدیداران کو تنظیم کی طرف سے ایک ایک تعارفی کارڈ دیئے گئے ان کارڈوں پر ڈپٹی کمشنر صاحب مردان کے دستخط کیئے گئے اسی طرح عدالتوں میں تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ کے تمام ممبران کو ضمانتوں کی تصدیق کے حقوق مل گئے۔

بہر حال تنظیم کو صحیح معنوں میں فعال اور مؤثر بنانے کے لئے تنظیم کی رجسٹریشن لازمی ہوتی ہے۔ کیونکہ حکومت صوبہ سرحد کے ساتھ رجسٹرڈ نہ ہونے والا ہر تنظیم عارضی تصور کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں تنظیم کے جنرل سیکرٹری ہمت علی نے سوشل ویلفیئر آفیسر مردان اور ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر صوبہ سرحد سے رابطے کئے۔ انتہائی سخت دوڑ دھوپ کے بعد کامیابی ہوئی اور آج اس تنظیم کا نام تنظیم اصلاحی کمیٹی گڑیالہ رجسٹرڈ نمبر: DSW/KPK/634/1992 ہے۔ جو کہ عوام کے بے لوث خدمت میں سرگرم عمل ہے۔ اللہ ہم سب کو بے لوث خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائیں تنظیم کا تعارف کرنا اس لئے لازمی سمجھا۔ کہ آئندہ نسلیں اسی ہی نقشہ قدم پر چل کر عوام کی بے لوث خدمت کرسکیں۔

علاوہ ازیں گاؤں گڑیالہ کے سینکڑوں سالہ تاریخ میں عوام کے بے لوث خدمت کا بیڑا سر پر اُٹھانے والا یہ پہلا تنظیم ہے۔ موجودہ نوجوانوں اور آئندہ نسلوں کو میرا عرض ہے۔ کہ بے لوث خدمت خلق عین عبادت ہے۔ بے لوث خدمت خلق کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ: واضح رہے۔ کہ سال 1991ء کے دوران منتخب عہدیداران وممبران میں اکثر فوت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس نصیب کریں اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دیں۔ الحمد للہ تنظیم کا کام آج 2013ء تک مسلسل جاری ہے۔ دیگر تعمیراتی وفلاحی کاموں کے علاوہ اصلاح بین الناس کے تہد عوام کے مابین سینکڑوں کی تعداد میں ان کے تنازعات میں راضی نامے ہو چکے ہیں۔ جن کے ثواب میں ہمارے سال 1991ء کے عہدیداران وممبران برابر کے شریک ہیں۔

موجودہ کابینہ درج ذیل شخصیات پر مشتمل ہے

سرپرست اعلیٰ : عبدالسبحان خان

نائب سرپرست اعلیٰ : گل حسن خان

صدر : علی انور خان

سینئر نائب صدر : ریٹائرڈ صوبیدار دولت خان

نائب صدر : حاجی سید رسان

جنرل سیکرٹری : ہمّت علی گڑیالوی

ڈپٹی جنرل سیکرٹری : حاجی محمد خان

جائنٹ سیکرٹری : ڈاکٹر ستار خان

رابطہ سیکرٹری : لیاقت علی

ڈپٹی رابطہ سیکرٹری : امرود خان بونیر وال

سیکرٹری مالیات : خان داد شاہ باچا

آڈٹ سیکرٹری : حاجی صفدر علی خان

مشاورتی کونسل

چیئرمین شوریٰ : بخت ستار باچا صاحب

وائس چیئرمین شوریٰ : مولانا سید روح الامین باچا

ممبران مشاورتی کونسل

1۔ حاجی دولت شاہ 2۔ آیاز علی خان 3۔ حاجی شمشیر خان

4۔ نثار خان 5۔ زمرد خان سیرئ 6۔ حاجی امیر جعفر خان
7۔ کرم خان 8۔ امام حسین باچا 9۔ خائستہ میر
10۔ حاجی زڑور خان 11۔ امیر جہان خان 12۔ محمد سعید خان
13۔ فریدون خان برکلے 14۔ حاجی آدم خان 15۔ عبدالشکور خان

گاؤں گڑیالہ کا حدود اربعہ

گاؤں گڑیالہ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت دلکش خطہ عطا کیا ہوا ہے۔ زرخیز ہموار زمین کے ساتھ ساتھ کوہِ کڑہ مار نے اس گاؤں کی خوبصورتی کو دوبالا کیا ہوا ہے۔ شمالاً، جنوباً، شرقاً اور غرباً گاؤں گڑیالہ کے حدود درج ذیل ہیں۔

شمالاً: گاؤں گڑیالہ کے شمال میں گاؤں سرخ ڈھیری واقع ہے۔ سرخ ڈھیری سے آگے چارگل، مچھے اور ہمارے علاقے کا قصبہ نما گاؤں رستم واقع ہے۔ اور یوں ہی رُستم سے آگے علاقہ بونیر اور بیڑوچ کے بڑے بڑے پہاڑ ہیں۔ پرانے زمانے میں گاؤں گڑیالہ سے لوگ پیدل روانہ ہوکر براستہ سرخ ڈھیری، چارگل، مچھی، رستم سے ہو کر علاقہ بونیر میں پیر بابا کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور اسی طرح علاقے بونیر سے اکثر لوگ گڑھی کپورہ اور یہاں تک کہ اکوڑہ خٹک تک جانے کے لئے گاؤں گڑیالہ کے راستے سے ہوکر جایا کرتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ گاؤں گڑیالہ کی آبادی میں علاقہ بونیر سے آنیوالوں کی تعداد تقریباً گاؤں کی آبادی کا چوتھایا پانچواں حصہ ہوگی۔ یہ ہوئے گاؤں گڑیالہ کے شمالی حدود۔

جنوباً: گاؤں گڑیالہ کے جنوب میں کوہِ کڑہ مار کے سلسلے کی خوبصورت پہاڑی واقع ہے۔ اس پہاڑی میں گیلا کے مقام پر قدرتی کنڈاؤ بنا ہوا ہے۔ کنڈاؤ کے اُس پار مردان صوابی کا پکی سڑک اور گاؤں بُٹ سیریٔ، باغیچہ ڈھیری اور گاؤں اسماعیلہ واقع ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اکوڑہ خٹک کے علاقوں سے پیدل سفر کرنے والے لوگ گڑھی کپورہ سے ہوتے ہوئے براستہ بُٹ سیریٔ اسی کنڈاؤ کو پار کر کے گاؤں گڑیالہ سے ہوتے ہوئے علاقے بونیر تک جایا کرتے تھے۔ یہ راستہ آج تک گڑھی کے راستے کے نام سے مشہور ہے۔ واضح رہے کہ گیلا کنڈاؤ پر آج کل ہلکی گاڑی ٹریکٹر، ڈاٹسن اور موٹر با آسانی پار ہوسکتی

ہے۔ یہ ہوئے گاؤں گڑیالہ کے جنوبی حدود سے متعلق معلومات۔

شرقاً: گاؤں گڑیالہ کے مشرق میں کوہِ کڑہ مار کی بلند چوٹی واقع ہے۔ کوہِ کڑہ مار کا یہی مشرقی حصہ نہایت سرسبز اور زرخیز ہے جہاں جانوروں کے لئے گھاس اور وافر مقدار میں ایندھن موجود ہے۔ جو کہ گاؤں گڑیالہ کے عوام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطا کردہ نعمت ہے۔ یہاں کوہِ کڑہ مار کی چوٹی پر یوسف خان بابا کا مزار ہے۔ یوسف خان بابا مغلیہ دور میں اکبر باچا کے زمانے میں ایک سچا عاشق گزر چکا ہے۔ پشتو فلم یوسف خان شیر بانو پٹھانوں میں خاصا مقبول ہے۔ کوہِ کڑہ مار اور کوہ ڈوڈا کی چوٹیوں کے درمیان ایک مخصوص جگہ پر قدرتی کنڈاؤ بنا ہوا ہے۔ اس کنڈاؤ کو تاجہ کنڈاؤ کہا جاتا ہے پرانے زمانے میں لوگ علاقہ کاٹلنگ بائیزو سے پیدل روانہ ہو کر براستہ گڑیالہ اس کنڈاؤ کو پار کر کے علاقہ صوابی گدون اور آگے ہزارہ کے علاقے تک جایا کرتے تھے۔ آج بھی گاؤں گڑیالہ کے بعض لوگ تاجہ، غلاما، پرمولو اور شیوہ وغیرہ تک جانے کے لئے اسی کنڈاؤ سے پیدل ہو کر جایا کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ اسی کنڈاؤ پر کسی قسم کی گاڑی پار ہونے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔

غرباً: گاؤں گڑیالہ کے مغرب میں واقع خطہ نہر سے سیراب ہونے کی وجہ سے نہایت زرخیز ہے یہاں اس حصے میں بڑے بڑے باغات اور گنے کی فصلیں کاشت کی جاتی ہے۔ مردان، رستم، پیر بابا روڈ گاؤں گڑیالہ سے تقریباً ایک کلومیٹر مغرب کی طرف واقع ہے۔ ساتھ ساتھ اس گاؤں گڑیالہ کے مغرب میں گاؤں سبد آباد، ہوتی اور بھائی خان ہیں اور اسی طرح گاؤں گڑیالہ کے مغرب میں ہموار زمینوں کا سلسلہ مردان شہر تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ ہوئے گاؤں گڑیالہ کے حدودِ اربعہ واضح رہے کہ پرانے زمانے میں گاؤں گڑیالہ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ علاقہ بونیر سے اکوڑہ خٹک کے علاقوں تک اور اسی طرح علاقہ کاٹلنگ بائیزو وغیرہ سے علاقہ صوابی گدون اور ہزارہ تک پیدل سفر کرنے والے گاؤں گڑیالہ کے خطے سے ہو کر جایا کرتے تھے۔

کپور خیل خاندان

بزرگوارم بابا کپور خان کے اولاد کپور خیل کہلاتی ہے آپ بزرگوارم اپنے زمانے کے ولی اللہ بزرگ گزر چکے ہیں آپ بزرگوارم کی نیک بختی سے متعلق آپ بزرگوارم کی پیدائش کی رات سے متعلق ایک قصہ کچھ اس طرح مشہور ہے۔ کہ آپ بزرگوارم کی پیدائش کے رات آپ کی سوتیلی ماں نے بغض وحسد کی وجہ سے تیل چھپا کر دیا بُجھا دی واضح رہے کہ اس زمانے میں رات کی تاریکی میں روشنی کی حصولی کے لئے صرف اور صرف دیا استعمال کیا جاتا تھا۔ دیا میں سرسوں کا تیل ڈال کر بتی جلائی جاتی تھی۔ جب سوتیلی ماں نے تیل چھپائی۔ تو دیا میں تیل کی بجائے پانی ڈال کر بتی جلنے لگی اور ساری رات روشنی کی ضرورت پوری ہوئی۔ آج کل بھی اگر کسی آدمی کی نیک بختی کی بات آجاتی ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں کہ بھائی فلاں آدمی کا تو پانی جلتا ہے۔ یہ ہوا بُزرگوارم بابا کپور خان کی ولادت با سعادت سے متعلق مشہور قصہ۔ بزرگوارم بابا کپور خان گڑھی کپورہ کے پیدائشی اور رہائشی تھے۔ گڑھی کپورہ گاؤں بھی آج تک آپ بزرگوارم کے نام سے موسوم ہے۔ گڑھی کپورہ، بُٹ سیری، ہوسی اور گڑیالہ کی جائیداد آپ بزرگوارم کی ملکیت تھی۔ آگے اس کتاب میں گاؤں گڑیالہ سے تعلق رکھنے والی آپ بزرگوارم کے اولاد آپ بزرگوارم کے بیٹے بزرگوارم زیارت خان کے دو بیٹوں بزرگوارم منصور خان بابا اور بزرگوارم مدد خان بابا کے اولاد کی تفصیل اور گاؤں گڑیالہ کی آبادکاری سے متعلق آپ صاحبان کو آگاہی دلائیں گے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ خداوندِ تعالیٰ نے اپنے رحم کرم سے کپور خیل خاندان کو اس علاقے میں بڑی جائیداد اور افرادی قوت عطا کی ہوئی تھی۔ ہزاروں جریب جائیداد کی مالکان کپور خیل خاندان کے لوگ انتہائی سیدھے سادھے پرہیزگار، خوش اخلاق اور ملنسار چلے آرہے ہیں۔ سخاوت کا یہ عالم چلا آرہا ہے۔ کہ آج تک گاؤں گڑیالہ میں جتنے آل

رسولؐ، آل اولیاء کرام اور علماء کرام صاحبان آئے ہوئے ہیں۔ سب کے سب کو کپور خیل خاندان کے لوگوں نے رہنے کے لئے مکانات اور ذرائع آمدنی کے لئے جائیدادیں وقف دی ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں گاؤں گڑیالہ کے عام عوام کے لئے بڑے بڑے مقبرے وقف کئے ہوئے ہیں اور موجودہ دور میں جبکہ ہزاروں جریب کی جائیداد پے در پے تقسیم ہو کر کپور خیل خاندان کے لوگوں کی جائیدادیں کافی کم ہو چکی ہیں۔ پھر بھی وہی خاندانی حیثیت بحال ہے۔ (یہ ہوئے کپور خیل خاندان اور بزرگوارم بابا کپور خان سے متعلق معلومات) آگے گاؤں گڑیالہ میں مقیم تمام خاندانوں کے لوگوں کی اور ان کی خاندانوں سے متعلق معلومات کتاب میں تفصیلاً درج ہے۔ ساتھ ساتھ اس کتاب میں بزرگوارم کپور خان کے بیٹے بزرگوارم زیارت خان بابا کے دو بیٹوں بزرگوارم منصور خان بابا اور بزرگوارم مدد خان بابا کے اولاد کی تفصیل اور گاؤں گڑیالہ کی آبادکاری سے متعلق آپ صاحبان کو آگاہی دلائیں گے۔

گاؤں گڑیالہ کے بانی

بزرگوارم مرحوم بابا منصور خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

آج سے سینکڑوں سال قبل جبکہ اس خطے کا بحیثیت گڑیالہ نام و نشان تک نہیں تھا۔ دو کپور خیل نوجوان بھائیوں بزرگوارم مرحوم بابا منصور خان اور بزرگوارم مرحوم بابا مدد خان نے گڑھی کپورہ سے نقل مکانی کر کے یہاں اس خطے میں سکونت اختیار کر کے یہاں کے اختیارات سنبھال لئے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ یہ علاقہ انتہائی خشک علاقہ تھا۔ ناہموار ویران زمینیں ساتھ ساتھ کوئی منظم حکومت نہ ہونے کی وجہ سے بیرونی حملوں کا سو فیصدی خدشہ ہوا کرتا تھا۔ بسا اوقات علاقہ بونیر اور علاقہ گدون سے لوگ حملہ آور ہو کر یہاں ان علاقوں میں لوٹ مار کیا کرتے تھے۔

بہر حال ان مشکل حالات کے باوجود ان دو بہادر نوجوان بھائیوں نے یہاں سکونت اختیار کر کے زمینوں اور مکانوں کی آباد کاری شروع کی۔ اسی طرح گاؤں گڑیالہ وجود میں آ گئی۔ بابا منصور خان بزرگوارم بابا مدد خان کے بڑے بھائی تھے۔ اس لئے پہلے بزرگوارم بابا منصور کے اولاد سے متعلق آپ صاحبان کو تفصیلاً آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

وہ یہ کہ بزرگوارم بابا منصور خان نے تین شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے تھے۔ زوجہ اول سے آپ کے بیٹے جناب امین اللہ خان بابا تھے۔ جو کہ مشر خان کے نام سے مشہور تھے۔ زوجہ دوم سے بزرگوارم منصور خان بابا کے تین بیٹے بزرگوارم حبیب اللہ خان، بزرگوارم سمیع اللہ خان اور بزرگوارم رئیم اللہ خان بابا تھے۔ جبکہ زوجہ سوئم سے آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے جناب کالو خان بابا تھے۔ یہ ہوئے بابا منصور خان اور آپ بزرگوارم کے گھرانے سے متعلق معلومات اللہ کی شان ہے۔ کہ

آج کل بزرگوارم بابا منصور خان کا ایک گھر کئی گھرانے بن چکے ہیں اور افراد کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہیں آیئے اب آپ صاحبان کو بزرگوارم بابا منصور خان بابا کے بڑے بیٹے بزرگوارم امین اللہ خان بابا کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔

بزرگوارم مرحوم بابا امین اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا امین اللہ خان بزرگوارم بابا منصور خان کے زوجہ اول سے واحد بیٹے تھے۔ آپ بزرگوارم نہایت ہوشیار اور نڈر انسان تھے۔ انگریزوں کی حکومت کا زمانہ آیا۔ تو انگریزوں کی حکومت کے بڑے بڑے افسران یہاں گاؤں گڑیالہ میں آکر علاقے کے نظم ونسق چلانے سے متعلق آپ بزرگوارم سے مشورے کیا کرتے تھے۔ ہزاروں ایکڑ رقبے کا مالک بابا امین اللہ خان کی سادگی کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ عموماً خاکی رنگ کا سادہ لباس پہنا کرتے تھے۔ ایک بار کبھی انگریز حکمرانوں کا کوئی بڑا افسر آپ بزرگوارم سے ملاقات کرنے کے لئے یہاں گاؤں گڑیالہ آئے ہوئے تھے جیسے ہی آپ بزرگوارم اپنے حجرے میں سادہ خاکی لباس پہنے ہوئے تشریف فرما ہوئے۔ تو وہی انگریز افسر بے تحاشہ کہنے لگے کہ واہ واہ یہ تو خوے خان ہیں۔ حجرہ میں بیٹھے ہوئے عوام نے انگریز افسر کے یہ الفاظ سن لیے اور اسی طرح آج تک آپ بزرگوارم خوے خان کے نام سے مشہور ہیں۔ انگریز حکمران آپ بزرگوارم کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ اور آپ بزرگوارم بھی حکومت کے ساتھ تعاون کیا کرتے تھے۔ آپ بزرگوارم کی بہادری سے متعلق ایک قصہ مشہور ہے۔ وہ یہ کہ علاقہ بونیر کے لوگ گاؤں برینگنڑ پر اپنا قبضہ جمانا چاہتے تھے۔ اور اسی طرح علاقے میں کشیدگی کا خطرہ پیدا ہوا۔ انگریز اہلکاروں نے علاقہ سدھوم کے مشران کا اس سلسلے میں اجلاس بلایا۔ اجلاس میں علاقہ سودھم کے مشران کثیر تعداد میں موجود تھے۔ اکثریتی مشران کا یہ خیال تھا کہ علاقہ بونیر والے جنگجو لوگ ہیں۔ ان سے جھگڑا کرنے سے گریز کیا جائے اور موضع برینگنڑ ان کے حوالے کیا جائے۔ بابا امین اللہ خان نے جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اجلاس میں اعلان کیا کہ برینگنڑ کی حفاظت میرے ذمے چھوڑ دیں۔ بونیر والے آج برینگنڑ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ کل رستم کی

بات کریں گے۔ واضح رہے کہ برینگنڑ گاؤں رُستم سے تقریباً تین چار کلومیٹر آگے پیڑ وچ کی طرف واقع ہے۔آپ بزرگوارم کے اس فیصلے کوسن کر انگریز اہلکار آپ کو آپ کی جرأت مندی پر داد دینے لگے اور آپ بزرگوارم نے بھی بونیر والوں سے جنگ کرنے کے لئے گاؤں گڑیالہ سے اپنے آدمی بھیج دیئے۔ آپ بزرگوارم کے آدمیوں میں بابا لنگر خان جو کہ نشانہ باز تھے اور بابا لنگر خان کا تعلق لوہاران خاندان سے تھا۔ انتہائی بہادر اور مشہور تھے۔ اسی طرح بونیر والوں سے جنگ ہوئی اور ان کا حملہ پسپا کیا گیا اور یوں ہی موضع برینگنڑ بونیر والوں کے تسلط سے آزاد ہو کر آج تک ہمارے علاقے کا حصہ ہے۔ یہ تھے بزرگوارم بابا امین اللہ خان سے متعلق معلومات آیئے اب آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔ بابا امین اللہ خان نے تین شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے تھے زوجہ اول سے آپ بزرگوارم کے ایک بیٹے بابا غریب اللہ خان تھے۔ جبکہ زوجہ دوم سے تین بیٹے بابا شریف خان، بابا ظریف خان اور بابا وزیر خان تھے۔ آخری اور تیسری شادی ادھیڑ عمر میں کی ہوئی تھی۔ آپ بزرگوارم کی تیسری بیوی کا تعلق اُتمان خیل خاندان سے تھی۔ اس بیوی سے آپ بزرگوارم کا ایک بچہ پیدا ہوا جو کہ پیدائش کے فوراً بعد فوت ہوا۔ یہاں بزرگوارم بابا امین اللہ خان کے تیسری شادی سے متعلق تھوڑا سا تبصرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کپور خیل خاندان کا اُتمان خیل خاندان سے یہ پہلا رشتہ تھا۔ یہ رشتہ اُتمان خیل خاندان کے لئے انتہائی سودمند ثابت ہوئی اس زمانے میں بیویوں اور بہنوں کو پڑونے دینے کا رواج تھا۔ بزرگوارم امین اللہ خان بابا نے اپنی اس آخری بیوی کو بطور پڑونے تقریباً سو دو سو جریب زمین دے دی۔ وہی زمین بابا صحبت خان اُتمان خیل کے اولاد میں منتقل ہوئی جو کہ آج تک ان کے ذریعہ معاش ہے اور گاؤں گڑیالہ یں یہ خاندان صاحب جائیداد لوگوں کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ ہوئے بابا امین اللہ اور آپ زرگوارم کے کنبے سے متعلق معلومات آیئے آگے آپ بزرگوارم کے اولاد کی تفصیلات میں پہلے بابا ریب اللہ خان کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔

بزرگوارم مرحوم بابا غریب اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا غریب اللہ خان نہایت سیدھے سادھے انسان تھے۔آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔آپ بزرگوارم کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے جناب علی اکبر خان اور جناب چاؤس خان دیئے ہوئے تھے۔ پہلے بزرگوارم علی اکبر خان اور آپ کے اولاد سے متعلق آپ صاحبان کو آگاہ کروں۔ مرحوم بابا علی اکبر خان جو کہ آج تک ملک علی اکبر خان کے نام سے مشہور ہیں۔گاؤں گڑیالہ کے آدھے حصے کی ملکی اور نمبرداری ہونے کا شرف آپ بزرگوارم کو حاصل تھی۔ ساتھ ساتھ آپ بزرگوارم شکار کھیلنے کے شوقین تھے۔آپ بزرگوارم نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے نو بیٹے تھے زوجہ اول سے تین بیٹے علی جعفر خان، علی صفدر خان اور عبد الاکبر خان تھے علی صفدر خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ علی جعفر خان اور عبد الاکبر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔علی جعفر خان کے تین بیٹوں میں علی منظر خان لاولد فوت ہو چکے ہیں جبکہ علی انور خان اور مراد خان ہم میں موجود ہیں۔ یہاں علی جعفر خان سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس خاندان میں بزرگوارم انتہائی امن پسند شریف انسان تھے۔ بچپن سے شکار کھیلنے کے شوقین تھے۔شکار کھیلنے کیلئے اپنے ساتھ شکاری کتا اور باز رکھا کرتے تھے۔آج کل آپ بزرگوارم بڑھاپے کی وجہ سے تھوڑا کمزور پڑ گیا ہے خراج تحسین پیش کرتا ہوں میں اس باہمت انسان کو کہ اس ادھیڑ عمر میں جبکہ بزرگوارم کانوں سے آدھا بہرہ اور آنکھوں کی روشنی کم ہونے کے باوجود انہوں نے اس تاریخی کتاب لکھنے میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ معلومات کی حصولی کے لئے آپ بزرگوارم نے خود گڑھی کپورہ تک بھی جانے کی ہمت کی۔اللہ تعالیٰ آپ کو عزت کے ساتھ عمر دراز عطا کریں۔ یہ ہوئے بزرگوارم علی اکبر خان بابا کے زوجہ اول سے اولاد کے متعلق معلومات آیئے آپ

صاحبان کو زوجہ دوم کے اولاد سے متعلق بتادوں زوجہ دوم سے بزرگوارم علی اکبر خان بابا کے چھ بیٹے امان اللہ خان، ہدایت اللہ خان، ہاشم خان، گل صدبر خان، فدا محمد خان اور مشتاق خان ہیں جو کہ سب کے سب آج کل ہم میں موجود ہیں۔

ان بھائیوں میں ہدایت اللہ خان نے یونین کونسل کی سطح تک سیاست میں حصہ لے چکے ہیں۔اور یونین کونسل گڑیالہ کے سابق چیئرمین ہونے کا شرف حاصل کئے ہوئے ہیں۔ یہ ہوئے بابا غریب اللہ خان کے بڑے بیٹے بزرگوارم علی اکبر خان اور آپ کے اولاد سے متعلق معلومات آیئے بابا غریب اللہ خان کے دوسرے بیٹے بزرگوارم چاؤس خان بابا اور آپ کے اولاد سے متعلق آگاہی دلائیں۔

بزرگوارم مرحوم بابا چاؤس خان انتہائی شریف اور صلح پسند انسان تھے۔تقریباً زیادہ تر وقت اپنے حجرے میں بیٹھ کر گزارہ کرتے تھے۔آپ بزرگوارم کے حجرے میں ہر وقت محفل لگی ہوئی ہوتی تھی۔آپ بزرگوارم حقہ کو حجرہ میں رکھے ہوئے تھے اور اکثریتی لوگ حقہ پینے کے لئے آپ کے حجرہ میں جایا کرتے تھے۔انتہائی مہمان نواز اور امن پسند انسان تھے۔

آپ بزرگوارم نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں۔اور آپ بزرگوارم کے ساتھ بیٹے تھے زوجہ اول سے علی خان اور شیر علی پیدا ہوئے۔علی خان لاولد فوت ہو چکے ہیں جبکہ شیر علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔

زوجہ دوم سے آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے شوکت علی، لیاقت علی، حضرت علی، انور علی اور سلطان علی ہیں جو کہ سب کے سب آج کل ہم میں موجود ہیں۔

یہ ہوئے بابا امین اللہ خان کے بیٹے بابا غریب اللہ خان کپور خیل اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں شیر علی مرحوم بزرگوارم علی جعفر خان مرحوم اور بزرگوارم ہاشم خان مرحوم ہم میں موجود تھے۔جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔مرحوم علی جعفر خان کے بیٹوں کے نام پہلے سے لکھے جا چکے ہیں۔جبکہ مرحوم ہاشم خان کے تین بیٹے عطاء اللہ، طلا، عبید

اللہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم شیر علی خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔

شجرہ: بزرگوارم مرحوم بابا غریب اللہ خان کپور خیل

بابا منصور خان
امین اللہ خان
غریب اللہ خان
علی اکبر خان
چاؤس خان
علی جعفر خان
علی جعفر خان لاولد
عبدالاکبر
ثناء اللہ
ہدایت اللہ
ہاشم خان
گل صدیر
فدا محمد
مشتاق خان
عطاء اللہ
طلا
عابد اللہ
علی منظر لاولد
علی انور
مراد خان
شیر اکبر
عنبر اکبر
جہان اکبر
حامد اکبر
علی خان لاولد
شیر علی لاولد
شوکت علی
لیاقت علی
حضرت علی
انور علی
سلطان علی

بزرگوارم مرحوم بابا شریف خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

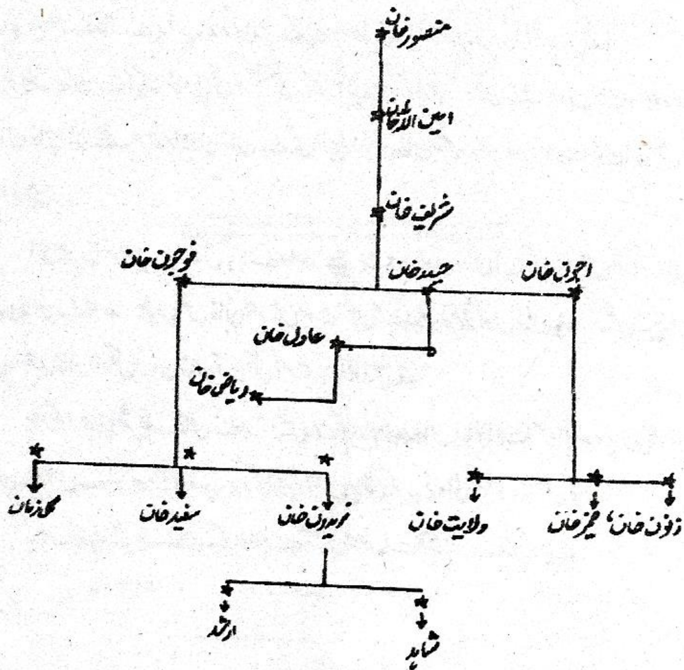
بزرگوارم بابا شریف خان زوجہ دوم سے بابا امین اللہ خان کے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم کے زمانے میں جائیداد کے تنازے پر آپ بزرگوارم نے چودہ سال قید با مشقت کی سزا بھگت چکے ہیں۔
بابا شریف خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے اجون خان، حیدر خان اور فوجون خان بابا تھے۔مرحوم اجون خان کے تین بیٹے زنون خان، ضمیر خان اور ولایت خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

اسی طرح مرحوم حیدر خان بابا کے واحد بیٹے جناب عادل خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔اور عادل خان کے واحد بیٹے ریاض خان ہم میں موجود ہیں۔جبکہ مرحوم فوجون خان بابا کے تین بیٹے فریدون خان، سفید خان اور گل زمان خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم بابا شریف خان کے اولاد میں بزرگوارم حیدر خان بابا نہایت امن پسند، پرہیزگار اور نیک انسان تھے اس کے ساتھ ساتھ آپ بزرگوارم کو جنوں پر قابو کرنے والی علم بھی حاصل تھی۔

یہ ہوئے بابا شریف خان کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ بابا شریف خان کپور خیل کے اولاد کا



بزرگوارم مرحوم بابا ظریف خان کپورخیل اور آپ کے اولاد

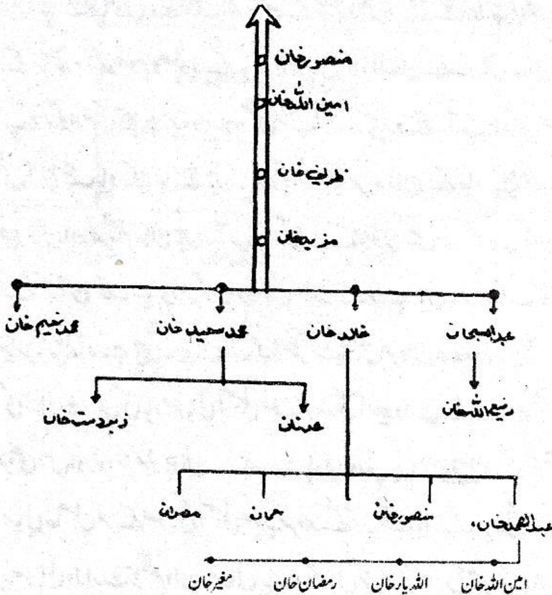
بزرگوارم بابا ظریف خان زوجہ دوم سے امین اللہ خان بابا کے بیٹے تھے۔آپ انتہائی شریف اور خوش اُخلاق انسان تھے۔آپ بزرگوارم نے دوشادیاں کی ہوئی تھیں۔اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم مرحوم مزید خان بابا تھے۔یہاں بابا مزید خان سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔وہ یہ کہ آپ بزرگوارم نے بحیثیت ملک نمبردار کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔انتہائی امن پسند،خوش اخلاق اور سادہ لوح انسان تھے۔باتوں میں اللہ تعالیٰ نے اتنی مٹھاس رکھی ہوئی تھی۔کہ ہر ایک آپ بزرگوارم کے محفل میں بیٹھ کر آپ کے باتوں سے لطف اندوز ہونے کا خواہش رکھتے تھے۔انتہائی محنت کش اور سخت زمیندار ہونے کے ساتھ ساتھ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور پرہیز گار انسان تھے۔سال رواں میں وفات پا چکے ہیں۔اور آپ بزرگوارم کی وفات پر دوست دشمن سب لوگ رنجیدہ تھے۔آپ بزرگوارم کی منہ سے نکلی ہوئی لطیفہ نما باتیں آج تک یاد کئے جاتے ہیں۔بزرگوارم بابا مزید خان کے چار بیٹے عبدالسبحان خان، خالد خان،محمد سعید خان اور محمد نعیم خان ہیں۔آپ بزرگوارم کے بیٹوں میں عبدالسبحان خان کالج کے دور کی زندگی سے لے کر آج تک سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ڈسٹرکٹ کونسل کی سطح کی سیاست میں کامیاب چلے آرہے ہیں۔یہاں تک کہ ڈسٹرکٹ کونسل مردان کے چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔ البتہ صوبائی سطح کی سیاست میں کئی بار صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد کی اُمیدوار کی حیثیت سے الیکشن لڑ کرنا کام ہو چکے تھے۔پھر بھی اس اولوالعزم نوجوان نے ہمت نہ ہاری اور اپریل 1997ء کے الیکشن میں بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کر کے صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد کے ممبر منتخب ہوئے۔پارٹی میں اعلیٰ مقام اور قابلیت کی بنیاد پر صوبائی وزارت کا قلم دان سنبھال لیا۔اور گاؤں گڑیالہ کی تاریخ میں ایک تاریخی شخصیت کا

مقام حاصل کیا۔ بحیثیت پہلے وزیر کے۔

یہ ہوئے بزرگوارم بابا ظریف خان کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں خالد خان کے بیٹے عبدالصمد خان ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں صمد خان کے چار بیٹے امین اللہ خان، اللہ یار خان، رمضان خان اور مغیر خان ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا ظریف خان کپورخیل



بزرگوارم مرحوم بابا وزیر خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بابا وزیر خان زوجہ دوم سے بابا امین اللہ خان کے تیسرے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں۔جن سے آپ کے دو بیٹے ممتاز خان اور پازیر خان پیدا ہوئے۔پازیر خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ ممتاز خان بمع اپنے تین بیٹوں فیاض خان، واجد خان اور طارق خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم بابا وزیر خان انتہائی شریف اور سادہ لوح انسان تھے۔اپنے والد بزرگوارم کی طرح آپ بزرگوارم کے بیٹے ممتاز خان بھی نہایت بے ضرر خاموش طبع اور خوش اخلاق انسان تھے۔

یہ ہوئے بزرگوارم وزیر خان بابا اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق معلومات یہاں یہ بات لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔کہ بزرگوارم منصور خان بابا کے بڑے بیٹے بابا امین اللہ خان اور آپ بزرگوارم کے اولاد کے متعلق معلومات اختتام کو پہنچے بابا وزیر خان کے اولاد سے متعلق نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: کتاب کی پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران بزرگوارم ممتاز خان ہم میں موجود تھے۔جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔مرحوم کے تین بیٹے فیاض خان، واجد خان، طارق خان ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا وزیر خان کپور خیل۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا وزیر خان کیوزی خیل

مدد خان

رحمت اللہ خان

وزیر خان

یوسف خان — حیدر خان — سکندر خان — محسن خان

جہانگیر خان لاولد — انور خان — میر افضل خان — مقبل خان — شیر ولی خان

ارشد — بلال

جاوید خان — سراج خان

رشید — شیر آمان — ذوالقدر

عثمان خان ، بہادر خان ، زمان خان ، خوشحال خان

آیاز خان — جاوید خان — حماد

صیاد خان — واسط خان — طائر خان

عباس خان

بزرگوارم مرحوم بابا حبیب اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا حبیب اللہ خان زوجہ دوم سے بزرگوارم منصور خان بابا کے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم نے اپنے بھائیوں سے مل کر گاؤں گڑیالہ کی آبادکاری میں خوب محنت ومشقت سے کام لے کر ہم پر بڑے احسان کئے ہوئے ہیں۔آپ بزرگوارم انتہائی شریف اور سیدھے سادھے انسان تھے۔صرف ایک شادی کی ہوئی تھی۔جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ بزرگوارم کو تین بیٹے میر اسلم خان، دوست محمد خان اور بزرگوارم میر عالم خان بابا دئے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ بزرگوارم کے اولاد میں برکت ڈالی۔افرادی قوت میں اضافہ ہوا افرادی قوت کے ساتھ ساتھ آپ بزرگوارم کے اولاد کی اقتصادی حالت بھی تسلی بخش ہے اور خوب باعزت زندگیاں گزار رہے ہیں۔بزرگوارم مرحوم بابا حبیب اللہ خان کے اولاد کے تفصیل میں پہلے بزرگوارم بابا میر اسلم خان کے اولاد سے متعلق تحریر خدمت ہیں۔

بعد میں بزرگوارم دوست محمد خان بابا اور بزرگوارم میر عالم خان بابا کے اولاد سے متعلق تفصیلات سے آگاہی دلائیں گے۔

بزرگوارم مرحوم بابا میر اسلم خان کپورخیل اور آپ کے اولاد

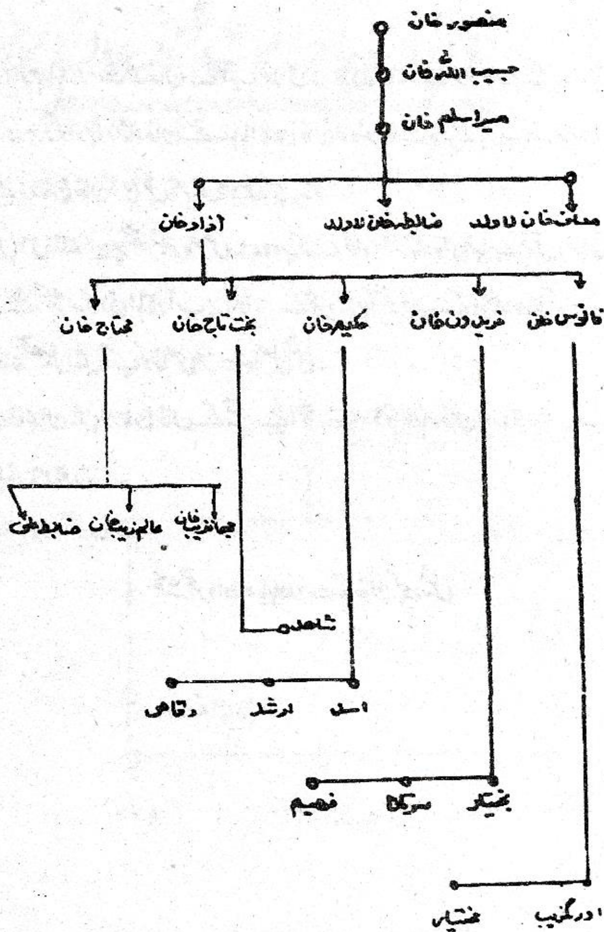
بزرگوارم بابا میر اسلم خان نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے تھے۔ زوجہ اول سے آپ بزرگوارم کے دو بیٹے ضابطہ خان اور معاف خان بابا تھے۔ جبکہ زوجہ دوم سے آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم آزاد خان بابا تھے۔

بزرگوارم ضابطہ خان اور بزرگوارم معاف خان بابا دونوں لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ بزرگوارم آزاد خان بابا کے پانچ بیٹے فانوس خان، فریدون خان، حکیم خان، بختاج خان اور محتاج خان تھے۔ ان بھائیوں میں حکیم خان ہم میں موجود ہیں جبکہ مرحوم فانوس خان کے دو بیٹے اورنگزیب اور مختیار خان ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح فریدون خان کے تین بیٹے بختیار خان، سرتاج خان، فہیم خان ہم میں موجود ہیں۔ محتاج خان کے واحد بیٹے شاہد خان جبکہ محتاج کے تین بیٹے جہانزیب خان، عالمزیب خان اور ضابطہ علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں میر اسلم خان بابا کے اولاد پر مختصر سا تبصرہ کرنا لازمی سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ بزرگوارم بابا ضابطہ خان قد سے چھوٹے اور دماغ سے انتہائی تیز آدمی تھے۔ اس خاندان میں آپ کے بہادری کے قصے مشہور ہیں۔ علاوہ ازیں فانوس خان اور فریدون خان نے بھی قید و بند کی طویل صعوبتیں برداشت کئے ہوئے ہیں۔ بہر حال آج کل ان کی اولاد خوب امن کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔

یہ ہوئے بابا میر اسلم خان اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا میر اسلم خان کپورخیل

نقشہ شجرہ اولاد بابا میر اسلم خان کپورخیل



بزرگوارم مرحوم بابا دوست محمد خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا دوست محمد خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ آپ بزرگوارم کے دو بیٹے بزرگوارم اجون خان اور بزرگوارم زرشاد خان تھے۔ بابا اجون خان لاولد وفات پا چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم زرشاد خان کے واحد بیٹے زرتاج خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

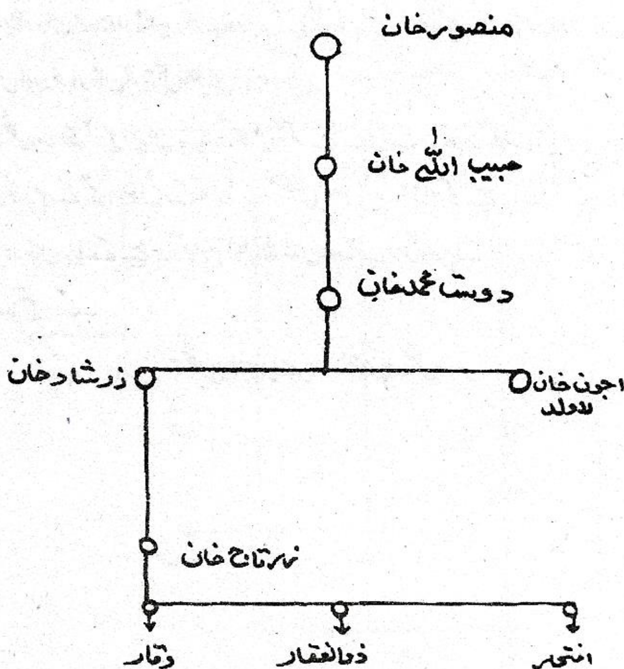
یہاں اس خاندان پر مختصر تبصرہ عرض ہے وہ یہ کہ بزرگوارم زرشاد خان نہایت خوش اخلاق اور مہمان نواز انسان تھے اکثر سرکاری اہلکار آپ بزرگوارم کے حجرہ میں آکر آپ کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے۔ اسی طرح تھانہ تحصیل میں آپ کو خاصی عزت حاصل تھی۔

اس خاندان میں زرتاج خان کے تین بیٹے افتخار خان، ذوالفقار خان اور وقار خان سب کے سب آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا دوست محمد خان کپور خیل

نقشہ شجرہ

اولاد بابا دوست محمد خان کپورخیل



بزرگوارم مرحوم بابا میر عالم خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

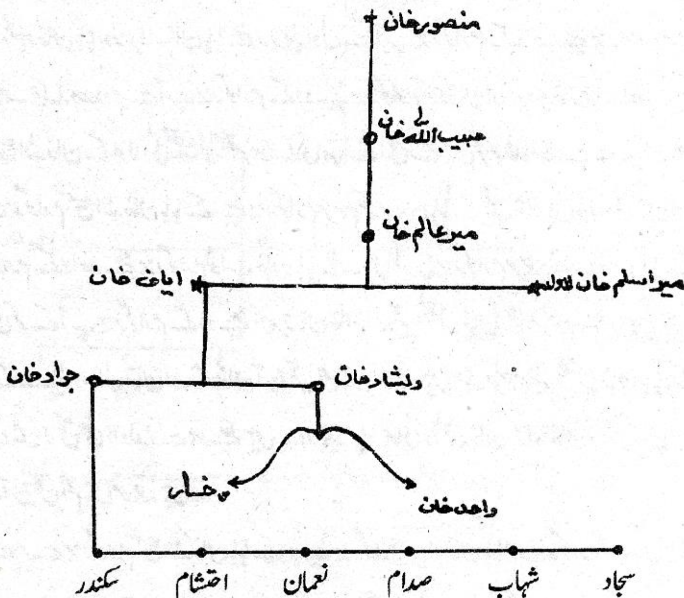
بزرگوارم بابا میر عالم نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے میر اسلم خان اور ایاف خان بابا تھے۔ بزرگوارم میر اسلم خان بابا لاولد وفات ہو چکے ہیں جبکہ بزرگوارم مرحوم ایاف خان کے دو بیٹے ایشاد خان اور جواد خان تھے جواد خان آج کل ہم میں موجود ہیں جبکہ مرحوم ایشاد خان کے دو بیٹے واحد خان اور رخسار خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کے ساتھ بزرگوارم بابا حبیب اللہ خان اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹوں کے اولاد سے متعلق معلومات اختتام کو پہنچے۔ آگے آپ صاحبان کو بزرگوارم منصور خان بابا کے بیٹے بزرگوارم سمیع اللہ خان اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق معلومات سے آگاہی دلائیں گے۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا میر عالم خان کپور خیل

نقشہ شجرہ

اولاد بابا میر عالم خان پورخیل



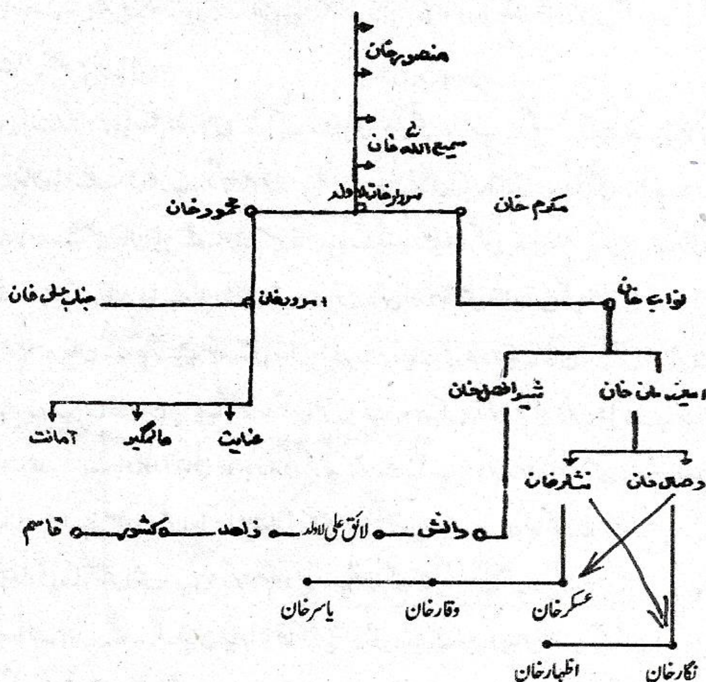
بزرگوارمؒ مرحوم بابا سمیع اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا سمیع اللہ خان زوجہ دوم سے بزرگوارم بابا منصور خان کے دوسرے بیٹے تھے۔ آپ بزرگوارم انتہائی شریف انسان تھے۔ گاؤں گڑیالہ کی تعمیر میں خوب دیانتداری کے ساتھ اپنے خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آپ بزرگوارم نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں۔ اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے مکرم خان، محمود خان بابا اور سردار خان بابا تھے۔ زوجہ اول سے آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم مکرم خان بابا تھے۔ جبکہ زوجہ دوم سے آپ بزرگوارم کے دو بیٹے بزرگوارم محمود خان اور سردار خان بابا تھے۔ بزرگوارم بابا سمیع اللہ خان کے اولاد کی تفصیل مختصر ہونے کی وجہ سے اسی صفحے میں تحریر خدمت ہے۔ وہ یہ کہ زوجہ اول سے بزرگوارم سمیع اللہ خان بابا کے بیٹے بزرگوارم مرحوم مکرم خان بابا نے تین شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم نواب خان بابا تھے۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم نواب خان بابا نے ایک شادی کر کے آپ بزرگوارم کے دو بیٹے امیر زمان خان اور شیر افضل خان تھے مرحوم حاجی امیر زمان خان بابا کے دو بیٹے وصال خان اور نثار خان آج کل ہم میں موجود ہیں جبکہ مرحوم شیر افضل خان بابا کے پانچ بیٹوں میں لائق علی لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ اور بقیہ چار بھائی دانش خان، زاہد خان، کشور خان اور قاسم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

زوجہ دوم سے بزرگوارم سمیع اللہ خان بابا کے دو بیٹے بزرگوارم سردار خان بابا اور بزرگوارم محمود خان بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم سردار خان بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ بزرگوارم مرحوم محمود خان بابا کے دو بیٹے امرود خان اور جناب علی خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کیجئے۔

نقشہ شجرہ

اولاد بابا سمیع اللہ خان کپور خیل



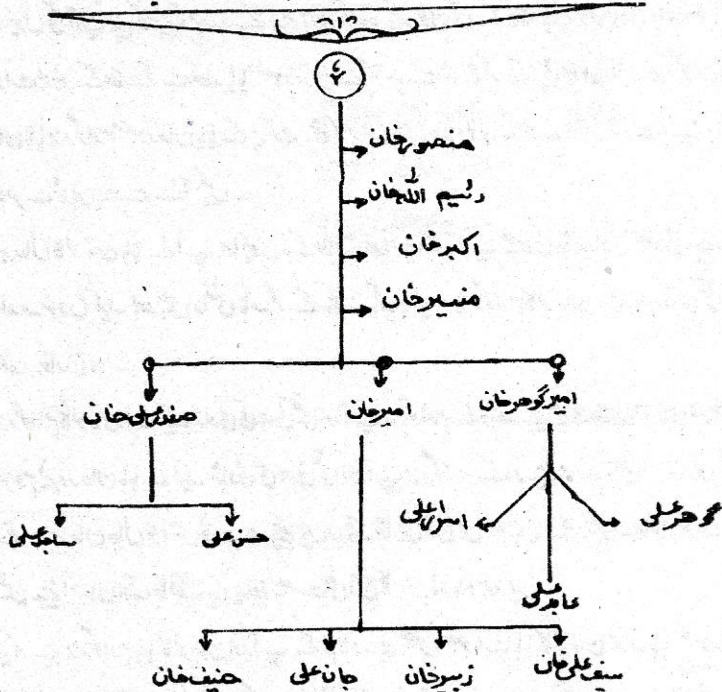
بزرگوارم مرحوم بابا رئیم اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا رئیم اللہ خان بزرگوارم بابا منصور خان کے زوجہ دوم سے تیسرے بیٹے تھے۔ آپ بزرگوارم نے بھی اپنی جوانی میں اپنے بھائیوں کا ساتھ دے کر خوب محنت مشقت کی اور گاؤں گڑیالہ کی آبادکاری میں بھرپور حصہ لیا۔ بزرگوارم بابا رئیم اللہ خان کے اولاد کا سلسلہ بھی انتہائی مختصر ہونے کی وجہ سے اس صفحہ پر پیش ہیں۔

وہ یہ کہ بزرگوارم بابا رئیم اللہ خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم اکبر خان بابا تھے۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم بابا اکبر خان نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے منیر خان بابا تھے۔ مرحوم منیر خان بابا کے تین بیٹے امیر گوہر خان، امیر خان اور صفدر علی خان تھے۔ مرحوم منیر خان بابا کے تین بیٹوں میں امیر گوہر خان اور صفدر علی خان آج کل ہم میں موجود ہیں اور مرحوم امیر خان کے چار بیٹے سیف علی خان، زبیر خان، جان علی اور حنیف خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں اس خاندان پر ایک مختصر سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ بزرگوارم منیر خان بابا کافی جائیداد کے مالک ہونے کے باوجود انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ آپ بزرگوارم انتہائی امن پسند اور محنت کش انسان تھے اپنے کھیتوں میں جاکر زمینداری کا کام اتنی لگن اور جذبے سے کیا کرتے تھے کہ انجانے لوگ زمینداری کے بھیس میں آپ بزرگوارم کو دیکھ کر یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ بزرگوارم اتنے بڑے جائیداد کے مالک ہوں گے۔ بلکہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ منیر خان بابا کے کوئی دہقان ہوں گے آپ بزرگوارم کی سادگی کے قصے آج تک مشہور ہیں۔ بابا منیر خان کے بیٹوں میں مرحوم امیر خان انتہائی خوش اخلاق اور مہمان نواز انسان تھے سال رواں میں فوت ہو چکے ہیں۔

نوٹ: کتاب کی پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران بزرگوارم امیر گوہر خان ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم امیر گوہر خان کے تین بیٹے گوہر علی خان، عابد علی خان اور اسرار علی خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح حاجی صفدر علی خان بمع اپنے دو جوان بیٹوں ساجد علی اور حسن علی کے ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا رحیم اللہ خان کپور خیل



بزرگوارم مرحوم بابا کالوخان کپورخیل اورآپ کے اولاد

بزرگوارم بابا کالو خان زوجہ سوم سے بزرگوارم منصور خان بابا کے واحد بیٹے تھے۔آپ سب بھائیوں میں کم عمر تھےاورآپ بزرگوارم کے بچپن ہی میں بابامنصورخان وفات ہوئے۔

بزرگوارم کالو خان جوان ہوئے۔آپ بزرگوارم کے بھائیوں نے آپ کو جائیداد میں حصہ نہیں دیا۔ بھائیوں کی آپ بزرگوارم کو حصہ دینے سے انکار کی وجہ کچھ یوں تھی۔کہ جناب کالوخان کی والدہ کا تعلق سوات بونیر کے علاقے سے تھا۔بابامنصورخان نے محترمہ سے نکاح کر کے اپنی بیوی بنالی۔بزرگوارم کالو خان بابابزرگوارم منصورخان بابا کے پرکٹ تھے۔پرکٹ اس اولادکوکہاجاتا ہے جوکوئی عورت اپنے ساتھ دوسرےشوہرے سے لے آئیں۔

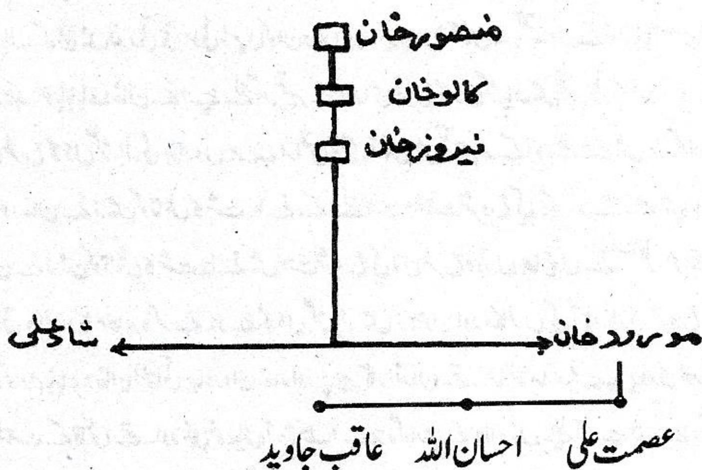
بہرحال کالوخان بابانے اپنے بھائیوں کے خلاف عدالت میں اپنے حصے کی جائیداد کی حصولی کے لئے مقدمہ شروع کیا۔ بعد میں راضی نامہ کر کے کچھ نہ کچھ جائیداد بزرگوارم کالوخان کے حوالے کی گئی اور مقدمہ خارج ہوا۔

بزرگوارم کالوخان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اورآپ بزرگوارم کےواحد بیٹے فیروزخان بابا تھےاس طرح مرحوم فیروزخان بابانے ایک شادی کی ہوئی تھی اورآپ بزرگوارم کےدو بیٹے مورودخان اورشادعلی خان تھے مورودخان حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ شادعلی آج کل ہم میں موجود ہیں۔مرحوم مورود کے تین بیٹے احسان اللہ،عاقف جاویداورعصمت علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔

یہ ہوئے بزرگوارم بابا کالوخان اورآپ کے اولاد سے متعلق معلومات بابا کالوخان جوکہ بابامنصورخان کے آخری بیٹے تھے۔اسی طرح بزرگوارم بابامنصورخان اورآپ کےاولاد سے متعلق معلومات اختتام پذیر

ہوئے۔ آگے بزرگوارم مرحوم بابامددخان کے اولاد سے متعلق آگاہی دلائیں گے۔

نقشہ شجرہ اولاد کالوخان کپور خیل



گاؤں گڑیالہ کے بانی

بزرگوارم مرحوم بابا مدد خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا مدد خان اور بزرگوارم بابا منصور خان دونوں سگے بھائی تھے اور یہی دونوں بھائی بیک وقت یہاں اس خطے میں آکر آباد ہوئے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ آج کل گڑیالہ خاص جو کہ ایک بڑا گاؤں ہے۔ اس زمانے میں اس گاؤں کے حدود اربعہ میں آبادی کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ گاؤں گڑیالہ کے بیچ میں قدرتی بنی ہوئی ڈیری کو ان دونوں بھائیوں نے آپس میں تقسیم کر کے شمالاً بابا منصور خان نے جبکہ جنوباً بابا مدد خان نے اپنے لئے گھر تعمیر کیے اور اسی طرح گاؤں گڑیالہ میں تعمیراتی کام کا آغاز ہوا۔ اس طرح گاؤں گڑیالہ کی ہزاروں جریب اراضی کو بھی آپس میں تقسیم کر کے آدھے حصے میں بزرگوارم بابا منصور خان نے زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے محنت مشقت شروع کی جبکہ آدھے حصے میں بابا مدد خان نے زمین کو قابل کاشت بنانے میں محنت شروع کی اسی طرح دونوں بھائیوں نے مستقل مزاجی اور اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے گاؤں گڑیالہ میں زمینوں اور مکانوں کی آباد کاری شروع کی۔ بزرگوارم بابا مدد خان انتہائی بہادر، ایماندار اور پرہیز گار انسان تھے۔ ساتھ ساتھ غریب پروری اور محنت ومشقت کے قائل تھے۔ اور یہی خوبیاں آج تک آپ بزرگوارم کے اولاد میں چلے آرہے ہیں۔ بزرگوارم بابا مدد خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے بزرگوارم یاقوت خان، عبداللہ خان، کریم خان اور بزرگوارم رحمت اللہ خان بابا تھے۔ آپ بزرگوارم کے ان چار بیٹوں کو اللہ تعالیٰ نے کثیر تعداد میں مال واولاد سے نوازے۔ اور ساتھ ساتھ آپ بزرگوارم کے اولاد میں انتہائی غیرت مند، بہادر اور پہلوان شخصیات پیدا کئے۔ جنہوں نے گاؤں گڑیالہ کے تعمیراتی کاموں کے ساتھ ساتھ غیرت

مندی اور بہادری کے کئی کارنامے دکھا کر گاؤں گڑیالہ کے نام کو روشن کیا۔ بزرگوارم بابا مد خان کے اولاد کی تعداد منصور خان بابا کے اولاد کے مقابلے میں دگنی تگنی ہونے کی وجہ سے آپ بزرگوارم کے اولاد کے ساتھ جائیداد کی قدرے کمی محسوس کی جاتی ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بزرگوارم مد خان بابا کے اولاد آج تک خوب باعزت زندگیاں گزار رہے ہیں۔ یہ ہوئے بابا مد خان اور مخصوص اس کے کنبے سے متعلق معلومات آیئے آگے بزرگوارم مد خان بابا کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلاؤں۔

بزرگوارم مرحوم بابایاقوت خان کپورخیل اورآپ کے اولاد

بزرگوارم بابایاقوت خان بزرگوارم مددخان بابا کے بڑے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم انتہائی شریف اور بہادرانسان تھے۔آپ بزرگوارم نے گاؤں گڑیالہ کے عوام کی عزت وآبرو کی تحفظ کی خاطراپنے جان کی قربانی دی ہوئی تھی۔ یہاں آپ صاحبان کے خیالات اس واقعہ کی طرف مبزول کرانا ضروری سمجھتا ہوں جس میں بزرگوارم بابایاقوت خان نے اپنی جان کی قربانی دی ہوئی تھی۔واقعہ کچھ اس طرح کا تھا۔ کہ موضع اسماعیلہ اورموضع گڑیالہ کے عوام کے مابین پہاڑ کے گھاس اورایندھن وغیرہ پراکثر جھگڑے ہوا کرتے تھے۔ویسے بھی وہ زمانہ جوکہ پشتو کازمانہ کہلاتا تھا۔اگرکوئی کسی سے زبردستی کوئی چیز چھین لیتایا کوئی غصب کرجاتا توکوئی عارنہیں سمجھا جاتا بلکہ اس جیسے کاموں پرفخر کئے جاتے تھے انتہائی جہالت تھی تعلیم کا نام ونشان تک نہیں تھا معاشرے میں بازوں کی طاقت والی بات تھی۔

موضع گڑیالہ اورموضع اسماعیلہ ایک دوسرے کے پڑوسی گاؤں تھے۔ساتھ ساتھ دونوں گاؤں کے مابین مشترکہ پہاڑان کے مابین باعث جھگڑہ تھی۔روز کچھ نہ کچھ چھوٹے موٹے واردات اورخلاف ورزیاں ہوا کرتے تھے۔کبھی کوئی کسی کا مال مویشی پکڑکرلے جاتے اورکبھی کوئی کسی سے ایندھن اورگھاس بمع اس کے سامان کے زبردستی چھین کران کو بھگادیتے۔ایک بارایسا ہوا کہ موضع اسماعیلہ کے لوگوں نے کافی تعداد میں گاؤں گڑیالہ کے لوگوں کے مال مویشی پکڑکراپنے گاؤں لے گئے اس کی خبر بابایاقوت خان کو ہوئی۔بزرگوارم کی غیرت نے آپ کو بیٹھنے نہ دیااوراپنے آدمیوں کوساتھ لےکرگاؤں اسماعیلہ پرحملہ آور ہوئے اورگاؤں گڑیالہ کے عوام کی تمام مال مویشیوں کوایک ایک کرکے چھڑالئے۔واپسی پرآپ بزرگوارم اپنے گاؤں کی طرف آرہے تھے۔کہ پیچھے سے موضع اسماعیلہ کے لوگ حملہ آورہوئے۔گیلہ کنڈاؤ کے

آس پاس میں جھگڑا ہوا۔ آپ بزرگوارم نے اپنے تمام ساتھیوں جو بچالیا۔ خودلڑتے ہوئے زخمی ہوئے اور جامِ شہادت نوش کی۔ گاؤں گڑیالہ کی عوام کی خاطر آپ بزرگوارم کی یہ قربانی صدیوں تک یاد کی جائے گی۔ یہ ہوئے بابایاقوت خان سے متعلق معلومات اب آتے ہیں آپ بزرگوارم کے اولاد کی طرف وہ یہ ہے کہ آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے بزرگوارم میاں داد خان اور بزرگوارم خلقداد خان بابا تھے۔ آیئے آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق تفصیلی آگاہی دلائیں۔

بزرگوارم مرحوم بابا میاں داد خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا میاں داد خان اپنے خاندان میں انتہائی امیر اور کامیاب زمیندار گزر چکے ہیں۔آپ بزرگوارم نے اپنے جائیداد میں چودہ مقامات پر کنوئیں کھود کر رہٹ بنائے ہوئے تھے۔اس لئے تمام کپور خیل خاندانوں میں آپ بزرگوارم کی زرعی آمدنی زیادہ تھی۔آپ بزرگوارم کی محنت کشی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔کہ اسی زمانے میں جبکہ کنواں کھود کر رہٹ بنانا بہت مشکل کام تھا۔آپ بزرگوارم چودہ مقامات پر کامیاب کنوئیں اور رہٹ بنا چکے تھے۔تعمیراتی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ آپ بزرگوارم انتہائی نیک انسان تھے۔بُرے کاموں سے نفرت تھی اور بُرائی کرنے والوں کو سخت سزائیں دیا کرتے تھے۔غریب پروری اور سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ بزرگوارم نے کھلم کھلا اعلان کیا ہوا تھا۔کہ جس کسی کو یعنی لوہار، ترکان وغیرہ یا غریب کو سبزی چارا وغیرہ کی ضرورت ہو۔ہمارے کھیتوں ٹیں جا کر اپنے گھر لایا کریں ساتھ ساتھ اپنے زمینداروں کو یہ ہدایت دی ہوئی تھی۔کہ کسی ضرورت مند کو خالی ہاتھ نہ چھوڑیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا میاں داد خان سے متعلق تھوڑے معلومات آیئے اب آپ صاحبان کو بابا میاں داد خان کے اولاد سے متعلق تفصیل سے آگاہی دلاؤں وہ یہ کہ بزرگوارم بابا میاں داد خان نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں۔اور آپ بزرگوارم کے چھ بیٹے تھے۔زوجہ اول سے آپ بزرگوارم کے چار بیٹے بزرگوارم شاہ داد خان، اللہ داد خان، خوئیداد خان اور زرداد خان بابا تھے۔

زوجہ دوم سے دو بیٹے بزرگوارم جامداد خان اور حقداد خان بابا تھے۔یہاں بزرگوارم میاں داد خان بابا کے بیٹوں کے اولاد کی تفصیل عرض ہے۔وہ یہ کہ مرحوم بابا شاہ داد خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے خانداد اور عمرداد بابا تھے۔جو کہ دونوں لاولد وفات ہو چکے ہیں۔اسی طرح مرحوم اللہ

داد خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے بزرگوارم میرغواس، سیفور خان، ایوب خان، زرداللہ خان اور شمروز خان بابا تھے۔جن میں بزرگوارم میرغواس، بزرگوارم سیفور خان اور بزرگوارم شمروز خان بابا تینوں کے تین لاولد فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ زرداللہ خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے زہراب خان اور اورنگزیب خان تھے۔اورنگزیب خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔جبکہ مرحوم زہراب خان کے تین بیٹے امین خان، عمرعلی خان اور بہرمند خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔اس طرح بزرگوارم مرحوم ایوب خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے ہمایون خان، سنگین خان اور ایام خان تھے۔ایام خان آج کل ہم میں موجود ہیں جبکہ مرحوم سنگین خان کے واحد بیٹے کیباد خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔زوجہ اول سے مرحوم ہمایون خان کے واحد بیٹے جہانزیب جبکہ زوجہ دوم سے آٹھ بیٹے جہانگیر خان، عالمگیر خان، اعظم خان، اسماعیل خان، امیر جہان، شاہ جہان، ظہور خان اور محبوب خان ہم میں موجود ہیں یہ ہوئے مرحوم بابا اللہ داد خان کے اولاد سے متعلق معلومات یہاں بابا اللہ داد خان سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔وہ یہ کہ بابا اللہ داد خان انتہائی طاقتور اور دلیر انسان تھے۔آپ کے پہلوانی کے قصے آج تک مشہور ہیں۔آپ بزرگوارم کے بازؤں میں اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت دی ہوئی تھی کہ آپ ہاتھ میں پتھر اُٹھا کر اتنی دور اور صحیح نشانہ پر پھینکتے تھے۔کہ اس زمانے میں بندوق والے آپ کا نام سُن کر آپ کے ہاتھ سے پھینکی ہوئی پتھر پر لگنے کی ڈر سے لڑائی جھگڑے کے دوران میدان چھوڑ جاتے۔یہ ہوئے بابا اللہ داد خان اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق معلومات آیئے بابا خوائیداد خان کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔بزرگوارم مرحوم بابا خوئیداد خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے بزرگوارم دلاور خان، بزرگوارم شیر بہادر خان اور بابا خان بہادر خان تھے۔خوائیداد خان بابا کے بیٹوں میں بزرگوارم مرحوم دلاور خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے غلام حیدر خان، حاجی بہادر خان، بہادر خان، سمندر خان اور امان خان تھے۔حاجی بہادر خان، سمندر خان اور امان خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔غلام حیدر خان لاولد

فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم بہادر خان کے دو بیٹے راہد علی خان اور واحد علی خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم کے تیسرے بیٹے واجد علی خان نابالغ فوت ہو چکے ہیں۔ یہاں آپ صاحبان کی خدمت میں یہ بات لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بزرگوارم حاجی بہادر خان جو کہ آج کل ایک معمر شخصیت ہیں انہوں نے اس تاریخی کتاب کے لکھنے میں مجھے کافی معلومات فراہم کیے۔ واضح رہے کہ بزرگوارم حاجی بہادر خان میرے والد بزرگوارم ہے۔ جبکہ میں ہمّت علی آپ صاحبان کی خدمت میں گاؤں گڑیالہ پر اس تاریخی کتاب کا لکھنے والا مصنف ہوں۔ ہم تین بھائی تھے۔ جن میں میرا ایک بھائی ارشد علی فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ دوسرا بھائی دستار علی ہم میں موجود ہیں میرے مرحوم بھائی ارشد علی کے دو معصوم بیٹے فخر عالم اور سرحد علی ہم میں موجود ہیں یہ ہوئے بزرگوارم بابا دلاور کے اولاد اب آتے ہیں بزرگوارم بابا شیر بہادر خان کے اولاد کی طرف۔

بزرگوارم مرحوم شیر بہادر خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے میر امان خان تھے۔ مرحوم میر امان خان کے واحد بیٹے مراد خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں بزرگوارم شیر بہادر خان بابا سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے وہ یہ کہ بابا شیر بہادر خان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صحت عطا کی ہوئی تھی زمینداری کے کاموں میں آپ کے قصے آج تک مشہور ہیں۔ آپ بزرگوارم غریب عوام کے ساتھ خصوصی قربت رکھتے تھے۔ آدھی رات کو اگر آپ بزرگوارم کو غریب عوام کسی کام کرنے کہیں لے جانا چاہتے تو خوشی خوشی جایا کرتے تھے۔ بابا دلاور خان اور بابا شیر بہادر خان کی غریب پروری اور غیرت مندی کے قصے آج تک مشہور ہیں۔ بابا دلاور خان اور بابا شیر بہادر خان کے تیسرے بھائی بزرگوارم خان بہادر خان بابا تھے۔ جو کہ انتہائی سادہ مزاج اور امن پسند شخصیت تھے۔ آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے منجاور خان تھے جو کہ اپنے والد بزرگوارم کی طرح انتہائی شریف اور امن پسند آدمی تھے اپنے خاندان میں نمایاں تعلیم کی حصولی کا شرف حاصل تھا اور ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس میں بحیثیت ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسر کے خدمات انجام دے چکے ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا خوائیداد خان اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق

تفصیلی معلومات آیئے آگے بزرگوارم بابا زرداد خان کے اولاد سے متعلق آگاہی دلائیں۔

بزرگوارم مرحوم بابا زرداد خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے افضل خان، جابر خان، خان زادہ، جلات خان اور زرین خان بابا تھے۔ بزرگوارم افضل خان، جابر خان اور خانزادہ خان تینوں لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ بزرگوارم مرحوم جلات خان نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں۔ اور آپ کے پانچ بیٹے نادر خان، نجیم خان، بہرام خان، فقیر حسین اور لیاقت حسین تھے۔ زوجہ اول سے آپ کے دونوں بیٹے نادر خان اور نجیم خان آج کل ہم میں موجود ہیں جبکہ زوجہ دوم سے بہرام خان فقیر حسین اور لیاقت حسین سب کے سب ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم زرداد خان بابا کے پانچوں بیٹے بزرگوارم زرین خان بھی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا زرداد خان کے اولاد سے متعلق معلومات آگے بزرگوارم مرحوم جامداد خان کے اولاد سے متعلق سنیئے۔ وہ یہ کہ بزرگوارم جامداد خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے رحیم داد خان تھے اس طرح بزرگوارم مرحوم رحیم داد خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے عبدالشکور اور عبدالغفور خان تھے۔ عبدالشکور خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ عبدالغفور خان حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں البتہ عبدالغفور خان کے چار بیٹے کوثر علی، فواد علی، رحمت علی اور زوار علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم بابا میاں داد خان کے چھٹے بیٹے بزرگوارم حقداد خان بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم حقداد خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے نثار خان تھے جو کہ لاولد وفات ہو چکے ہیں۔

یہ ہوئے بابا میاں داد خان کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

آگے بزرگوارم خلقداد خان کے اولاد سے متعلق آگاہی دلائیں گے۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں امین خان، زرین خان، ہمایون خان، سمندر خان، نادر خان، منجاور خان اور آصف خان ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات ہو چکے ہیں مرحوم امین خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم ہمایون خان کے آٹھ بیٹوں کے نام درج ہیں۔

ساتھ ساتھ زوجہ دوم سے ہمایون کے واحد بیٹے جہانزیب آج کل ہم میں موجود ہیں اسی طرح مرحوم سمندر خان کے تین بیٹوں اعجاز خان، حماد خان اور سلمان خان میں اعجاز خان لاولد فوت ہو چکے ہیں جبکہ بقیہ دو بھائی ہم میں موجود ہیں اسی طرح مرحوم منجاور خان کے تین بیٹے نوشاد علی، آصف خان اور بلال تھے۔ آصف خان لاولد فوت ہو چکے ہیں جبکہ بقیہ دو بھائی ہم میں موجود ہیں۔ اسی سرح مرحوم نادر خان کے واحد بیٹے شیر آمان آج کل ہم میں موجود ہیں مرحوم زرین خان کے واحد بیٹے ذوالفقار آج کل ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم مرحوم باباخلقداد خان کپورخیل اورآپ کے اولاد

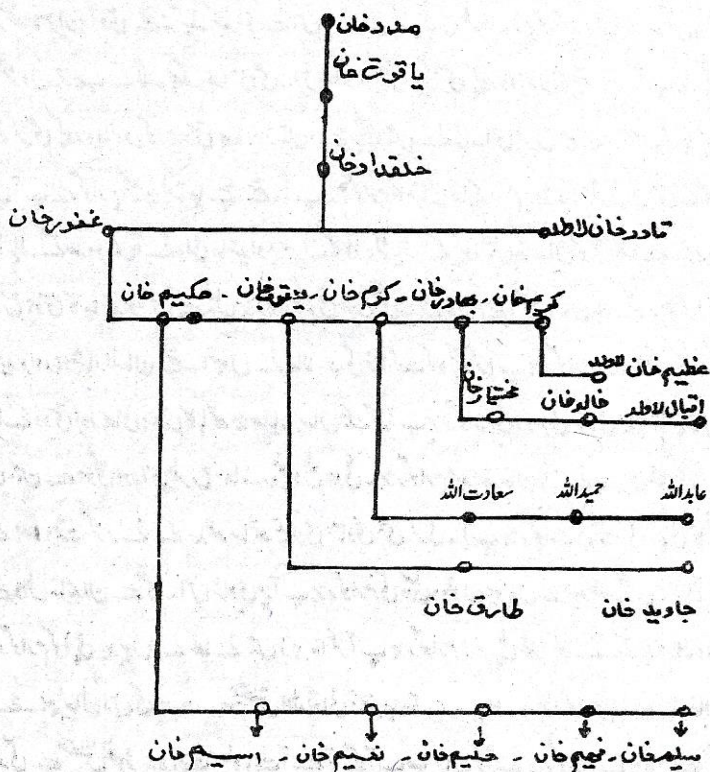
بزرگوارم باباپاقوت خان کے دوسرے بیٹے بزرگوارم خلقداد خان بابا تھے۔آپ بزرگوارم انتہائی سنجیدہ اورشریف شخصیت تھے۔آپ بزرگوارم کوآدھے گڑپالے کے ملک ہونے کاشرف حاصل تھا۔آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی اورآپ کے دو بیٹے قادرخان اورغفورخان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم باباقادرخان اپنے والد بزرگوارم کی طرح انتہائی امن پسند، نیک اورنرم مزاج انسان تھے۔والد کی وفات کے بعدآپ بحیثیت ملک اپنے فرائض تامرگ انجام دیتے رہے بزرگوارم قادرخان بابانے ایک شادی کی ہوئی تھی۔لیکن نارینہ اولادکوئی نہیں تھاکافی جائیداد کے مالک ہونے کے باوجودانتہائی سادہ زندگی گزار چکے ہیں لاولدوفات ہوچکے ہیں۔بزرگوارم باباخلقداد خان کے دوسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم غفورخان بابا تھے۔نہایت شریف اورنیک چلن انسان تھے۔آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی اورآپ کے پانچ بیٹے کریم خان، بہادرخان، کرم خان، یعقوب خان اورحکیم خان تھے۔کرم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ بقیہ چاروں بھائی کریم خان، بہادرخان، یعقوب خان اورحکیم خان فوت ہوچکے ہیں۔ بزرگوارم کریم خان کے واحد بیٹے عظیم خان تھے۔جوکہ لاولدفوت ہوچکے ہیں۔یہاں کریم خان سے متعلق ایک چھوٹا ساتبصرہ وہ یہ کہ بزرگوارم کریم خان انتہائی دلیراورسخت مزاج انسان تھے۔آپ بزرگوارم دوسری جنگ عظیم میں انگریزوں کی فوج کی طرف سے جاپان جرمن کے فوج کے خلاف لڑچکے ہیں ساتھ ساتھ جاپانی فوج نے گرفتارکرکے قیدی بھی رہ چکے تھے۔دوسری جنگ عظیم وہ لڑائی تھی جوکہ تقریباً 1940ء سے لے کر 1946ء تک برطانیہ،امریکہ،فرانس، جاپان اورجرمن کے مابین لڑچکی ہیں دورِ حاضر میں اپنے آپ کوامن کے ہیروکہلانے والے امریکہ اوربرطانیہ نے اس جنگ میں ایٹم بم کااستعمال

کر کے ناگاساکی اور ہیروشیما کے شہری آبادی میں تباہی مچادی اور لاکھوں کی تعداد میں بے گناہ شہری لقمہ اَجل بنے۔ ظلم کی حد ہوئی اور دُنیا کی تاریخ میں ظلم کا تاریک باب کھل گیا۔ یہ ہوئے بزرگوارم کریم خان کی زندگی سے تھوڑے معلومات۔ آیئے آگے بزرگوارم غفور خان کے بقیہ بیٹوں سے متعلق آگاہ کروں وہ یہ کہ بزرگوارم بہادر خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے اقبال خان، خالد خان اور مختیار خان تھے۔ اقبال خان جوانی میں لاولد فوت ہو چکے ہیں جبکہ خالد خان اور مختیار خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح یعقوب خان مرحوم کے دو بیٹے جاوید خان اور طارق خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

اسی طرح بزرگوارم حکیم خان جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے سلیم خان، فہیم خان، حلیم خان، نعیم خان اور اسیم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

یہ ہوئے بابا خلقداد خان ولد یاقوت خان کے اولاد سے متعلق معلومات اسی طرح بزرگوارم بابا خلقداد خان بزرگوارم بابا میاں داد خان کے اولاد سے متعلق معلومات اختتام کو پہنچے۔ آگے انشاءاللہ آپ صاحبان کو بزرگوارم بابا مدد خان کے دوسرے بیٹے بزرگوارم عبداللہ خان اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق معلومات فراہم کریں گے۔ نقشہ شجرہ اولاد خلقداد خان بابا ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا خلقداد خان کپور خیلؒ



بزرگوارم مرحوم بابا عبداللہ خان کپورخیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا عبداللہ خان بزرگوارم بابا مدد خان کے دوسرے بیٹے تھے۔ آپ بزرگوارم انتہائی دلیر اور سخت مزاج آدمی تھے۔ گیلہ کنڈاؤ سے اس پار گاؤں گڑیالہ کی طرف (پرتھ گٹہ ونڑ) جو کہ تقریباً ایک سینکڑوں جریب کے لگ بھگ اراضی تھی۔ اس قطعہ اراضی پر گڑھی کپورہ والوں کا قبضہ تھا۔ آپ بزرگوارم نے گڑھی کپورہ والوں کو زبردستی بھگا کر زمین اپنے قبضے میں لے لی۔ اسی طرح موضع ہوسی کے جائیداد کو بھی آپ بزرگوارم چھین لینا چاہتے تھے۔ آپ بزرگوارم کا خیال تھا کہ رستم روڈ کے مشرق کی طرف گاؤں گڑیالہ کے حدود میں آنے والی جائیداد پر صرف گاؤں گڑیالہ کے کپورخیل خاندان کا حق بنتا ہے۔ بہرحال موضع ہوسی کا جائیداد جس کپورخیل بزرگوارم کو ملی ہوئی تھی۔ بزرگوارم میر افضل خان بابا تھے۔ جو کہ انتہائی سنجیدہ اور ہوشیار انسان تھے۔ انہوں نے حالات کی نزاکت کو دیکھ کر آپ بزرگوارم سے جھگڑا کرنے کی بجائے دوستی اور بھائی بندی کا ہاتھ بڑھایا۔ یہاں تک کہ آپ بزرگوارم کی دوسری شادی میر افضل خان بابا کی بہن سے ہوگئی اور اسی طرح معاملہ رفع دفع ہوئی۔ بزرگوارم عبداللہ خان بابا نے دوسری شادی کرنے کے بعد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تیسری شادی بھی کرلی۔ آپ بزرگوارم کی تیسری بیوی کا تعلق بونیروال خاندان سے تھی۔ اس شادی پر آپ بزرگوارم کی پہلی دونوں بیویاں خفہ اور غصہ تھیں۔ نتیجتاً آپ بزرگوارم کو اپنی بیویوں نے کھانے میں زہر ملا کر آپ بزرگوارم زہریلی غذا کھانے کے باعث وفات پائے۔ بہرحال اس کی موت سے متعلق اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا عبداللہ خان کی زندگی سے متعلق تھوڑے بہت معلومات آیئے آگے آپ صاحبان کو آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔

آپ بزرگوارم نے تین شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے بزرگوارم خیر اللہ خان، بزرگوارم خواجہ محمد خان اور بزرگوارم شیر دل خان بابا تھے۔

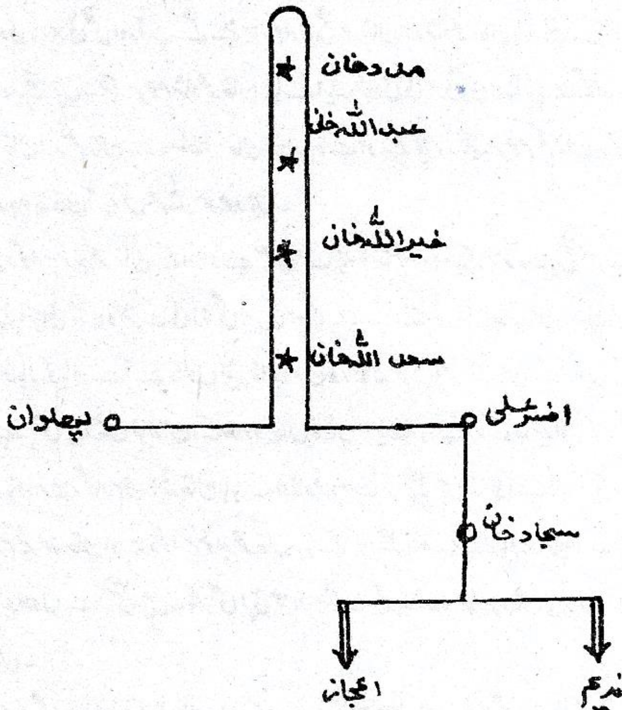
آپ بزرگوارم کے تینوں بیٹوں کے اولاد سے متعلق تفصیلات یکے بعد دیگرے عرض ہے۔

بزرگوارم مرحوم بابا خیر اللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا خیر اللہ خان نہایت شریف انسان تھے۔ آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم بابا سد اللہ خان تھے۔ اس طرح بزرگوارم مرحوم سد اللہ خان بابا نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے افسر خان اور پہلوان بابا تھے۔ پہلوان بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں جبکہ مرحوم افسر خان بابا کے واحد بیٹے سجاد خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم خیر اللہ خان بابا کے بیٹے بزرگوارم سد اللہ خان بابا انتہائی آرام طلب انسان تھے۔ محنت و مشقت کی بجائے آرام طلبی اور عیش و عشرت کی زندگی اختیار کئے ہوئے تھے۔ جس کے نتیجے میں اپنی جائیداد کا اکثریتی حصہ ضائع کر چکے ہیں۔ بہر حال اللہ مالک ہے۔ اس خاندان میں سجاد خان نے کراچی جا کر کاروبار شروع کیا خوب محنت مشقت کی، پیسے کمائے اور آج کل کچھ نہ کچھ جائیداد خرید چکے ہیں اور خوب باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا خیر اللہ خان اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا خیراللہ خان کپور خیل



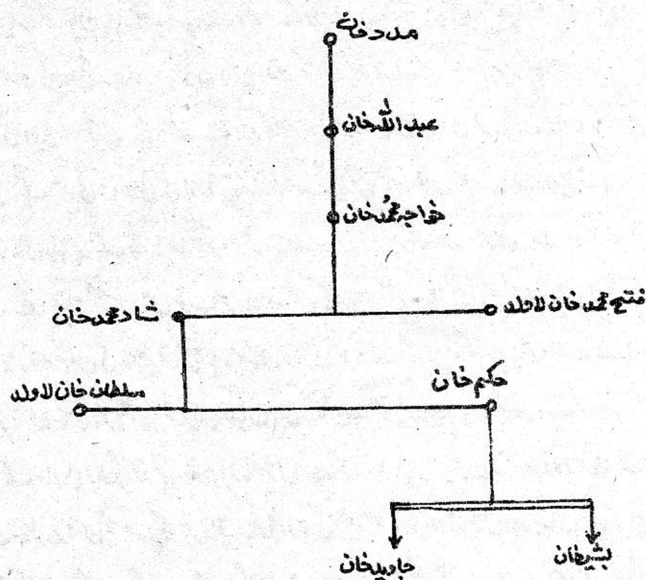
بزرگوارم مرحوم بابا خواجہ محمد خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا خواجہ محمد خان بزرگوارم عبداللہ خان بابا کے دوسرے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ کے بیٹے بزرگوارم فتح محمد خان اور شاد محمد خان بابا تھے۔فتح محمد خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔جبکہ مرحوم شاد محمد خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے سلطان خان اور حکم خان تھے۔سلطان خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔جبکہ مرحوم حکم خان کے دو بیٹے بشیر خان اور جاوید خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

یہاں بزرگوارم خواجہ محمد خان کے اولاد سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ وہ یہ کہ بزرگوارم فتح محمد خان اور شاد محمد خان نے انتہائی عیش وعشرت کی زندگی بسر کی ہوئی ہے اپنے حصے کی تمام جائیداد فروخت کر چکے ہیں۔ گاؤں گڑیالہ کو باہر سے آنے والوں بقیہ خاندانوں کو مالکانہ حقوق اس خاندان کے لوگوں کی وجہ سے ملی ہوئی ہے۔یعنی کپور خیل خاندان کے علاوہ یہاں گاؤں گڑیالہ میں جتنے لوگ جائیداد کے مالک بن چکے ہیں۔زیادہ تر بزرگوارم عبداللہ خان بابا کے اولاد فروخت کر چکے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آج کل ہم میں بزرگوارم خیر اللہ خان اور بزرگوارم خواجہ محمد خان بابا کے کپور خیل ہونے کے باوجود بیچارے باپ داداؤں کی جائیداداوں سے مستثنٰی ہیں۔پھر بھی اپنی محنت مشقت کی بدولت معاشرہ میں باعزت زندگیاں گزار رہے ہیں۔

یہ ہوئے بزرگوارم مرحوم خواجہ محمد خان بابا کے اولاد سے متعلق معلومات۔نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ اولاد بابا خواجہ محمد خان کپور خیل



بزرگوارم مرحوم بابا شیر دل خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا شیر دل خان بزرگوارم عبداللہ خان بابا کے تیسرے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم انتہائی محنتی اور نیک چلن آدمی تھے۔آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ کے دو بیٹے خانان خان بابا اور حیات محمد خان بابا تھے۔آپ بزرگوارم کے دونوں بیٹے نہایت سنجیدہ شخصیات تھے۔اپنی جائیدادوں کی حفاظت کی ہوئی ہے اور انتہائی پُر امن وقت گزار چکے ہیں۔ بزرگوارم مرحوم خانان خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی اور آپ کے واحد بیٹے بزرگوارم سرفراز خان تھے۔اسی طرح بزرگوارم مرحوم سرفراز خان نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ کے واحد بیٹے گل حسن خان ہم میں موجود ہیں۔ یہاں بزرگوارم سرفراز خان بابا پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ سرفراز خان انتہائی مہمان نواز اور خوش اخلاق انسان تھے۔تھانہ تحصیل میں خوب عزت حاصل تھی۔ جو بھی سرکاری اہلکار گاؤں گڑیالہ تشریف فرماتے آپ بزرگوارم ان کی خاطر تواضع اور مہمان نوازی کرتے۔آپ بزرگوارم کے وفات کے بعد آپ کے بیٹے گل حسن خان میں بھی یہ خوبیاں نمایاں ہیں۔لیکن بدقسمتی سے دیرینہ دشمنیوں کے گرداب میں پھنس کر آج تک ساری زندگی قدم بہ قدم آزمائشوں سے گزر رہی ہیں۔ بچپن کے علاوہ زندگی کے صرف پانچ سات سال پُر امن گزار چکے ہیں بقیہ ساری زندگی کبھی معزوری، کبھی جیل اور یہاں تک کہ پھانسی گھاٹ میں بھی کئی سال گزار چکے ہیں۔گاؤں گڑیالہ میں جو موجودہ دُشمنی چل رہی ہے۔اسی میں بھی گل حسن خان ملوث ہو چکے ہیں اور تقریباً ایک سال سے پابند سلاسل ہے جیسا کہ ذکر کر چکا ہوں۔ کہ گل حسن نے زندگی کے صرف پانچ سات سال امن کے گزارے۔اسی دوران یونین کونسل کی سطح پر سیاست میں حصہ لے کر کامیاب ہوئے اور یونین کونسل کے چیئر مین ہونے کا شرف حاصل کیا۔آگے اللہ جانے کہ کیا ہوگا۔ یہ

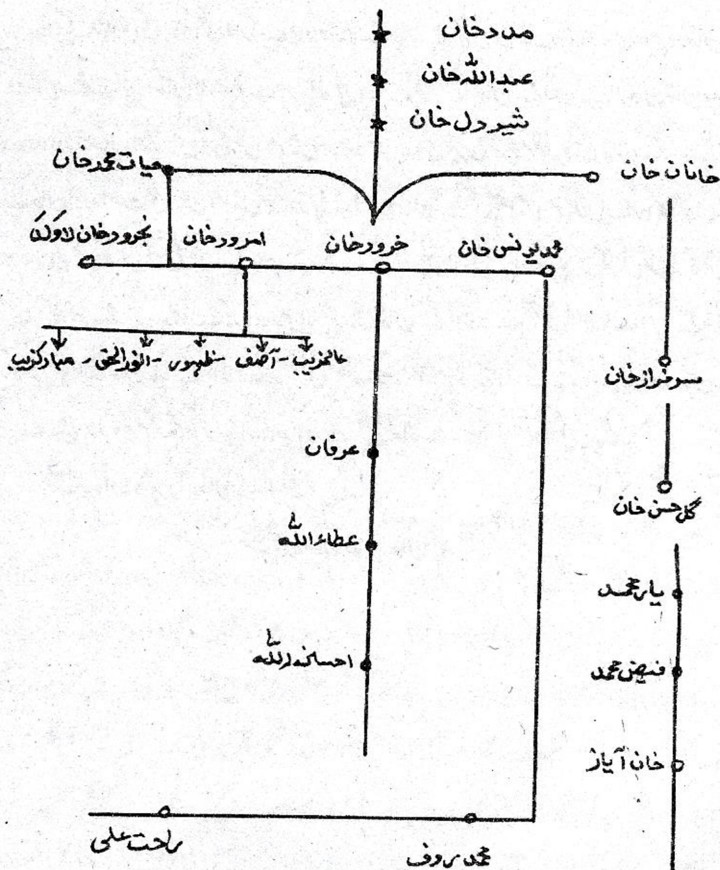
ہوئے بزرگوارم سرفراز خان اور گل حسن خان کے زندگی سے متعلق تھوڑے بہت معلومات۔واضح رہے کہ گل حسن خان کے تین بیٹے یار محمد، فیض محمد اور خان آیاز ہم میں موجود ہیں۔

آیئے مرحوم بابا حیات محمد خان کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔وہ اس طرح کہ بزرگوارم حیات محمد خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے محمد یونس خان، خردد خان، امرود خان اور بخر ود خان تھے۔بخر ود خان لاولد فوت ہو چکے ہیں جبکہ مرحوم خردد خان کے تین بیٹے عرفان خان، عطاء اللہ خان اور احسان اللہ خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح مرحوم محمد یونس خان کے دو بیٹے محمد رؤف خان اور راحت علی خان ہم میں موجود ہیں۔امرود خان آج کل ہم میں موجود ہیں ان بھائیوں میں خردد خان یونین کونسل کی سطح تک سیاست میں حصہ لے چکے ہیں اور ایک بار ممبر یونین کونسل گڑیالہ کا شرف حاصل کئے ہوئے ہیں یہ ہوئے بزرگوارم بابا شیر دل خان کے اولاد سے متعلق معلومات اس کے ساتھ بزرگوارم عبد اللہ خان بابا کے اولاد سے متعلق معلومات اختتام کو پہنچے آگے بزرگوارم بابا مدد خان کے تیسرے بیٹے بزرگوارم کریم خان بابا کے اولاد سے متعلق حالات سے آگاہی دلائیں گے۔

نقشہ شجرہ اولاد شیر دِل خان بابا ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا شیر خان کپور خیل

نقشہ شجرہ اولاد بابا شیردل خان کپور خیل



بزرگوارم مرحوم بابا کریم خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرِگوارم بابا کریم خان بزرگوارم بابا مدد خان کے تیسرے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم انتہائی شریف اور امن پسند انسان تھے۔ساتھ ساتھ خوب محنت مشقت کر کے گاؤں گڑیالہ کی آبادکاری میں بھرپور حصہ لے چکے ہیں۔آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم زمرد خان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم زمرد خان بابا نے تین شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے چھ بیٹے تھے زوجہ اول سے تین بیٹے بزرگوارم امیر خان، نواب خان اور لطاب خان بابا تھے۔جبکہ زوجہ دوم سے آپ بزرگوارم کے دو بیٹے بزرگوارم عباس خان اور خواص خان بابا تھے۔زوجہ سوم سے بزرگوارم زمرد خان بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم میر غزن خان بابا تھے۔آیئے پہلے زوجہ اول سے بزرگوارم زمرد خان کے تین بیٹوں اور ان کے اولاد سے متعلق تفصیلات سے آگاہی دلاؤں زوجہ اول سے زمرد خان بابا کے بڑے بیٹے بزرگوارم مرحوم امیر خان بابا تھے۔انگریزوں کے زمانے میں فوج میں بھرتی ہوکر اپنے قابلیت اور حسن کارکردگی کی وجہ سے صوبیدار کے عہدے تک پہنچ گئے۔آپ بزرگوارم انتہائی چست و چالاک اور بارُعب شخص تھے۔انگریزوں نے آپ بزرگوارم کو خان بہادری کی اعزاز دی ہوئی تھی اور ساتھ ساتھ آپ بزرگوارم کو گاؤں گڑیالہ میں چھوٹے چھوٹے مسئلوں کے فیصلوں کو کرنے کے اختیارات دیئے گئے تھے۔ آپ بزرگوارم جس شخص کو مجرم قرار دے دیتے تو سرکاری اہلکار آپ بزرگوارم کی بات مانتے اور اس شخص کو مناسب سزا دیا کرتے تھے۔یہ ہوئے بزرگوارم امیر خان بابا سے متعلق تھوڑے بہت معلومات آیئے امیر خان بابا کے اولاد سے متعلق تفصیل بیان کریں۔ بابا امیر خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم اول خان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم بابا اول خان بھی اپنے باپ کی طرح

نہایت ہوشیار اور قابل آدمی تھے۔آپ نے اپنے باپ کی نقش قدم پر چلتے ہوئے خوب محنت مشقت کی
اور آپ بزرگواران کی محنتوں کے نتیجے میں بزرگوارم بابا کریم خان کے اولاد میں اول خان بابا کے خاندان
والوں کا جائیداد سب سے زیادہ ہے۔ بزرگوارم بابا اول خان نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ
بزرگوارم کے چار بیٹے تھے۔زوجہ اول سے مبارس خان جبکہ زوجہ دوم سے اکبر خان، امیر جعفر خان اور امیر
بہادر خان پیدا ہوئے ان بھائیوں میں حاجی امیر جعفر خان اور حاجی امیر بہادر خان ہم میں موجود ہیں
یہاں اول خان بابا کے بیٹوں میں مبارس خان سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ مرحوم
مبارس خان انگریزوں کی حکومت میں فوجی ملازم رہ چکے ہیں۔علاوہ ازیں آپ کے زندگی کا سب سے بڑا
کارنامہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ آپ کا تعلق زمیندار خاندان سے تھا۔ پھر بھی آپ نے اپنے تین بیٹوں
سبز علی خان، محمد علی خان اور آیاز علی خان کی ایسی تربیت کی۔ کہ انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کئے۔سبز علی خان
کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کر کے آج کل امریکہ میں بڑا افسر ہے۔محمد علی خان لیکچرار بن گئے جبکہ آیاز علی
خان بنک منیجر کے عہدے پر فائز ہیں یہ ہوئے بابا زمرد خان کے زوجہ اول سے بڑے بیٹے امیر خان بابا
کے اولاد سے متعلق معلومات آگے بابا زمرد خان کے دوسرے بیٹے نواب خان بابا کا حال سنیئے۔ بزرگوارم
مرحوم بابا نواب خان نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں۔اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے عصر خان اور نصیر خان
تھے۔زوجہ اول سے آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے مرحوم عصر خان بابا تھے۔جنہوں نے ایک شادی کی ہوئی
تھی۔اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے ممتاز خان، مراد خان اور شاد خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ
نصیر خان کے واحد بیٹے انور خان ہیں۔ جو کہ زندہ ہیں اور گڑھی کپورہ میں رہائش پذیر ہیں۔زوجہ اول سے
بزرگوارم زمرد خان بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم لطاب خان بابا تھے جو کہ لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ یہ
ہوئے زوجہ اول سے بزرگوارم زمرد خان بابا کے تین بیٹوں اور ان کے اولاد سے متعلق معلومات۔آیئے
زوجہ دوم سے زمرد خان بابا کے اولاد سے متعلق آگاہی دلائیں۔زوجہ دوم سے زمرد خان بابا کے دو بیٹے
بزرگوارم عباس خان اور خواص خان بابا تھے۔ پہلے مرحوم عباس خان بابا کے اولاد سے متعلق تفصیل کچھ اس

طرح ہے کہ عباس خان بابا نے دوشادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے تھے زوجہ اول سے شاہ مدار خان، جانس خان، قلندر خان اور افضلا خان تھے۔ جبکہ زوجہ دوم سے آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے وفادار خان بابا تھے۔ پہلے زوجہ اول سے بزرگوارم عباس خان بابا کے اولاد کی تفصیل وہ یہ کہ مرحوم شاہ مدار خان نے دوشادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے تھے زوجہ اول سے بنارس خان جبکہ زوجہ دوم سے خان صاحب خان اور خان غالب خان تھے۔ بنارس خان مرحوم کے واحد بیٹے فضل حیات آج کل ہم میں موجود ہیں جو کہ بمبئی میں اپنے والدہ کے گھر مقیم ہیں۔ خان صاحب خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم خان غالب خان کے تین بیٹے زاہد، ذوالفقار اور افتخار ہم میں موجود ہیں۔ زوجہ اول سے عباس خان بابا کے دوسرے بیٹے مرحوم جانس خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے بہادر شیر خان، دولت خان اور امیر بہادر خان تھے بہادر شیر خان اور دولت خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ امیر بہادر خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ زوجہ اول سے بزرگوارم عباس خان کے بقیہ دونوں بیٹے قلندر خان اور افضلا خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔

زوجہ دوم سے عباس خان بابا کے واحد بیٹے وفادار خان تھے۔ وفادار خان نے دوشادیاں کی ہوئی تھیں۔ مگر قسمت میں صرف ایک بیٹے شوکت خان تھے۔ جو کہ فوت ہو چکے ہیں البتہ شوکت خان کے واحد بیٹے اختر علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا عباس خان کے اولاد سے متعلق معلومات آیئے بابا زمرد خان کے زوجہ دوم سے دوسرے بیٹے بابا خواص خان کے اولاد سے متعلق معلومات سے آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم مرحوم خواص خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے عبد الرحمٰن خان، محمد جان خان اور حق نواز خان بابا تھے۔ عبدالرحمٰن خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم محمد جان خان کے چار بیٹے عاشق علی خان، صادق علی خان، فرمان علی خان اور امجد علی تھے۔ اسی طرح مرحوم حق نواز خان کے واحد بیٹے رب نواز خان آج کل ہم میں موجود ہیں یہاں خواص خان بابا کے بیٹوں میں بزرگوارم مرحوم محمد جان خان بابا پر تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ آپ بزرگوارم انتہائی پرہیز گار انسان تھے۔ اپنی

زندگی کا ہر لحہ محنت و مشقت اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزار چکے ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے میں بروز جمعہ قبل از نماز جمعہ غسل کی اور مسجد میں تلاوت کلام پاک فرمارہے تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران مسجد میں وفات پائی۔ اس حالت میں آپ بزرگوارم کی وفات کا سن کر گاؤں گڑیالہ اور علاقے کے عوام اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے اس جیسے موت کی دُعائیں مانگنے لگے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب کریں۔ یہ ہوئے زوجہ دوم سے بزرگوارم زمرد خان بابا کے دو بیٹوں کے اولاد سے متعلق معلومات آگے زوجہ سوم سے زمرد خان بابا کے اولاد کا حال سنیئے۔ وہ کچھ اس طرح کہ زوجہ سوم سے زمرد خان بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم میر غزن خان بابا تھے۔ مرحوم میر غزن خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ کے واحد بیٹے نواز خان تھے۔ جو کہ لاولد وفات ہو چکے ہیں یہاں بابا میر غزن خان پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ بزرگوارم بابا میر غزن خان انتہائی آرام طلب انسان تھے۔ شاہانہ زندگی گزار چکے ہیں یہاں تک مشہور ہے کہ آپ اپنے گھوڑوں کو پراٹے کھلایا کرتے تھے۔ اس آرام طلبی اور عیش وعشرت کی زندگی گزارنے کے باعث اپنی تمام جائیداد سے ہاتھ دھو بیٹھے اور آج تک آپ کے جائیداد پر گاؤں گڑیالہ کو باہر سے آنے والے خاندانوں کے لوگ مزے اُڑا رہے ہیں یہ ہوئے بابا کریم خان اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق تفصیلی معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں حاجی مبارس خان، حاجی اکبر خان، انور خان، خان غالب خان، صادق علی، امجد علی اور ظافر علی ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم حاجی مبارس خان کے تین بیٹوں سے متعلق کتاب میں درج ہے اور ہم میں موجود ہیں اسی طرح مرحوم حاجی اکبر خان کے چار بیٹے فضل اکبر خان، حاجی محمد خان، مقصود خان اور زبیر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ واضح رہے کہ فضل اکبر خان اسٹیٹ لائف انشورنس میں ریجنل منیجر ہے۔ مرحوم انور خان

مرحوم خان غالب خان کے تین بیٹے زاہد خان، ذوالفقار خان اور افتخار خان آج کل ہم میں موجود ہیں

مرحوم صادق علی خان کے واحد بیٹے یحییٰ خان جبکہ مرحوم امجد علی کے تین بیٹے بہار علی، رخسار علی اور وہاب علی ہم میں موجود ہیں جبکہ ظافر علی ولد فرمان علی لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ یہاں اس خاندان میں بزرگوارم مرحوم جانس خان بابا کے بیٹوں میں ایک بیٹے بہادر شیر پر مختصر تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ بہادر شیر بچپن میں لاپتہ ہو چکے تھے۔ اور تقریباً تیس پینتیس سال تک لاپتہ تھے۔ آخر میں اچانک لندن سے بمع بیوی بچوں کے گاؤں گڑیالہ تشریف فرما ہوئے۔ رسالپور میں رہائشی مکان بنا چکا ہے۔ اور بمع چھ جوان بیٹوں نعیم شیر، امین شیر، کرم شیر، محمد شیر، سبحان شیر اور سیف اللہ کے لندن میں مقیم ہے اور کبھی کبھی آیا کرتے ہیں۔ اسی طرح بہادر شیر کے دوسرے بھائی دولت خان نے بھی ضلع نوشہرہ کے گاؤں بارہ بانڈہ میں مکان بنایا ہوا ہے اور اپنے چار جوان بیٹوں فضل شیر، قاسم خان، امانت خان اور گل شیر کے وہی مقیم ہے۔

امیرخان
نواب خان
لعل جان لاولد
ہدرخان
کریم خان
مردخان
عباس خان
خواص خان
میرغزن خان
نوازخان لاعلم
عصرخان
محمد ایوب خان
مرادخان
نثار خان
نصیرخان
انوخان
اول خان
مبارک خان
اکبر خان
امیر جعفرخان
امیر بہادرخان
سبز علی
محمد علی
نیاز علی
فضل اکبر
حاجی محمد خان
مقصود خان
زاہد خان
شاہ مرادخان ، جانس خان ، تلندرخان لاولد
افضل خان لاولد
بہادر شیر خان
امیر بہادر لاولد
دولت خان
اختر علی
شوکت خان
مرادارخان
عبدالرحمان لاولد
محمد جان خان
حق نوازخان
رب نواز
بنارس خان ، رخان صاحب لاولد ، خان غالب
فضل حیات
زاہد
ذوالفقار
افتخار
عاشق علی ،
صادق علی
یحییٰ خان
فرمان علی
امجد علی
بہار علی
رخسار علی
وہاب علی

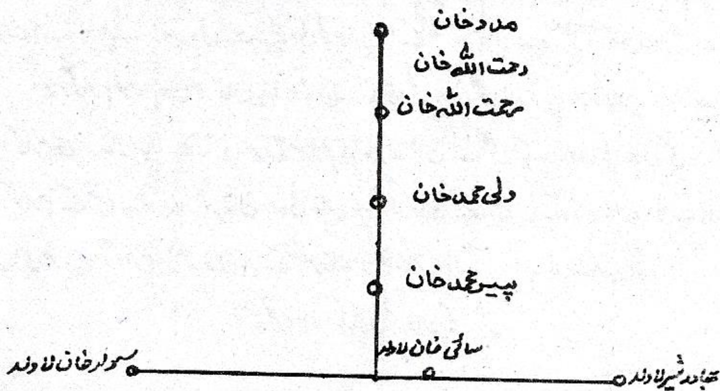
بزرگوارم مرحوم بابا رحمت اللہ خان کپورخیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا رحمت اللہ خان بزرگوارم بابا مدد خان کے چوتھے بیٹے تھے آپ بزرگوارم اپنی زندگی نہایت سادگی اور محنت و مشقت کر کے گزار چکے ہیں۔آپ بزرگوارم کو گاؤں گڑیالہ بالا کی جائیداد حصے میں دی گئی اور آپ بزرگوارم گڑیالہ بالا ہی میں قیام پذیر ہوئے۔آپ بزرگوارم نے تین شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے تھے۔زوجہ اول سے دو بیٹے ولی محمد خان اور فقیر خان بابا تھے۔زوجہ دوم سے فرد اللہ خان بابا جبکہ زوجہ سوم سے بزرگوارم وزیر خان بابا تھے۔آیئے آپ صاحبان کو بزرگوارم رحمت اللہ خان بابا کے زوجہ اول سے بیٹے ولی محمد خان بابا کے مختصر خاندان سے متعلق آگاہی دلائیں۔

بزرگوارم مرحوم ولی محمد خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم پیر محمد خان بابا تھے۔اسی طرح مرحوم بابا پیر محمد خان نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے بہادر شیر خان، سائی خان اور سوار خان تھے۔تینوں کے تین لاولد وفات ہو چکے ہیں اسی طرح بزرگوارم ولی محمد خان بابا کے مختصر خاندان کا خاتمہ ہوا۔شجرہ نسب ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا ولی محمد خان کپورخیل

نقشہ شجرہ اولاد بابا ولی محمد خان کپور خیل



بزرگوارم مرحوم فقیر خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا فقیر خان بزرگوارم بابا رحمت اللہ خان کے زوجہ اول سے دوسرے بیٹے تھے۔ اد
بزرگوارم کے دو بیٹے بزرگوارم حکمت خان اور میر محمد خان بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم بابا حکمت خان نے
ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ کے واحد بیٹے میرا خان بابا تھے۔ اسی طرح مرحوم میرا خان بابا نے ایک
شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے حمد علی خان، ہاشم علی خان اور اجمل خان آج کل ہم میں
موجود ہیں۔ بزرگوارم بابا فقیر خان کے دوسرے بیٹے میر محمد خان بابا تھے۔ مرحوم میر محمد خان نے دو شادیاں
کی ہوئی تھیں۔ اور آپ بزرگوارم کے چھ بیٹے تھے۔ زوجہ اول سے چار بیٹے بزرگوارم کرم خان، عمر خان،
میر زمان خان اور مکرم خان بابا تھے۔ جبکہ زوجہ دوم سے دو بیٹے بزرگوارم نعمت خان اور بزرگوارم محمد خان بابا
تھے۔

زوجہ اول کے چار بیٹوں میں سے دو بیٹے میر زمان خان اور مکرم خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم
کرم خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے بزرگوارم شیرین خان اور محبت
خان بابا تھے۔ مرحوم شیرین خان کے دو بیٹے نعیم خان اور شیر علی خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح
بزرگوارم مرحوم محبت خان بابا نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے سرزمین
خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

میر محمد خان بابا کے زوجہ اول سے دوسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم عمر خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور
آپ بزرگوارم کے دو بیٹے اجمیر خان اور جمشید خان تھے۔ مرحوم اجمیر خان کی نارینہ اولاد نہیں تھی۔ البتہ
مرحوم جمشید خان کے واحد بیٹے ماہر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں مرحوم اجمیر خان بابا سے متعلق

ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کتاب کے لئے معلومات حاصل کرنے کے وقت بزرگوارم انتہائی ضعیف ہو چکے تھے۔ بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے گھر سے باہر نکلنے کی طاقت نہیں تھی۔ بزرگوارم فقیر خان بابا کے اولاد سے متعلق معلومات کی حصولی میں میرے مسائل حل کیے۔ خود میں آپ بزرگوارم کے گھر گیا۔ بیمار پُرسی بھی کی۔ اور ساتھ ساتھ بزرگوارم بابا فقیر خان کے اولاد سے متعلق معلومات حاصل کئے واضح رہے کہ اگر اجمیر بابا نہ ہوتا تو بزرگوارم بابا فقیر خان کے اولاد سے متعلق میں شکوک وشبہات کا شکار تھا۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا میر محمد خان کے زوجہ اول سے چار بیٹوں کے اولاد سے متعلق معلومات۔ آگے مرحوم بابا میر محمد خان کے زوجہ دوم سے دو بیٹوں مرحوم نعمت خان بابا اور مرحوم محمد خان کے اولاد سے متعلق معلومات تحریر خدمت ہیں۔ بزرگوارم بابا محمد خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ آپ بزرگوارم کئی سال تک بحیثیت ملک اپنے فرائض انجام دے چکے ہیں۔

اس طرح بزرگوارم نعمت خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے لیاس خان اور دیار خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

یہ ہوئے بزرگوارم بابا فقیر خان اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق معلومات۔

نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: اس کتاب کے پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں ہاشم علی خان، نعیم خان، اجمیر خان ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم اجمیر خان بابا کی نارینہ اولاد نہیں تھی۔ مرحوم نعیم خان کے چار بیٹے اسماعیل، نظار، ابراہیم، اسرار آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم ہاشم علی خان کے بیٹوں میں اسد علی لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ راج ولی خان، تاج علی خان، محب خان اور منصب علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا فقیر خان کپور خیل

مدد خان

رحمت اللہ خان

فقیر خان

میر محمد خان — حکمت خان

میرا خان

اجمل خان — ہاشم علی خان — محمد علی خان

اسد علی — راج ولی — تاج علی — محب خان — منصب علی

کرم خان — عمر خان — میر زمان خان (لاولد) — مکرم خان (لاولد) — نعمت خان — محمد خان (لاولد)

اجمیر خان — جمشید خان

ماہر خان

شیرین خان — معیب خان

سرزمین خان

لیاس خان — دیار خان

نعیم خان — شیر علی خان

اسماعیل — نظار — ابراہیم — اسرار

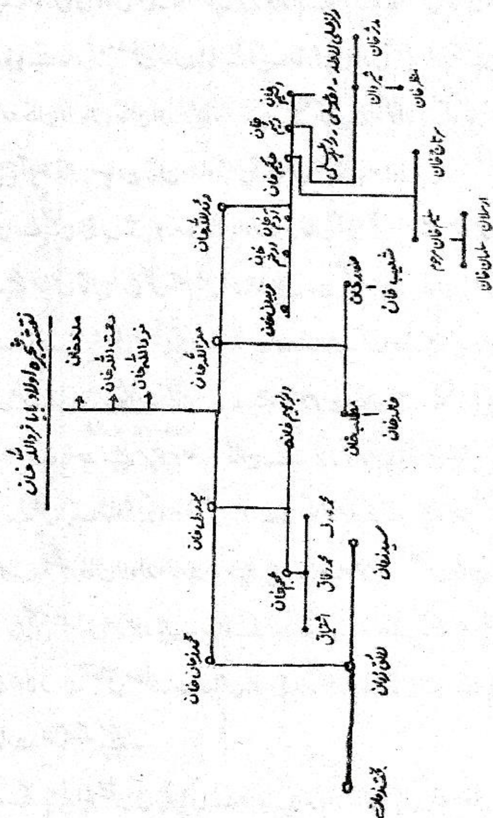
بزرگوارم مرحوم بابا فرداللہ خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا فرداللہ خان بزرگوارم بابا رحمت اللہ خان کے زوجہ دوم سے واحد بیٹے تھے۔ بزرگوارم بابا فرداللہ خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے بابا رید اللہ خان، معزاللہ خان، پوردل خان اور محمد زمان خان تھے۔ مرحوم رید اللہ خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے چھ بیٹے اسیم خان، رئیم خان، حکیم خان، آدم خان، روشم خان اور فریدون خان تھے۔ بزرگوارم رید اللہ خان بابا کے چھ بیٹوں میں سے صرف ایک اسیم خان فوت ہو چکے ہیں۔ بقیہ پانچ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم اسیم خان کے تین بیٹوں راہد علی، احد علی، راز علی میں سے راز علی پہلے وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ بقیہ دو بیٹے آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم فرداللہ خان بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم معز اللہ خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے صفدر خان اور مطلب خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم صفدر خان کا بیٹا شعیب خان اور مطلب خان کا بیٹا خالد خان ہم میں موجود ہیں۔ فرداللہ خان بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم پوردل خان بابا تھے۔ جنہوں نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ آپ بزرگوارم کے دو بیٹے ابراہیم خان اور عجم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بابا فرداللہ خان کے چوتھے بیٹے مرحوم محمد زمان خان نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے سیدزمان، لائق زمان اور بخت زمان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بابا فرداللہ خان کے چار بیٹوں اور ان کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران رئیم خان، حکیم خان، صفدر خان، عجم خان ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ رئیم خان کے دو بیٹوں میں مدثر خان ہم میں موجود ہیں

جبکہ مرحوم شیر اوان کے واحد بیٹے منظر خان ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم حکیم خان کے دو بیٹوں میں سرتاج خان ہم میں موجود ہیں جبکہ مرحوم سلیم خان کے دو بیٹے سلمان خان اور ارسلان ہم میں موجود ہیں اسی طرح مرحوم صفدر خان کے واحد بیٹے شعیب خان اور مرحوم نجم خان کے تین بیٹے محمد عارف، محمد رفاق اور اشتیاق ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا فرداللہ خان کپورخیل



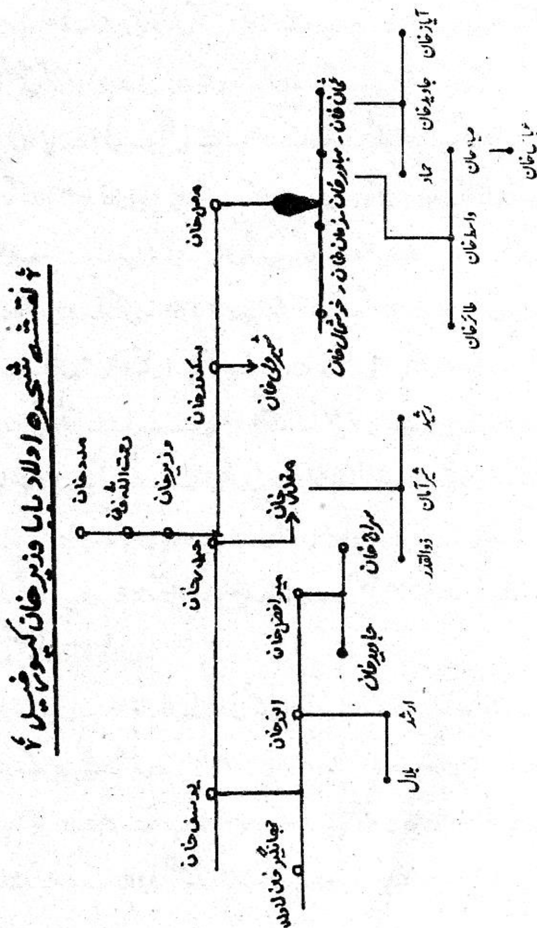
بزرگوارم مرحوم بابا وزیر خان کپور خیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا وزیر خان بزرگوارم رحمت اللہ خان بابا کے زوجہ سوم سے واحد بیٹے تھے۔ آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے مصل خان، سکندر خان، حیدر خان اور یوسف خان بابا تھے۔ مرحوم مصل خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے عثمان خان، بہادر خان، زمان خان اور خوشحال خان تھے۔ آپ بزرگوارم کے چار بیٹوں میں مرحوم عثمان خان کے تین بیٹے آیاز خان، جاوید خان، حماد خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

مرحوم بہادر خان کے تین بیٹوں میں ورسط خان اور طائر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم صیاد خان کے واحد بیٹے عباس خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم وزیر خان بابا کے دوسرے بیٹے مرحوم سکندر خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے شیر ولی خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اس طرح بابا وزیر خان کے تیسرے بیٹے مرحوم حیدر خان بابا نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے مرحوم مقدر خان تھے۔ بزرگوارم بابا وزیر خان کے چوتھے بیٹے مرحوم یوسف خان بابا نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی۔ آپ بزرگوارم کے تین بیٹے میر افضل خان، انور خان اور جہانگیر خان تھے۔ جہانگیر خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم میر افضل خان کے دو بیٹے سراج خان اور جاوید خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا مدد خان کے چوتھے بیٹے بزرگوارم رحمت اللہ خان بابا کے اولاد سے متعلق معلومات۔ اس طرح بزرگوارم مدد خان بابا کے چاروں بیٹوں کے اولاد سے متعلق معلومات اختتام کو پہنچے۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں مقدر خان اور انور خان ہم میں

موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم مقدر خان کے تین بیٹے رشید خان، شیر آمان اور ذوالقدر آج کل ہم میں موجود ہیں جب کہ مرحوم انور خان کے دو بیٹے ارشد خان اور بلال ہم میں موجود ہیں۔



بزرگوارم مرحوم بابا لطیف خان کپورخیل اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا لطیف خان کپورخیل گڑھی کپورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ بزرگوارم کے والد بزرگوارم مستمان خان کا تعلق گڑھی کپورہ میں کپورخیل خاندان سے تھا۔ بابا لطیف خان چھوٹے تھے کہ آپ کے والد بزرگوارم اس دنیائے فانی سے چل بسے۔ والد کے وفات کے بعد آپ کی والدہ محترمہ جو کہ گاؤں گڑیالہ میں بزرگوارم منصور خان بابا کپورخیل کے اولاد میں سے تھی۔ یہاں گاؤں گڑیالہ میں بمع اپنے چھوٹے بیٹے لطیف خان کے میکے آگئی۔ یہاں آپ کے والدہ محترمہ کو اپنے گاؤں میں بزرگوارم مرحوم اکبر خان بابا نے بطور پڑونے تقریباً 100 جریب زمین اور ایک گھر دے دیا۔ واضح رہے کہ پڑونے اس چادر کو کہا جاتا ہے۔ جس میں عورتیں اپنے آپ کو سر سے لے کر پاؤں تک ڈھانپ کر بطور پردہ استعمال کرتی ہیں۔ یہ رواج پشتو کے زمانے سے چلا آرہا تھا۔ کہ اکثر شوہر اپنے بیویوں کو اور بھائی اپنے بہنوں کو بطور پڑونے جائیدادیں دیا کرتے تھے۔ اس طرح بزرگوارم بابا لطیف خان گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ واضح رہے کہ بزرگوارم لطیف خان بابا کے اولاد کی گڑھی کپورہ میں جائیدادیں تھیں۔ جو کہ اکثر یہ لوگ فروخت کر چکے ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا لطیف خان سے متعلق معلومات۔ آیئے آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق تفصیل بتاتا چلوں۔

بزرگوارم بابا لطیف خان نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے آٹھ بیٹے تھے۔ زوجہ اول سے آپ بزرگوارم کے چھ بیٹے واصل خان، جعفر خان، ناصر خان، فردوس خان، تاج محمد خان اور بزرگوارم قیصر خان تھے۔ جبکہ زوجہ دوم سے آپ بزرگوارم کے دو بیٹے فوجون خان اور داؤد خان تھے۔ پہلے زوجہ اول سے آپ بزرگوارم کے اولاد کی تفصیل بتاتا چلوں۔ وہ یہ کہ بزرگوارم مرحوم واصل خان بابا نے ایک

شادی کی ہوئی تھی۔اورآپ بزرگوارم کے چار بیٹے امیر بہادر خان، شمشیر خان، میر نوش خان اور گوہر نوش خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

اسی طرح بزرگوارم مرحوم جعفر خان بابا نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی۔اورآپ بزرگوارم کے دو بیٹے علی بہادر خان اور امبارس خان تھے۔امبارس خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ مرحوم علی بہادر خان کے دو بیٹے فیاض خان اور طارق تھے۔فیاض آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ طارق خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔

زوجہ اول سے بزرگوارم لطیف خان بابا کے تیسرے بیٹے ناصر خان بابا تھے۔جوکہ لاولد وفات ہو چکے ہیں بزرگوارم مرحوم فردوس خان بابا زوجہ اول سے بابا لطیف خان کے چوتھے بیٹے تھے۔آپ بزرگوار نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ کے تین بیٹے عاقل خان، درویش خان اور فدا یونس خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح بزرگوارم مرحوم تاج محمد خان نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی۔اورآپ بزرگوارم کے چھ بیٹے دولت خان، شیر زمان، ستار خان، کمال خان، احمد علی اور شاہ زمان تھے۔ستار خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔جبکہ بقیہ پانچ بھائی آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم بابا لطیف خان کے زوجہ اول سے چھٹے بیٹے مرحوم قیصر خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔اورآپ بزرگوارم کے چار بیٹے گل شید خان، امریش خان، عصمت علی اور استعفار علی ہیں۔یہ ہوئے زوجہ اول سے بزروارم بابا لطیف خان کے چھ بیٹوں کے اولاد کی تفصیل آیئے زوجہ دوم سے آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق آگاہی دلائیں۔زوجہ دوم سے بزرگوارم لطیف خان بابا کے دو بیٹے فوجون خان بابا اور داؤد خان تھے۔مرحوم داؤد خان کے تین بیٹے حمید خان، پرویش خان اور قدیم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ مرحوم فوجون خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔اورآپ بزرگوارم کے تین بیٹے عبدالغفار خان، عبدالجبار خان اور نوار خان تھے۔عبد الغفار خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔جبکہ نوار خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح مرحوم عبدالجبار خان کے سات بیٹے فضل غفار، فضل امین، مختار خان، رائد علی، قیوم خان، عبداللہ جان اور نصر اللہ جان آج

کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا لطیف خان کے اولاد سے متعلق تفصیلی معلومات یہاں بزرگوارم لطیف خان بابا کے اولاد سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ بزرگوارم لطیف خان بابا کے اولاد انتہائی محنت کش لوگ ہیں۔ بزرگوارم داؤد خان انگریزوں کے فوج میں ملازم رہ چکے ہیں۔ علاوہ ازیں اس خاندان کے اکثر جوان فوجی ملازم رہ چکے ہیں۔ ان میں بعض پنشن لے چکے ہیں اور بعض حاضر ملازمتوں پر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بزرگوارم تاج محمد خان کے ایک بیٹے دولت خان اور بزرگوارم داؤد خان کے بیٹے حمید خان پاک فوج میں صوبیدار بن چکے ہیں۔ ساتھ ساتھ اس خاندان کے لوگ سول سرکاری ملازمتیں اور زمینداری میں بھی دلچسپی لے رہے ہیں اور خوب گزارہ چل رہا ہے یہ ہوئے بزرگوارم بابا لطیف خان کے اولاد سے متعلق معلومات۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں عاقل خان، گل شید خان، میر نوش خان اور داؤد خان ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم عاقل خان کے واحد بیٹے اعجاز خان ہم میں موجود ہیں جبکہ مرحوم گل شید خان کے تین بیٹے اویس خان، اوید خان اور عبید خان ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم میر نوش خان کے پانچ بیٹے رشید خان، فواد علی، منصف علی، فیض علی اور سوید علی ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم داؤد خان کے تین بیٹے حمید خان، پرویش خان اور قدیم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ اولاد بابا لطیف خان کپور خیل ۴

لطیف خان

واصل خان
جعفر خان
ناظر خان لاولد
فردوس خان
تاج محمد
پیکر خان
نوجہان خان
دلبر خان

حمید خان
پردیش خان
قدیم خان

عبدالغفار خان لاولد
عبدالجبار خان
نوار خان

1: عاقل خان
2: درویش خان
3: فدا یونس

اعجاز خان

امیر بہادر خان
شمشیر خان
میر نوش خان
گوہر نوش

علی بہادر خان
مبارک خان
فیاض خان — طارق خان لاولد

گل شیر
اہل شیر
عصمت علی
استغفار علی

اویس خان
روید خان
عبید خان

دولت خان
شیر زمان
سردار خان لاولد
کمال خان
احمد علی
شاہ زمان

فضل غفار
فضل امین
مختار
دانش علی
تیمور خان
عبداللہ جان
نصر اللہ جان

رشید خان
فواد علی
منصف علی
فیض علی
سوید علی

اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم بابا صحبت خان کے اولاد

اُتمان خیل خاندان کے کئی گھرانوں نے علاقہ باجوڑ اور علاقہ چارسدہ تنگی کے ملحقہ دیہاتوں، کوٹ، ٹوٹی وغیرہ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آ کر آباد ہوئے۔ اُتمان خیل خاندان کے لوگ انتہائی محنت کش، موقع شناس اور ہوشیار لوگ ہیں۔ ہر میدان میں سادگی کی آڑ لے کر انتہائی عقل مندی سے اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہیں اس خاندان کے لوگ یہی گُر اپنا چکے ہیں۔ اور آج تک اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انتہائی کامیاب ثابت ہوئے۔ واضح رہے کہ گاؤں گڑیالہ میں مالی اور افرادی قوت کے لحاظ سے کپور خیل خاندان کے بعد اُتمان خیل خاندان دوسرے نمبر پر آتی ہے۔ اُتمان خیل کے جتنے گھرانے گاؤں گڑیالہ میں آ کر آباد ہو چکے ہیں۔ ان میں بزرگوارم صحبت خان بابا کا گھرانہ کامیابی کے اعتبار سے سرفہرست ہے۔ بزرگوارم بابا صحبت خان انتہائی ہوشیار محنت کش اور خدمت گار انسان تھے۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہی آپ بزرگوارم نے زمینداری کا پیشہ اختیار کیا۔ خوب محنت مشقت شروع کی۔ ساتھ ساتھ کپور خیل خاندان سے اپنا ربط قائم رکھا۔ آپ بزرگوارم کی خدمت، اخلاص، خوش اخلاق اور دیانتداری کی بدولت آپ بزرگوارم کو کپور خیل خاندان میں بزرگوارم منصور خان بابا کپور خیل کے بیٹے بزرگوارم امین اللہ خان بابا کی قربت حاصل ہوئی۔ یہی قربت دھیرے دھیرے عروج پر پہنچ گئی اور آخرکار بزرگوارم امین اللہ خان بابا نے بزرگوارم صحبت خان بابا کی بیٹی سے شادی کرنے کی خواہش کی اور یہی وہ پہلا رشتہ تھا۔ جو کہ کپور خیل خاندان اور اُتمان خیل خاندان کے مابین طے ہوئی۔ اور یہی رشتہ اُتمان خیل خاندان کے لئے سود مند اور باعث عروج ثابت ہوا۔ ان ہی دنوں میں امین اللہ خان بابا ضعیف العمر ہو چکے تھے۔ ساتھ ساتھ اپنے بیٹوں کے ساتھ امین اللہ خان بابا

کے تعلقات قدرے کشیدہ تھے۔ جبکہ بزرگوارم صحبت خان بابا نے بمع اپنی بیٹی محترمہ کے بزرگوارم امین اللہ خان بابا کے آخری عمر میں انتہائی ایمان داری کے ساتھ خدمت کی جس پر بزرگوارم امین اللہ خان بابا نے بزرگوارم صحبت خان بابا کو بطور انعام اور اپنی بیوی محترمہ جو کہ صحبت خان بابا کی بیٹی تھی کو بطور جہیز پڑونی سینکڑوں جریب جائیداد دے دی۔ اس جائیداد پر آج تک بزرگوارم صحبت خان کے اولاد حرے کر رہے ہیں۔ معقول آمدنی شروع ہونے کی وجہ سے بزرگوارم صحبت خان بابا کے اولاد کو حصول تعلیم کے مواقع ملے۔ اسی طرح اُتمان خیل خاندان کے لوگوں میں بزرگوارم صحبت خان بابا کے اولاد کو نمایاں عزت و احترام نصیب ہوئی۔ واضح رہے کہ آج تک اُتمان خیل خاندان کے بقیہ گھرانوں کے لوگ غیر تعلیم یافتہ چلے آرہے ہیں۔ جبکہ بزرگوارم صحبت خان بابا کے اولاد میں تعلیم یافتہ لوگ گزر چکے ہیں۔ اور آج بھی موجود ہیں۔ جن کا ذکر آگے آئے گی یہ ہوئے اُتمان خیل خاندان اور بزرگوارم صحبت خان بابا سے متعلق کچھ معلومات آیئے بزرگوارم صحبت خان بابا کے اولاد سے متعلق تفصیلات سے آگاہی دلاؤں۔

بزرگوارم صحبت بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے بزرگوارم حکمت خان، شرابت خان اور دیار خان بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم حکمت خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے سوار خان تھے۔ بزرگوارم مرحوم سوار خان بابا کے پانچ بیٹے عبدالرحمٰن خان، دلاور خان، تاج محمد خان، یار محمد خان اور ولی محمد خان تھے۔ ان پانچ بھائیوں میں چار بھائی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم دلاور خان کے واحد بیٹے آیاز خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ بزرگوارم حکمت خان بابا کے اولاد میں ولی محمد خان انتہائی قابل نوجوان ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ ساتھ ساتھ پی ایم اے لانگ کورس کر کے آج کل پاک فوج میں بحیثیت میجر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ترقی کی مزید اُمیدیں وابستہ ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم صحبت خان بابا کے پہلے بیٹے حکمت خان بابا کے اولاد کی تفصیل۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم شرابت خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے نوار خان تھے اسی طرح بزرگوارم مرحوم نوار خان کے واحد بیٹے فضل الٰہی

خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم نوار خان نے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔ لیکن کسی قسم کی سرکاری ملازمت وغیرہ سے وابستہ نہ رہے۔ بزرگوارم صحبت خان بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم دیار خان بابا تھے۔ بزرگوارم دیار خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ کے تین بیٹے اجون خان، فوجون خان اور شیر خان تھے۔ فوجون خان مرحوم کے تین بیٹے اختر زیب، نظیر اختر اور فاروق سلطان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم اجون خان کے واحد بیٹے عبدالمتین خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم شیر خان کے دو بیٹے محمد امین اور فضل حق آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں دیار خان بابا پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ آپ بزرگوارم کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صحت عطا کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم ایک بارُعب انسان تھے۔ ساتھ ساتھ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے کر عوامی نیشنل پارٹی کے بانی عبدالغفار خان بابا کے قریبی ساتھی تھے۔ یہ ہوئے بزرگوارم صحبت خان بابا کے اولاد سے متعلق معلومات۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا صحبت خان اُتمان خیل

صحبت خان

حکمت خان
شرابت خان
دیار خان

سوار خان
نوار خان
اجون خان
نوجون خان
لشکر خان

عبدالرحمان خان
دلاور خان
تاج محمد خان
یار محمد خان
ولی محمد خان

اختر
آیاز خان

اورنگزیب
محمد زیب
امیر زیب
عبدالحمید

عبدالمتین خان
فضل الٰہی خان

اختر زیب
نظر اختر
فاروق سلطان

فضل حق
محمد امین

اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم بابا جان شاہ کے اولاد

اُتمان خیل خاندان میں اسی گھرانے کے بزرگوارم جان شاہ بابا گاؤں گڑیالہ میں آ کر آباد ہوئے۔ اس گھرانے کے لوگ آباؤ اجداد سے لے کر آج تک انتہائی محنت کش اور سخت لوگ چلے آرہے ہیں۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہی اس گھرانے کے لوگوں نے ذریعہ معاش کے لئے کوہِ کڑہ مار سے لگن رکھی۔ صبح سے لے کر شام تک اپنے وقت کا زیادہ تر حصہ کوہِ کڑہ مار میں مال مویشی چرانے اور ساتھ ساتھ ایندھن کاٹنے میں صرف کیا کرتے تھے۔ بہر حال بزرگوارم جان شاہ بابا اور آپ بزرگوارم کے بیٹوں نے ہمت، مستقل مزاجی اور سخت محنت و مشقت کر کے گاؤں گڑیالہ میں اپنے قدم جما لیے۔ مال مویشی پالنے کے ساتھ ساتھ زمینداری پر خصوصی توجہ دی۔ اسی طرح آمدنی میں اضافہ شروع ہوا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اقتصادی حالت بہتر ہوئی ساتھ ساتھ افرادی قوت بڑھ گئی۔ اسی طرح تھوڑی بہت زرعی اراضی خرید کر انتہائی سخت محنت مشقت کر کے اپنے ویران زمینوں کو زرخیز بنا کر قابل کاشت بنا دی۔ سادہ خوراک، سادہ لباس اور فضول خرچی سے گریز کر کے بچت کرتے رہے اور یہی طریقہ کار اور سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ان ہی محنتوں کی بدولت اُتمان خیل خاندان میں اس گھرانے کے لوگ کافی جائیداد کے مالک بن چکے ہیں۔ خوب عزت کے ساتھ گزر اوقات چل رہا ہے۔ ساتھ ساتھ گاؤں گڑیالہ میں ہونے والی سیاسی سرگرمیوں میں سبقت لینے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ ہوئے اُتمان خیل خاندان میں بزرگوارم جان شاہ بابا کے گھرانے سے متعلق کچھ معلومات آیئے جان شاہ بابا کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم جان شاہ بابا کے تین بیٹے بزرگوارم عمر خان، ہنر خان اور قدرے بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم عمر خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے میر دل خان، عضور خان، ابزر خان اور ابدار خان

تھے بزرگوارم مرحوم میر دل خان کے تین بیٹے شیر دین خان، میر دین خان، روشم خان میں میر دین خان لاولد وفات ہو چکا ہے۔ جبکہ شیر دین خان اور روشم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم عمر خان بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم عضور خان تھے۔ مرحوم عضور خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے آزر زمان، ابرار خان اور زڑور خان تھے۔ ابرار خان اور زڑور خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم آزر زمان کے تین بیٹے فرزند علی، عرب علی اور ولایت خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم عمر خان بابا کے تیسرے بیٹے مرحوم ابزر خان کے تین بیٹے امزر زمان، نیک منظر اور علی منظر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم عمر خان بابا کے چوتھے بیٹے مرحوم بابا ابدار خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم عمر خان بابا کے اولاد سے متعلق معلومات آیئے بزرگوارم مرحوم ہنر خان بابا کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔ بزرگوارم ہنر خان بابا کے تین بیٹے میر حسن، شمشیر خان اور سید حسن تھے۔ شمشیر خان اور سید حسن آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم سید حسن بابا کے دو بیٹے شیر اور حسین آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم جان شاہ بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم قدرے بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم قدرے بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم اصغر خان بابا تھے۔ جو کہ لاولد وفات ہو چکے ہیں۔

یہاں قدرے بابا سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے وہ یہ کہ قدرے بابا اپنے وقت کے ایک بے تعلیم شاعر تھے۔ جو کہ اخون کہلاتے تھے۔ ان کے بعض اشعار آج تک بولے جاتے ہیں۔ یہاں بزرگوارم قدرے بابا کے پشتو کا ایک شعر عرض ہے

ما قلدری سره چې خپله پیسه نه وه

خکه اوشڑم عمر، هنر دَ کوره

علاوہ ازیں اُتمان خیل خاندان کے اس گھرانے میں بزرگوارم مزید خان بابا کپور خیل نے شادی کر کے اس گھرانے کے ساتھ کپور خیل خاندان کی رشتہ داری شروع ہوئی۔ یہی رشتہ اُتمان خیل خاندان کے لئے

انتہائی سود مند ثابت ہوئی۔ اور اسی ہی رشتے کی وجہ سے اُتمان خیل خاندان کے اس گھرانے کے ساتھ کپور خیل خاندان کے مزید رشتے جڑ رہے ہیں۔ یہ ہوئے اُتمان خیل خاندان میں بزرگوار م جان شاہ بابا کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کے دوران اس خاندان میں شیر دین ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم شیر دین کے تین بیٹوں مسلم، مہر دین اور نصیر المعروف میں سے نصیر فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ بقیہ دونوں بھائی ہم میں موجود ہیں۔

اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم بابالال محمد کے اولاد

بزرگوارم لال محمد اُتمان خیل انتہائی محنت کش انسان تھے۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہی زمینداری شروع کی۔ آپ بزرگوارم کے دو بیٹے بزرگوارم عبیط خان بابا اور بزرگوارم عزت خان بابا تھے۔ بزرگوارم عبیط خان بابا کے چار بیٹے بزرگوارم میرا خان، تاج محمد، غنی اور زمان خان تھے۔ غنی لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ مرحوم میرا خان بابا کے تین بیٹے کریم داد، اسلم اور گل زادہ تھے۔ کریم داد ہم میں موجود ہیں۔ بقیہ دونوں لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ مرحوم تاج محمد کے چار بیٹے نجیم خان، طاؤس خان، یوسف خان اور میر سلم آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم زمان خان کے دو بیٹے مہر علی اور شیر علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم لال محمد بابا المعروف لالے بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم عزت خان بابا تھے۔ مرحوم عزت خان بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم طماش خان بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم طماش خان بابا کے تین بیٹوں میں عجم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ گجموت خان مرحوم کے دو بیٹے پرلیش خان اور امریش خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح باچا خان مرحوم کے واحد بیٹے پرویز خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم لال محمد بابا کے گھرانے کے لوگوں کا ذریعہ معاش آج تک زمینداری چلی آرہی ہے۔ اسی طرح ان کا گزر اوقات چل رہا ہے۔ یہ ہوئے بزرگوارم لال محمد بابا اُتمان خیل کے اولاد سے متعلق معلومات۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا لعل محمد اُتمان خیل

لعل محمد

عبید خان

میر لفان

تاج محمد

غنی لاولد

زمان خان

نجیم خان

یوسف خان

طاوس خان

میر سلم

میر علی

شیر علی

کریم ولد

اسلم خان لاولد

گل زادہ

عزت خان

طماش خان

عجم خان

گجموت خان

باچا خان

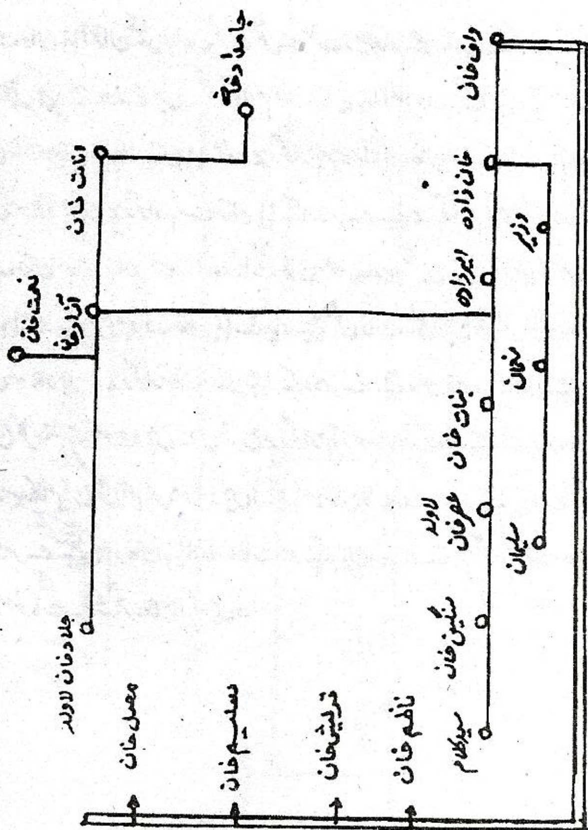
پرلیش خان

ارلیش خان

پرویز خان

اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم نعمت خان بابا کے اولاد

بزرگوارم نعمت خان بابا اُتمان خیل نہایت محنت کش اور سخت زمیندار تھے۔آپ بزرگوارم کے اولاد بھی آج تک یہی پیشہ اپنائے ہوئے ہیں۔ بزرگوارم نعمت خان بابا المعروف نعمتے بابا کے تین بیٹے بزرگوارم انات خان، آزادخان اور جلادخان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم انات خان بابا کے واحد بیٹے جامدار خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم نعمت خان بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم آزادخان بابا کے سات بیٹے واف خان، خان زادہ، امیر زادہ، بنات خان، عصر خان، سنگین خان اور سید کلام تھے۔ بزرگوارم آزادخان بابا کے بیٹے مرحوم واف خان بابا کے چار بیٹے مشل خان، سلیم خان، قریش خان اور ناظم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم آزادخان بابا کے دوسرے بیٹے خان زادہ کے تین بیٹے وزیر، نعمان اور سلیمان آج کل ہم میں موجود ہیں۔اس طرح بزرگوارم آزادخان کے چار بیٹے امیر زادہ، بنات خان، سنگین خان اور سید کلام آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ عصر خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم نعمت خان بابا کے تیسرے بیٹے جلادخان بابا لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم نعمت خان بابا کے اولاد سے متعلق معلومات۔نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔


نقشہ شجرہ اولاد نعمت خان
نعمت خان
جلاد خان لاولد
سلیم خان
ناظم خان
خان زادہ
وزیر
سلیمان

اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم رحمت خان بابا کے اولاد

بزرگوارم رحمت خان بابا اُتمان خیل اور آپ بزرگوارم کے اولاد آج تک زمیندار چلے آرہے ہیں۔اور اسی طرح ان کا گزراوقات چل رہا ہے۔

بزرگوارم رحمت خان بابا کے دو بیٹے بزرگوارم زادت خان اور زابط خان بابا تھے۔بزرگوارم زادت خان بابا کے دو بیٹے ہاشم خان اور پاشا بابا تھے۔پاشا بابا لاولد وفات ہو چکے ہیں۔بزرگوارم زابط خان بابا کے دو بیٹے بزرگوارم عظمت خان اور زرابت خان تھے۔بزرگوارم عظمت خان کے واحد بیٹے امبارس آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ بزرگوارم زرابت خان کے چار بیٹے میرابت، میر گوہر، علی گوہر اور اسد علی تھے۔میر گوہر، علی گوہر اور اسد علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ میرابت مرحوم کے دو بیٹے صیاد اور نیاز علی آج کل ہم میں موجود ہیں یہ ہوئے بزرگوارم رحمت خان بابا کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران ہاشم خان بابا ہم میں موجود تھے۔جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔جن کے واحد بیٹے میر ہاشم آج کل ہم میں موجود ہیں ساتھ ساتھ میر ہاشم کے تین بیٹے امجد، ظفر اور نہار ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد رحمت خان بابا اتمان خیلؒ

رحمت خان

نادت خان

نا بطہ خان

پاشا لالہ

ہاشم خان

زرابت خان

عظمت خان

میر ہاشم

راجد

مظفر

مہنار علی

میرابت

میر گوہر

علی گوہر

اشرف علی

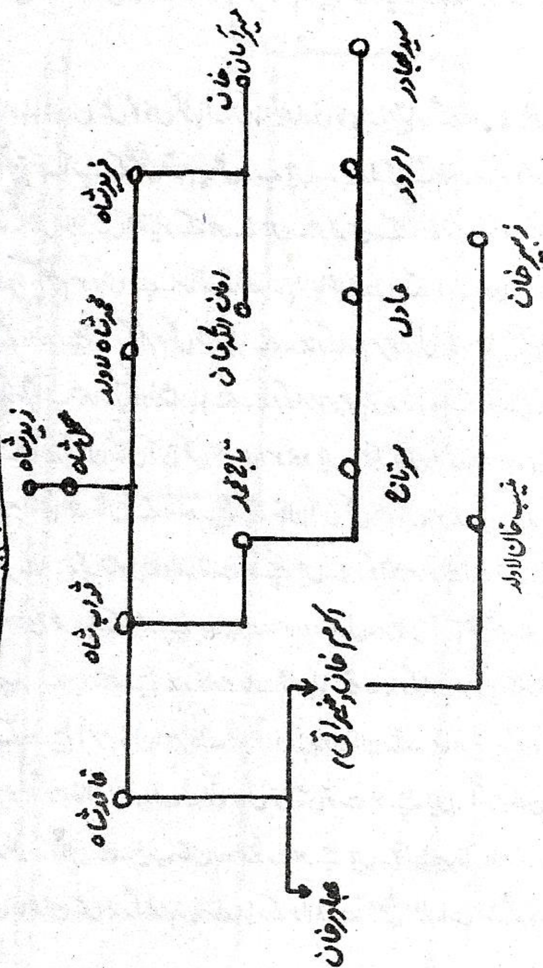
ابابکر

نیاز علی

سجاد

اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم زید شاہ بابا کے اولاد

بزرگوارم زید شاہ بابا اُتمان خیل گاؤں گڑیالہ میں زمینداری کا پیشہ اختیار کیئے ہوئے تھے۔ آپ بزرگوارم کے اولاد بھی آج تک آپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ زمینداری کے ساتھ ساتھ انہوں نے تجارت اور بیرون ممالک میں ملازمتیں اختیار کیئے ہوئے ہیں۔ جو کہ ان کے لئے نہایت سودمند ہے۔ اقتصادی حالت روز بروز مستحکم ہو رہی ہے۔ ساتھ ساتھ اپنے جائیدادوں کے مالک بن چکے ہیں۔ بزرگوارم زید شاہ بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم گل شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم گل شاہ بابا کے چار بیٹے بزرگوارم فرید شاہ، محمد شاہ، ثواب شاہ اور غاور شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم فرید شاہ بابا کے دو بیٹے میر امان خان اور امان اللہ خان تھے، میر آمان خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ امان اللہ خان حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم امان اللہ خان کے واحد بیٹے کپور خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم گل شاہ بابا کے دوسرے بیٹے محمد شاہ بابا لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم مرحوم ثواب شاہ کے واحد بیٹے تاج محمد تھے۔ مرحوم تاج محمد بابا کے چار بیٹے سید بہادر، امرود، عادل، سرتاج آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم گل شاہ بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم غاور شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم غاور شاہ بابا المعروف غاورے بابا کے دو بیٹے اکرم خان المعروف خیراتی اور بہادر خان تھے۔ بہادر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم اکرم خان المعروف خیراتی حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ اکرم خان مرحوم کے دو بیٹے زبیر خان اور مُنیب خان تھے۔ منیب خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ زبیر خان ہم میں موجود ہیں یہ ہوئے اُتمان خیل خاندان میں بزرگوارم زید شاہ بابا کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

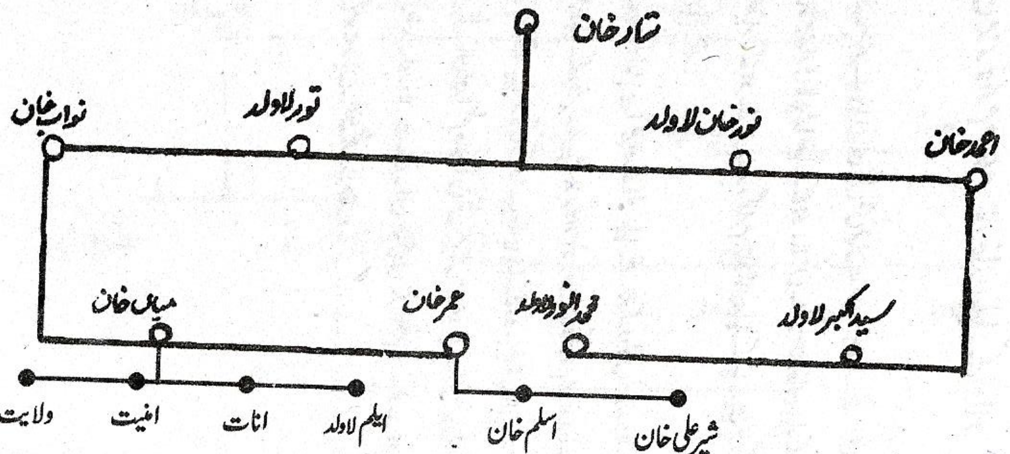

نقشہ شجرہ اولاد زید شاہ بابا اتمانخیل
زید شاہ
گل شاہ
فرید شاہ
محمد شاہ لاولد
قادر شاہ
میر آمان خان
امان اللہ خان
تاج محمد
سید بہادر
عادل
سرتاج
بہادر خان
زبیر خان
منیب خان لاولد

اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم ستار خان بابا کے اولاد

بزرگوارم ستار خان بابا المعروف ستارے بابا اُتمان خیل بھی نہایت سخت زمیندار تھے۔اسی طرح آج تک آپ بزرگوارم کے اولاد بھی زمینداری کا پیشہ اختیار کیئے ہوئے ہیں۔البتہ ستار خان بابا کے اولاد میں چند افراد نے فوجی ملازمتیں بھی اختیار کیئے ہوئے ہیں۔بزرگوارم ستار خان بابا کے چار بیٹے بزرگوارم احمد خان،نور خان،تومر اور نواب خان بابا تھے۔

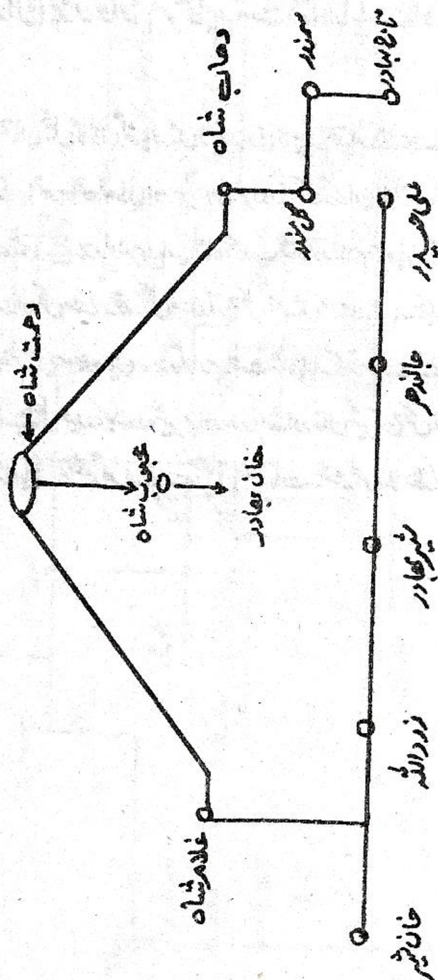
بزرگوارم مرحوم احمد خان بابا کے دو بیٹے بزرگوارم سید اکبر اور محمد انور بابا تھے۔جو کہ دونوں لاولد وفات ہو چکے ہیں۔اسی طرح بزرگوارم ستار خان بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم نور خان بزرگوارم لاولد وفات ہو چکے ہیں۔بزرگوارم ستار خان بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم نواب خان بابا کے دو بیٹے عمر خان اور میاں خان تھے۔مرحوم عمر خان کے دو بیٹے شیر علی خان اور اسلم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح مرحوم صیال خان کے چار بیٹے اہلم،اناث،رضیت اور ولایت تھے۔ان بھائیوں میں اہلم لاولد فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ بقیہ تین بھائی آج کل ہم میں موجود ہیں۔نقشہ شجرہ ملاحظہ ہو۔

نقشہ شجرہ اولاد ستار خان بابا اُتمانخیل



اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم رحمت شاہ بابا کے اولاد

بزرگوارم رحمت شاہ بابا اُتمان خیل گاؤں گڑیالہ میں زمینداری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے تھے۔آپ بزرگوارم کے اولاد زمینداری کے ساتھ ساتھ قصابی اور ہر قسم کی مزدوری کر کے ان کا گزراوقات چل رہا ہے۔بزرگوارم رحمت شاہ بابا کے تین بیٹے بزرگوارم وہاب شاہ،محبوب شاہ اور غلام شاہ بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم وہاب شاہ کے دو بیٹے سمندر اور گل مندر تھے۔گل مندر آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ سمندر مرحوم کے واحد بیٹے تاج بہادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم رحمت شاہ بابا کے تیسرے بیٹے غلام شاہ بابا تھے۔مرحوم غلام شاہ بابا کے پانچ بیٹے علی حیدر،جلندر،شیر بہادر،زرد اللہ اور خان شیر آج کل ہم میں موجود ہیں۔یہ ہوئے بزرگوارم رحمت شاہ بابا کے مختصر گھرانے سے متعلق معلومات۔نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔



نقشہ شجرہ اولاد رحمت شاہ بابا اُتمان خیل
رحمت شاہ
عجب شاہ
غلام شاہ

اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم شاتے بابا کے اولاد

اُتمان خیل خاندان میں بزرگوارم شاتے بابا اور بزرگوارم کے اولاد کا ذریعہ معاش زمینداری کا پیشہ چلا آرہا ہے۔

بزرگوارم شاتے بابا کے دو بیٹے بزرگوارم زرین خان اور ماموت خان بابا تھے بزرگوارم مرحوم زرین خان بابا کے دو بیٹے بزرگوارم معزاللہ خان اور وارث خان تھے مرحوم معزاللہ خان بابا کے دو بیٹے میراوس خان اور بنارس خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم وارث خان کے دو بیٹے فارس خان اور رئیس خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم شاتے بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم ماموت خان بابا تھے۔ مرحوم ماموت خان بابا کے دو بیٹے مشال خان اور خوشحال خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں اس مختصر خاندان سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ اس خاندان کے جوانوں نے زمینداری کے ساتھ ساتھ بیرون ممالک ملازمتوں پر توجہ دی۔ فارس خان اور رئیس خان دونوں بھائیوں نے سعودی عرب میں کئی سال ملازمتیں کیں۔ جن کی بدولت ان کی اقتصادی حالت بہتر ہو چکی ہے۔ اپنی زرعی اراضی کے مالکان ہیں۔ اسی طرح مرحوم ماموت خان بابا کے اولاد میں آپ بزرگوارم کے ایک نواسے شمال خان ولد مشال خان نے بزرگوارم صحبت خان بابا کے گھرانے میں بزرگوارم نوار خان مرحوم کی بیٹی سے شادی کی ہوئی ہے۔ بزرگوارم نوار خان کی جائیداد میں آپ بزرگوارم کی بیٹی کا حصہ شمال خان کو ملا ہوا ہے۔ مستقبل میں بزرگوارم شاتے بابا کے اولاد کی اقتصادی حالت بہتر ہونے کے واضح امکانات دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم شاتے بابا کے اولاد سے متعلق معلومات۔

نقشہ شجرہ اولاد باباخان زمان اتمان خیل

خان زمان
شیر زمان
سید خان
علی خان
گل خان
ہاشم خان
موسیٰ خان
حامد
حاجی بہادر
گل بہادر
امیر بہادر
کریم بہادر
پیندہ خان
عزیز خان
مدار خان
شاہ داد خان
روزی خان
میر باز خان
سید واس خان
گوہر خان
گل فراز خان
محمد علی
نثار علی
عجیب گل
وحید گل
جابر خان
دیراز خان
ارسلان خان
عجب خان
عبدالجمیل
جمال خان
نور اللہ خان
ولید اللہ خان
محمد امیر
ناصر خان
مرسل خان
واجد علی خان
افضل الاولد
شیر اللہ
شہزاد امیر
مومن خان
شیر علی
سمیع خان
تاج ملوک
میر نوش
حشمت اللہ
امان اللہ
بخت میر
عقل میر
شائستہ میر
آصف اللہ
ایاز اللہ

اُتمان خیل خاندان بزرگوارم مرحوم خان زمان بابا کے اولاد

بزرگوارم خان زمان بابا اُتمان خیل اور آپ بزرگوارم کے اولاد آج تک زمیندار پیشہ چلے آرہے ہیں۔موجودہ دور میں اس خاندان کے بمشکل دوچار بندے ملازمت پیشہ ہیں۔بقیہ تمام کے تمام نوجوان آباؤاجداد سے لے کر آج تک زمینداری پر اکتفا کئے ہوئے ہیں۔

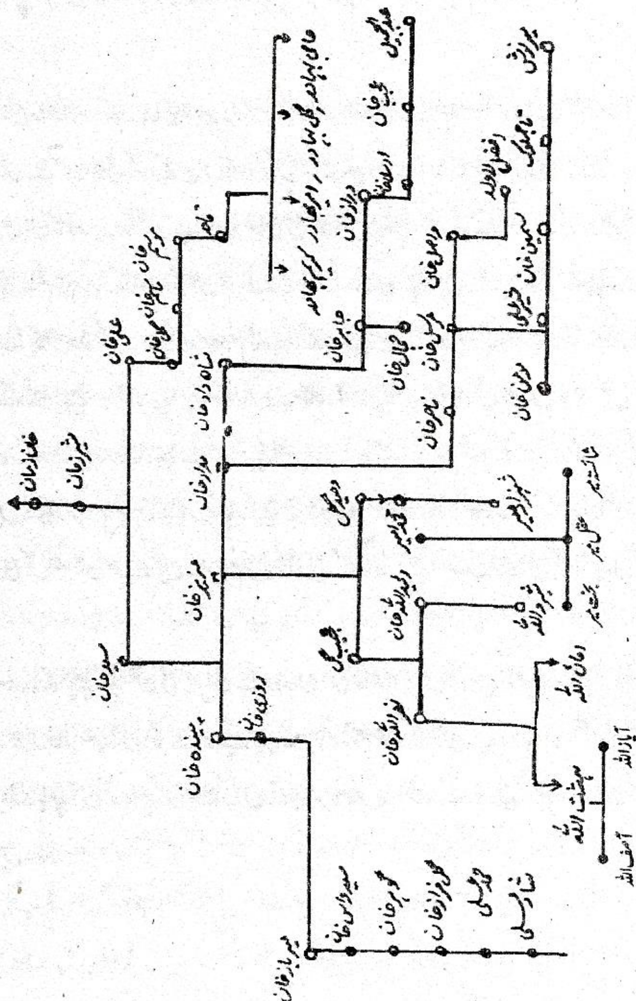
بزرگوارم خان زمان بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم شیرزمان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم شیرزمان بابا کے دو بیٹے بزرگوارم علی خان اور سید خان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم علی خان بابا کے واحد بیٹے گل خان بابا تھے۔مرحوم گل خان بابا کے دو بیٹے موسم خان اور ماسم خان تھے۔بزرگوارم ماسم خان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔جبکہ موسم خان بابا کے واحد بیٹے قادر تھے۔مرحوم قادر کے چار بیٹے حاجی بہادر،گل بہادر،امیر بہادر اور کریم بہادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ بزرگوارم مرحوم سید خان بابا کے چار بیٹے بزرگوارم شاداد خان،مدار خان،عزیز خان اور پیندہ خان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم شاہ داد خان بابا کے دو بیٹے بزرگوارم دراز خان اور جابر خان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم دراز خان بابا کے تین بیٹے عبدالجمیل،عجب خان اور ارسلا خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم سید خان بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم مدار خان بابا کے تین بیٹے بزرگوارم واصل خان،ناصر خان اور مرسل خان تھے۔بزرگوارم مرحوم واصل خان بابا کے واحد بیٹے افضل خان پہلے وفات ہو چکے ہیں۔ناصر خان باغیچہ ڈھیری میں رہائش پذیر ہیں۔جبکہ مرسل خان مرحوم کے پانچ بیٹے میرنوش،تاج ملوک،شیرعلی،سمین خان اور مومین خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم سید خان بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم عزیز خان بابا کے دو بیٹے بزرگوارم وحید گل اور عجیب گل بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم وحید گل کے دو بیٹے محمد امیر اور شہزاد میر تھے۔شہزاد میر آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ

مرحوم محمد امیر کے تین بیٹے خائستہ میر، عقل میر، بخت میر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم عجیب گل بابا کے دو بیٹے بزرگوارم رید اللہ خان اور نصر اللہ خان بابا تھے۔ مرحوم رید اللہ خان کے واحد بیٹے شیر دُ اللہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ ضعیف العمر بزرگوارم نصر اللہ خان بابا زندہ ہیں۔ اور آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم سید خان بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم مرحوم پیندہ خان بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم مرحوم روزی خان بابا کے چھ بیٹے میر باز خان، سرواس خان، گوہر خان، گل فراز خان، حمد علی اور شاد علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم خان زمان بابا کے اولاد کی تفصیل نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: کتاب کی پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں امان اللہ، مومین خان، حاجی بہادر، محمد امیر، نصر اللہ، میر باز خان، میرواس خان، گوہر خان، شیر دُ اللہ اور ہشت اللہ ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔

مرحوم مومین خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم حاجی بہادر کے تین بیٹے حکیم بہادر، شاہ بہادر، ریاض بہادر ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم محمد امیر کے بیٹوں کے نام درج ہیں۔ مرحوم نصر اللہ بابا کے دو بیٹوں میں مرحوم شیر دُ اللہ کے تین بیٹے کریم خان، عبد الستار اور محمد نثار تھے۔ عبد الستار اور محمد نثار ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم کریم خان کے پانچ بیٹے طاہر حسین، یاسر حسن، حضر علی، ابوبکر ذکریا ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم ہشت اللہ کے دو بیٹے آیاز اللہ آصف اللہ ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم امان اللہ کے چھ بیٹے آمین اللہ، عابد اللہ، حبیب اللہ، حیات اللہ، عظیم اللہ، عطاء اللہ، ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم سرواس خان کے چار بیٹے امان خان، عرفان علی، طاہر، حضرت علی ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم گوہر خان کے پانچ بیٹے لائق علی، صادق علی، سجاد علی، فائق علی، عاطف علی ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم میر باز خان کے واحد بیٹے راز علی خان ہم میں موجود ہیں۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ ہو۔

نقشہ شجرہ بزرگوارم مرحوم خان زمان بابا اُتمان خیل



باچاخیل خاندان بزرگوارم مرحوم عالم شاہ بابا کے اولاد

باچاخیل خاندان کے دو بھائیون بزرگوارم عالم شاہ بابا اور بزرگوارم غلام شاہ بابا نے ضلع صوابی کے گاؤں ٹرلاندی سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ زراعت پیشہ لوگ تھے۔ اور آج تک زمینداری ان کا ذریعہ معاش ہے ان دو بھائیوں میں مرحوم غلام شاہ بابا کے اولاد باغیچہ ڈھیری میں آباد ہے۔ جبکہ عالم شاہ بابا کے اولاد گاؤں گڑیالہ کے باشندے بن چکے ہیں۔ آیئے عالم شاہ بابا کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم عالم شاہ بابا کے دو بیٹے بزرگوارم زیور شاہ اور نادر شاہ تھے۔ مرحوم زیور شاہ بابا کے تین بیٹے دلبر شاہ، پیغام شاہ اور غریب شاہ تھے۔ پیغام شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ دلبر شاہ مرحوم کے دو بیٹے نادر شاہ بابا کے تین بیٹے افسر شاہ، فرید شاہ اور رحیم شاہ تھے۔ رحیم شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم افسر شاہ بابا کے چار بیٹے میر بادشاہ المعروف ملا مسلم شاہ عرف کوچہ، داؤد شاہ اور دولت شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم فرید شاہ بابا کے واحد بیٹے مطلب شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں غریب شاہ اور رحیم شاہ ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات ہو چکے ہیں۔ مرحوم رحیم شاہ کے تین بیٹے زر بادشاہ، گل بادشاہ اور سید علی المعروف باچا آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم غریب شاہ کے دو بیٹے تسلیم شاہ، بخت شاہ ہم میں موجود ہیں۔

محلہ سیری گڑیالہ کے باشندے

گاؤں گڑیالہ کے معرب میں ایک چھوٹے سے گاؤں سیری گڑیالہ میں تقریباً آٹھ نو خاندانوں کے لوگ آباد ہیں ان خاندانوں میں سے دو خاندانوں کا ذکر بمعہ شجرہ نسب آگے ملاحظہ فرمائیں گے۔ بقیہ چھ سات چھوٹے چھوٹے خاندان درج ذیل ہیں۔

۱۔ گاؤں سیری گڑیالہ میں صاحبزادہ علی حیدر مرحوم کے دو بیٹے علی گوہر اور علی سرور ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم صاحبزادہ علی حیدر بابا اپنے زمانے کے ولی اللہ اور ایک سمجھدار طبیب گزر چکے ہیں۔ آپ بزرگوارم نے موضع کالو خان سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہو چکے تھے اور بحیثیت طبیب گاؤں گڑیالہ کی عوام کی خدمت انجام دے چکے ہیں۔

۲۔ محلہ سیری گڑیالہ میں باغوانان کے دو بزرگ شاہ گل اور ہاسم گل بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم شاہ گل بابا کے پانچ بیٹے کریم گل، عجاب گل، خان گل، صاحب گل اور ثمر گل بابا تھے۔ کریم گل اور عجاب گل آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ خان گل کے واحد بیٹے صاحب گل۔ مرحوم صاحب گل کے تین بیٹے ممتاز، انات خان اور لیاس جبکہ مرحوم ثمر گل بابا کے چار بیٹے محتاج، بختاج، جہانزیب اور عالمزیب آج کل ہم میں موجود ہیں۔ باغوانان خاندان کے بزرگوارم ہاشم گل بابا کے دو بیٹے فرید گل اور زرین گل تھے۔ فرید گل آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم زرین گل کے دو بیٹے خان سید اور حضرت سید ہم میں موجود ہیں۔ باغوانان خاندان میں ایک چھوٹے سے گھرانے میں بزرگوارم قدیر بابا کے دو بیٹے غفور اور سیفور تھے۔ سیفور ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم غفور کے دو بیٹے درویش خان اور شمس الرحمٰن ہم میں موجود ہیں۔ باغوانان خاندان کے ایک چھوٹے سے گھرانے کے دو بزرگ اکبر علی اور قمر علی تھے۔ مرحوم اکبر علی کے دو

بیٹے شیر قادر اور بلادر تھے۔ مرحوم بلادر کے واحد بیٹے زرگلاب ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم قمر علی کے تین بیٹے گل بہادر، لال بہادر وغیرہ ہم میں موجود ہیں۔ باغوانان خاندان میں مرحوم نظام شاہ بابا اور مرحوم مغفور شاہ بابا کے گھرانے کے دو جوان جمیل اور شیر امان ہم میں موجود ہیں۔

۳۔ خٹک خاندان کے مرحوم رحمت اللہ بابا کے چار بیٹے فرد اللہ، محمد عمر، نعمت اللہ اور حضرت عمر تھے۔ مرحوم فرد اللہ کے تین بیٹے زمان خان، میر اوس اور داور خان جبکہ مرحوم محمد عمر کے دو بیٹے وارث، سوار خان ہم میں موجود ہیں۔ محمد عمر بابا کے تیسرے بیٹے یاد اللہ مرحوم کے دو بیٹے امین خان اور سمین خان موجود ہیں۔ نعمت اللہ بابا کے دو بیٹے شیر دُ اللہ اور پرویز ہم میں موجود ہیں۔ حضرت عمر بابا لاولد وفات ہو چکے ہیں۔

۴۔ مرحوم صاحبزادہ سید بادشاہ بابا کے اولاد میں دو نوجوان مناظر شاہ اور منتظر شاہ ہم میں موجود ہیں۔

۵۔ اعوان خاندان میں بزرگوارم مرحوم سید احمد بابا کے تین بیٹے تاج محمد، میر محمد اور شاد محمد تھے۔ بزرگوارم مرحوم شاد محمد بابا کے واحد بیٹے شیرین ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ تاج محمد اور میر محمد دونوں زندہ ہیں اور ہم میں موجود ہیں۔

نوٹ: اس کتاب کی پہلی ایڈیشن کے دوران اس خاندان میں شیرین اور تاج محمد ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم شیرین کے چار بیٹے حاجی بہادر، علی بہادر، شیر بہادر اور جنید بہادر ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم تاج محمد کے واحد بیٹے زرتاج آج کل ہم میں موجود ہیں۔

ٹاکران خاندان بزرگوارم مرحوم عظیم شاہ بابا کے اولاد

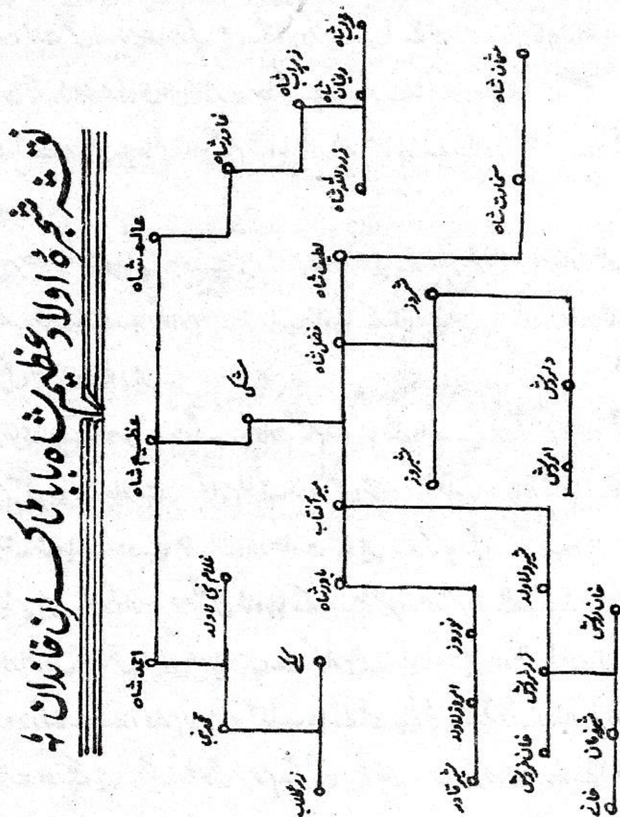
ٹاکران خاندان کے تین بھائی بزرگوارم عالم شاہ، عظیم شاہ اور احمد شاہ بابا نے آکر یہاں گاؤں گڑیالہ میں سکونت اختیار کی۔اس خاندان کے لوگ علاقہ بونیر کی طرف امان کوٹ میں آباد ہیں۔یہ لوگ انتہائی سخت محنت کش اور زمیندار لوگ ہیں۔گاؤں گڑیالہ میں آتے ہی زمینداری کا پیشہ اختیار کیے ہوئے ہیں اور آج تک زمینداری ہی ان کا ذریعہ معاش ہے۔یہ ہوئے ٹاکران خاندان سے متعلق تھوڑے سے معلومات آیئے بزرگوارم عالم شاہ، عظیم شاہ بابا اور احمد شاہ بابا کے اولاد کی تفصیل سے متعلق آگاہی دلاؤں۔

بزرگوارم مرحوم عالم شاہ بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم غاور شاہ بابا تھے۔اسی طرح مرحوم غاور شاہ بابا کے واحد بیٹے زیراب شاہ بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم زہراب شاہ بابا کے تین بیٹے مہراب شاہ، ریحان شاہ اور زرداللہ شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔

ٹاکران خاندان کے دوسرے بزرگ بزرگوارم عظیم شاہ بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم مرحوم مشکی بابا تھے۔ بزرگوارم مشکی بابا کے چار بیٹے بزرگوارم لطیف شاہ، فضل شاہ، میر آفتاب اور باور شاہ بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم لطیف شاہ بابا کے دو بیٹے عثمان شاہ اور سخاوت شاہ ہیں۔جو کہ چارگلی کے قریب گاؤں حضر آباد میں رہائش پذیر ہیں۔بزرگوارم مرحوم فضل شاہ بابا کے دو بیٹے شبروز اور شمروز تھے۔شمروز مرحوم کے دو بیٹے دلروش اور امروش آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم شبروز بابا زندہ ہیں اور تقریباً سو سال کے لگ بگ عمر رسیدہ بزرگ ہے۔بزرگوارم مرحوم میر آفتاب بابا کے تین بیٹے شیرو، زرفروش اور خان فروش تھے۔شبرو لاولد وفات ہو چکے ہیں۔جبکہ زرفروش مرحوم کے تین بیٹے خان روش، شیر زمان اور خانے آج کل ہم میں

موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم باور شاہ بابا کے تین بیٹے نوروز، امروز اور شیر قادر تھے۔ امروز لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ نوروز اور شیر قادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ ٹاکران خاندان کے تیسرے بزرگ بزرگوارم مرحوم احمد شاہ بابا کے دو بیٹے محمد نبی اور غلام نبی تھے۔ غلام نبی لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم محمد نبی کے دو بیٹے گلکے اور زرگلاب آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد عظیم شاہ بابا ٹاکران خاندان



برقاضی خاندان بزرگوارم مرحوم بازعلی بابا کے اولاد

بزرگوارم بابا بازعلی برقاضی نے علاقہ بونیر کے گاؤں باش کٹہ سے نقل مکانی کر کے یہاں سے گاؤں گڑیالہ میں سکونت اختیار کی۔ بزرگوارم بازعلی بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم مرحوم سیدعلی بابا تھے۔ بزرگوارم بازعلی بابا انتہائی محنت کش انسان تھے۔ علاقہ بونیر سے نقل مکانی کرنے کے بعد بزرگوارم بازعلی بابا برقاضی کچھ وقت ضلع صوابی کے ایک گاؤں شیخ جانہ میں بھی کچھ عرصہ گزار چکے ہیں۔ لیکن وہاں مزہ نہیں آیا اور گاؤں گڑیالہ کا رُخ کیا۔ یہاں برقاضی خاندان پر ایک چھوٹا سا خاندانی تبصرہ عرض ہے۔ بعض لوگ بغض وحسد یا غصے میں آ کر آپ بزرگوارم کے اولاد کو شیعہ کے اولاد کہہ جاتے ہیں۔ یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بزرگوارم بازعلی بابا کا تعلق خالص برقاضی خاندان سے تھا۔ یہ بات جو بزرگوارم بازعلی بابا کے اولاد سے منسوب کی جاتی ہے۔ کہ یہ شیعہ کے اولاد ہیں۔ اس کے پیچھے اتنا سا فلسفہ ہے۔ کہ بزرگوارم بازعلی بابا کے نواسے مرحوم زردالی بابا کی ایک بیوی بزرگوارم کا تعلق شیعہ مسلمان کے گھرانے سے تھی۔ اس لئے بعض لوگ ان کو شیعہ کے اولاد کہہ جاتے ہیں۔ بہر حال فی الحقیقت بزرگوارم بازعلی بابا کا تعلق برقاضی خاندان سے تھا۔ جو کہ علاقہ بونیر میں ایک معزز خاندان ہے۔ یہ ہوئی برقاضی خاندان کے لوگوں سے متعلق خاندانی تبصرہ بزرگوارم بازعلی بابا کے اولاد کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صحتیں عطا کی ہوئی تھیں۔ آپ بزرگوارم کے اولاد میں بڑے بڑے پہلوان گزر چکے ہیں۔ بہترین صحتوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کے لوگوں کو اچھے اخلاق دیئے ہوئے تھے۔ اپنی محنت مشقت اور اخلاق کی بدولت اس خاندان کے کئی بزرگ انگریزوں کی فوج میں بھرتی ہو کر صوبیداری اور صوبیدار میجری کے عہدے تک پہنچ چکے ہیں۔ اور آج کل بھی اس خاندان کے لوگ

زمینداری کے ساتھ ساتھ اندرون ملک اور بیرون ممالک میں ملازمتیں اختیار کئے ہوئے ہیں ان کی محنتوں اور کاوشوں کی بدولت آج ہی اس خاندان کے لوگوں کا شمار گاؤں گڑیالہ کے کھاتے پیتے گھرانوں کے زمرے میں آتا ہے۔

بزرگوارم بازعلی بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم مرحوم سید علی بابا بھی انتہائی محنت کش انسان تھے۔ زمینداری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے تھے۔ آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے بزرگوارم زردالی بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم زردالی بابا انتہائی چاق وچوبند اور ہوشیار انسان تھے۔ انہوں نے جوان ہوتے ہی انگریزوں کی فوج میں بھرتی ہو کر ملازمت شروع کی اپنی محنت مشقت اور خداداد صلاحیتوں کی بدولت بزرگوارم زردالی بابا صوبیدار میجری کے عہدے تک ترقی کر گئے اور یوں ہی بابا زردالی کی فوج میں ملازمت سے اس گھرانے کو مالی تقویت ملی۔ انگریزوں کی حکومت نے بزرگوارم زردالی باباکوان کی حسن کارکردگی پر صوبہ پنجاب کے ضلع سرگودھا علاقہ بھلوال میں سوجریب زمین ایک احاطہ بطور انعام دے دی۔ ساتھ ساتھ انہوں نے یہاں گاؤں گڑیالہ میں بھی کچھ زرعی اراضی خرید لی۔ اور اسی طرح سے گاؤں گڑیالہ میں برقاضی خاندان کے لوگوں کے قدم جم گئے۔

یہ ہوئے برقاضی خاندان اور بازعلی بابا سے متعلق معلومات آگے آپ بزرگوارم کے بقیہ خاندان سے متعلق معلومات سے آگاہی دلائیں گے۔

بزرگوارم مرحوم بابازردالی برقاضی اورآپ کے اولاد

بزرگوارم بابازردالی انتہائی محنتی، خوش اخلاق اور ہوشیار انسان تھے۔انگریزوں کی فوج میں بھرتی ہوئے اور صوبیدار میجری کے عہدے تک پہنچ گئے۔بزرگوارم بابازردالی کی زندگی میں آپ بزرگوارم کو اللہ تعالٰی نے عزت اور دولت کے ساتھ ساتھ چھ بیٹے دیئے ہوئے تھے اور ان ہی چھ بیٹوں کے اولاد آج تقریباً سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔اور گاؤں گڑیالہ میں ایک پورا محلہ، محلہ گلی باغ آپ بزرگوارم کے اولاد سے آباد ہے۔بزرگوارم بابازردالی نے دوشادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے چھ بیٹے تھے۔زوجہ اول سے آپ بزرگوارم کے چار بیٹے بزرگوارم نورعلی، شیرعلی، شاہ ولی اور غزالی بابا جبکہ زوجہ دوم سے دو بیٹے بزرگوارم نورشاہ علی اور نظرعلی بابا تھے۔

بزرگوارم بابازردالی کی زوجہ دوم بزرگوارمہ کا تعلق شیعہ مسلمان گھرانے سے تھا۔

صوبیدار میجر بابازردالی نے انگریزوں کی فوج میں ملازمت کی میعاد پوری کرکے ریٹائرڈ ہوئے۔ریٹائرڈ ہونے کے بعد گاؤں گڑیالہ میں اپنی زرعی زمینوں کی دیکھ بھال شروع کی۔ساتھ ساتھ صوبہ پنجاب میں آپ بزرگوارم کو انگریزوں کی حکومت نے بطور انعام جواراضی دی ہوئی تھی۔وقتاً فوقتاً وہاں بھی جایا کرتے تھے۔

یہ ہوئے بزرگوارم بابازردالی سے متعلق معلومات آگے آپ بزرگوارم کے چھ بیٹوں کے اولاد سے متعلق تفصیلات سے آگاہی دلائیں گے۔

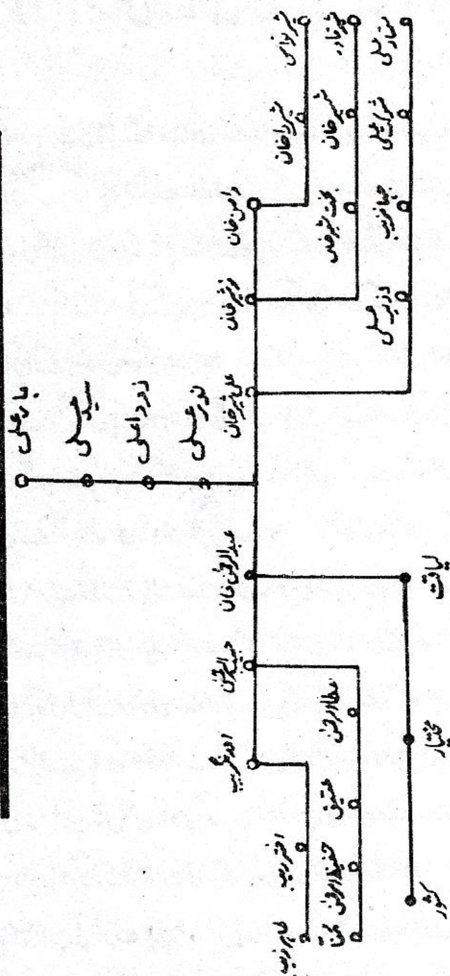
بزرگوارم بابانورعلی برقاضی اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابانورعلی زوجہ اول سے بزرگوارم زردالی بابا کے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم انتہائی محنتی، خوش اخلاق اور شریف انسان تھے۔ جوانی میں انگریزوں کی فوج میں بھرتی ہوکر اپنی قابلیت کی وجہ سے صوبیدار کے عہدے تک پہنچ گئے۔آپ بزرگوارم نے دوشادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے چھ بیٹے تھے۔زوجہ اول سے دو بیٹے واصل خان اور نوشیر خان جبکہ زوجہ دوم سے علی شیر خان، عبدالرحمٰن خان، حبیب الرحمٰن اور اورنگزیب خان تھے ان بھائیوں میں علی شیر خان وفات پا چکے ہیں جبکہ بقیہ تین بھائی زندہ ہیں۔ بزرگوارم واصل خان بابا مرحوم کے دو بیٹے شیر نواس اور شیر زمان جبکہ مرحوم نوشیر خان بابا کے تین بیٹے شیر قادر، شمشیر خان اور بخت شیر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم بابانورعلی کے بیٹے اور نواسے بھی اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خوب محنتی ہیں۔ زمینداری کے ساتھ ساتھ ملازمتوں پر خاصی توجہ دیئے ہوئے ہیں۔ حبیب الرحمٰن اپنی قابلیت کی بنیاد پر محکمہ واپڈا میں ایس ڈی او کے عہدے تک پہنچ چکے ہیں۔ اسی طرح اورنگزیب خان بھی محکمہ واپڈا کے گریڈ اسٹیشنوں میں ٹیکنیکل کام میں خاصی مہارت رکھتے ہیں اور خوب عزت کے ساتھ گزر اوقات چل رہا ہے۔اس خاندان میں مرحوم علی شیر خان کے چار بیٹے ممتاز علی، شوکت علی، جہانزیب اور ولایت علی ہیں۔اسی طرح حبیب الرحمٰن کے چار بیٹے عطاء الرحمٰن، عتیق الرحمٰن، حفیظ الرحمٰن اور منا بھی خوب جوان ہو چکے ہیں۔اورنگزیب کے دو بیٹے اختر زیب اور طائر زیب جبکہ عبدالرحمٰن کے جوان بیٹے لیاقت، مختیار اور کشور ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابانورعلی کے اولاد سے متعلق معلومات۔نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: اس کتاب کی پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اورنگزیب کے بیٹے طائر زیب ہم میں موجود تھے۔

جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا نور علی بر قاضی



بزرگوارم مرحوم باباشیر علی برقاضی اور آپ کے اولاد

بزرگوارم شیر علی بابا بزرگوارم زردالی بابا کے زوجہ اول سے دوسرے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صحت دی ہوئی تھی اور اپنے زمانے کے پہلوان شخص گزر چکے ہیں۔اس زمانے کے مروجہ کھیلوں میں رسہ کشی اور بخی نامی کھیل میں حصہ لے کر گاؤں گڑیالہ کے نام کو روشن کئے ہوئے تھے۔اس زمانے میں رسہ کشی کا کھیل سارے پاک وہند کی سطح پر کھیلا جاتا تھا۔انگریزوں کے زمانے میں بزرگوارم شیر علی بابا اور گاؤں گڑیالہ میں ان کے پہلوان ساتھی اس علاقے کے انگریز حکمران کرنل روز کی نگرانی میں موجودہ ہندوستان کے دارالحکومت دہلی میں پاک وہند کی سطح پر کھیلے جانے والے رسہ کشی کے مقابلوں میں شامل ہوئے اور پاک وہند کی سطح پر مقابلہ جیت گئے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے۔کہ جس ٹیم کو ہمارے گاؤں گڑیالہ کے ان بزرگوں نے شکست دی۔وہی ٹیم پاک وہند کے مختلف علاقوں کے پہلوانوں پر مشتمل تھی۔جبکہ ہمارے ٹیم میں صرف گاؤں گڑیالہ کے نوجوان پہلوان شامل تھے۔گاؤں گڑیالہ کے ٹیم کا کپتان شیر علی بابا تھے۔جبکہ مخالف ٹیم کا کپتان ایک سکھ تھا۔جس کا وزن بارہ من بتایا جاتا تھا اس مقابلے کے جیتنے سے گاؤں گڑیالہ کا نام قوی ہیکل جوانوں کے لحاظ سے پاک وہند میں مشہور ہوا۔برطانیہ سے ماہرین کی ایک ٹیم گاؤں گڑیالہ صرف یہ بات معلوم کرنے آئی کہ یہاں کی آب وہوا کیسی ہے اور یہ لوگ کیا کھاتے ہیں۔علاوہ ازیں بخی کے کھیل میں بھی گاؤں گڑیالہ کا نام انتہائی مشہور تھا۔ہمارے گاؤں کے خاندان برقاضی اور خاندان دھوبیانان کے نوجوان بخی کے کھیل میں نمایاں تھے۔بخی نامی کھیل کچھ اس طرح کھیلا جاتا تھا کہ ایک پاؤں اوپر کی طرف پیچھے موڑ کر ایک ہاتھ سے پکڑ کر ایک پاؤں اور ایک ہاتھ کی طاقت سے مدمقابل کو گرانا ہوتا تھا۔بخی کا کھیل ہمارے علاقے کا روایتی کھیل تھا۔جو کہ آج کل نایاب

ہے۔البتہ رسہ کشی کا کھیل صوبہ پنجاب کے بعض علاقوں میں کھیلا جاتا ہے۔ یہ ہوئے بزرگوارم شیر علی بابا کے پہلوانی سے متعلق معلومات۔ شیر علی بابا کو بعض لوگ شیرین بابا کے نام سے بھی یاد کیا کرتے ہیں اب آتے ہیں شیر علی بابا کی طرف بزرگوارم شیر علی بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے چھ بیٹے سجاول خان، اکرم خان، جمال خان، وارث خان، مصل خان اور شمر علی بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم سجاول بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے امرود خان اور غنی رحمٰن آج کل ہم میں موجود ہیں۔ شیر علی بابا کے دوسرے بیٹے مرحوم اکرم خان نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے شکور خان، عاقل خان اور آئین خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

مرحوم جمال خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے میر کمال اور بخت کمال آج کل ہم میں موجود ہیں اسی طرح مرحوم وارث خان بابا نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے نوار خان، شیر خان، گجموت خان اور سکندر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بابا شیر علی کے پانچوں بیٹے مرحوم مثل خان نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے دراز خان، عصر خان اور در جمیل تھے۔ عصر خان اور در جمیل آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم دراز خان کے دو بیٹے کریم خان اور علی زر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم شیر علی بابا کے چھٹے بیٹے صوبیدار میجر مرحوم شمر علی خان نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے میر غواس، میر نواس، دیار خان، منیر خان اور لیار خان تھے۔ شمر علی بابا کے پانچ بیٹوں میں منیر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم میر غواس کے تین بیٹوں میں امان خان اور خان زمان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ حسن غواس نابالغ فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم میر نواس کے تین بیٹے گل نواس، یاسجان اور آیاز علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم دیار خان کے تین بیٹوں میں وزیر خان اور عجب خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ نواس خان نابالغ فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم لیار خان نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ کے پانچ بیٹے سرتاج خان، حیا خان، خالق خان، اکبر خان اور نور خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ شیر علی بابا کے بیٹوں میں شمر علی بابا

فوج میں صوبیدار میجر ریٹائر ہو چکے ہیں۔ یہ ہوئے شیر علی بابا اور آپ کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: کتاب کے پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں در جمیل اور منیر خان ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم در جمیل خان کے تین بیٹے صفدر علی، فرزند علی، سر گند علی ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم منیر خان کے تین بیٹے فرمان علی، عرفان، عمران ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد شیر علی بر قاضی

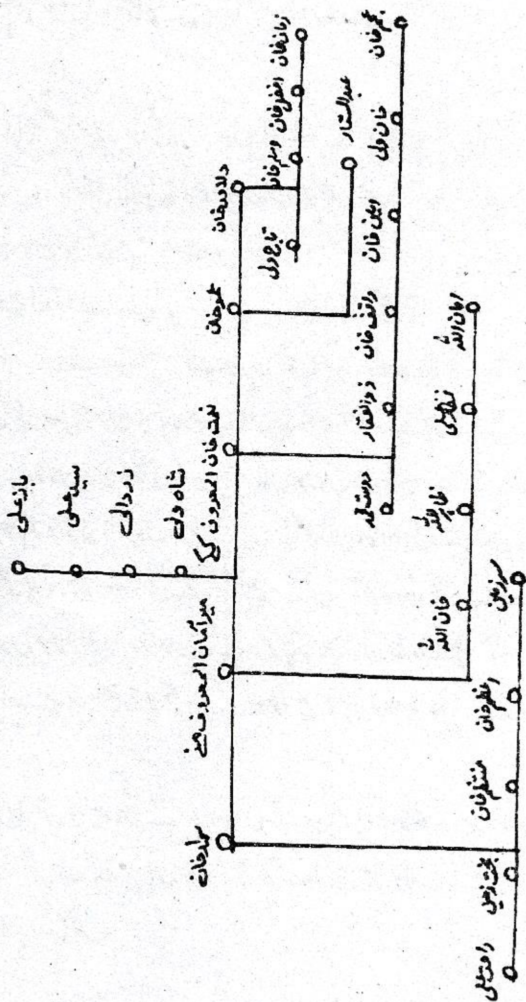
نقشہ شجرہ اولاد شیر علی بر قاضی

بزرگوارم مرحوم بابا شاہ ولی برقاضی اور آپ کے اولاد

بزرگوارم شاہ ولی بابا بزرگوارم زردالی کے زوجہ اول سے تیسرے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے دلاور خان، عمر خان، نعمت خان المعروف ککے، میر آمان المعروف منے اور سوار خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم شاہ ولی بابا کے بیٹے اور نواسے سب کے سب اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ خوب محنتی ہیں زمینداری، اندرون ملک و بیرون ممالک میں ملازمتیں اختیار کیئے ہوئے ہیں۔خاصی آمدنی آرہی ہے۔روز بروز ترقی کی راہ پر گامزن ہیں اور خوب باعزت وقت گزار رہے ہیں۔واضح رہے کہ مرحوم دلاور خان کے چار بیٹے زمان خان، افضل خان، اسلم خان اور تاج ولی خان سب کے سب برسرِ روزگار ہیں۔اسی طرح مرحوم نعمت خان المعروف کیکے کے چھ بیٹے عجم خان، خان ولی، امین خان، واقف خان، ذوالفقار اور دوست محمد ہیں۔جبکہ سوار خان کے پانچ بیٹے سرزمین، اعظم خان، بخت زمین، راحت علی اور تظیم خان ہیں اسی طرح مرحوم میر امان المعروف منے کے چار بیٹے امان اللہ، نظار علی، ظاہر اللہ اور خان اللہ جبکہ عمر خان کے واحد بیٹے عبدالستار آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم شاہ ولی بابا کے اولاد کا نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

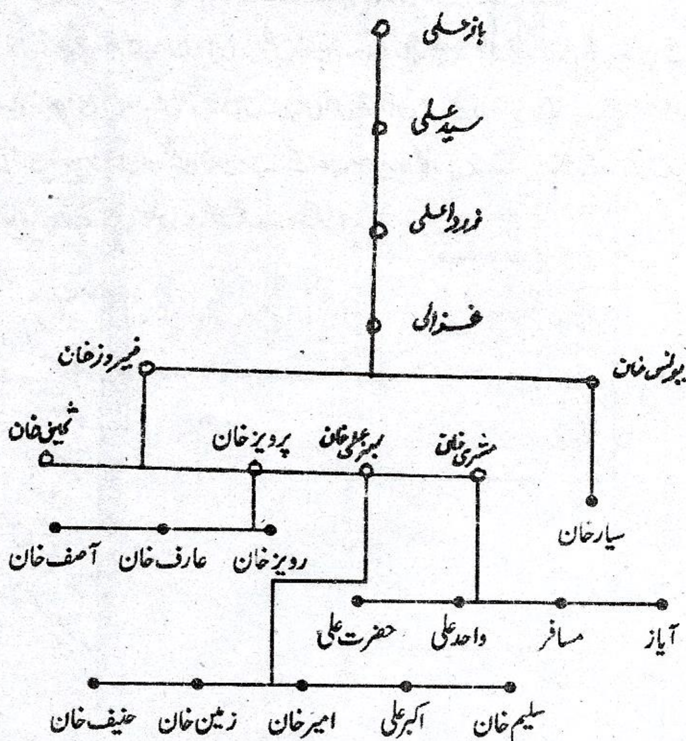
نوٹ: اس کتاب کی پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں دلاور خان، میر آمان خان المعروف منے اور نعمت خان المعروف کیکے ہم میں موجود تھے جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ان مرحومین کے بیٹوں کے نام اوپر درج ہیں۔


بزرگوارم شاہ ولی بابا کے اولاد کا نقشہ شجرہ
بازعلی
سیدعلی
زردالی
شاہ ولی
سہراب خان
میر آمان المعروف ھنے
نعمت خان المعروف ککے
محمود خان
دلاور خان
زمان خان
تاج ولی
عبدالستار
نجم خان
خان ولی
امین خان
واثق خان
ذوالفقار
دوست محمد
امان اللہ
نفاذ علی
ظاہر اللہ
خان اللہ
سرزمین
اعظم خان
منتظم خان
بخت زمین
راحت علی

بزرگوارم مرحوم بابا غزالی برقاضی اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا غزالی زوجہ اول سے بزرگوارم بابا زردالی کے چوتھے بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے یونس خان اور فیروز خان تھے۔
فیروز خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یونس خان فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ بزرگوارم یونس خان کے واحد بیٹے سیار خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں اس خاندان میں فیروز خان کے چار بیٹے مستری خان، سبز علی خان، پرویز خان اور ثمین خان سب کے سب برسرِ روزگار ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم غزالی بابا کے مختصر خاندان سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد باباغـــزالی برقاضی

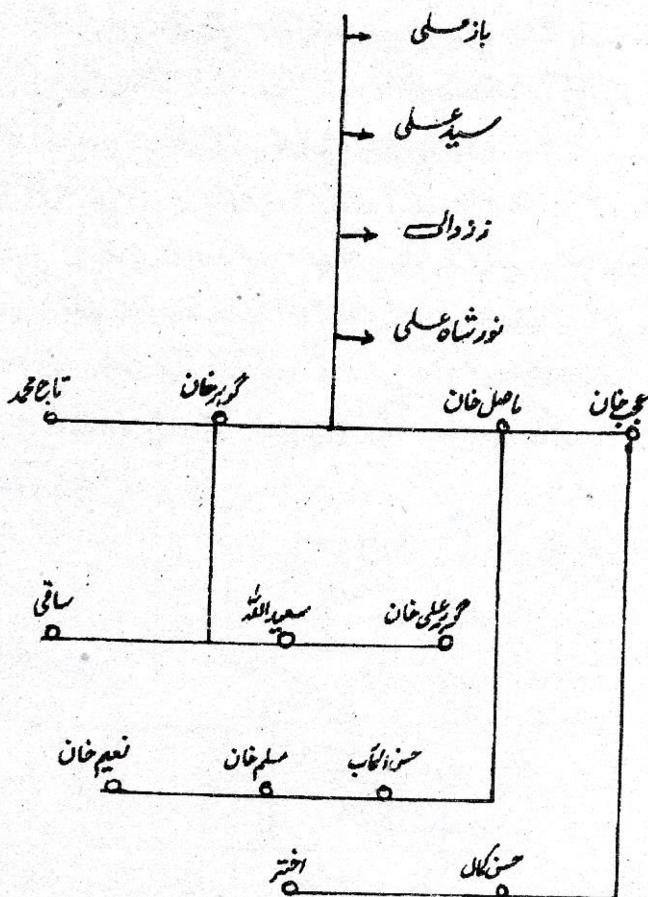


بزرگوارم مرحوم بابا نور شاہ علی برقاضی اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا نور شاہ علی بزرگوارم زردالی بابا کے زوجہ دوم سے پہلے بیٹے تھے۔ آپ بزرگوارم نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے تھے زوجہ اول سے آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے تاج محمد تھے۔ جبکہ زوجہ دوم سے تین بیٹے عجب خان، ماصل خان اور گوہر خان تھے۔ تاج محمد عجب خان اور گوہر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم ماصل خان کے تین بیٹے حسن المآب، مسلم خان اور نعیم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ ساتھ ساتھ مرحوم عجب خان کے دو بیٹے حسن کمال اور اختر جبکہ مرحوم گوہر خان کے تین بیٹے گوہر علی خان سعید اللہ اور ساقی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ نقشہ شجرہ نسب ملاحظہ کریں۔

نوٹ: اس کتاب کی پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں تاج محمد، عجب خان اور گوہر خان ہم میں موجود تھے جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں بیٹوں کے نام اوپر درج ہیں۔ جبکہ مرحوم تاج محمد لاولد وفات پا چکے ہیں۔

٭ نقشہ شجرۂ اولاد بابا نور شاہ علی بیرتاضی ٭



بزرگوارم مرحوم بابا نظر علی برقاضی اور آپ کے اولاد

بزرگوارم نظر علی بابا زوجہ دوم سے بزرگوارم زردالی بابا کے دوسرے اور آخری بیٹے تھے۔آپ بزرگوارم نے چار شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ کے نو بیٹے تھے زوجہ اول سے دو بیٹے جابر خان اور جعفر خان زوجہ دوم سے تین بیٹے جانس خان، بہادر خان اور اسیم خان جبکہ زوجہ سوم سے چار بیٹے محمود خان، جبار خان، پیر خان اور حمز اللہ خان تھے۔زوجہ چہارم سے کوئی اولاد نہیں۔

زوجہ اول کے اولاد میں مرحوم جابر خان کی چار بیٹوں حکیم خان، بصور، شمس القمر اور فضل ربی میں تین بیٹے ہم میں موجود ہیں جبکہ مرحوم حکیم خان کے واحد بیٹے شمس الحق ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح مرحوم جعفر خان کے پانچ بیٹے کریم خان، حسین، ظاہر، محمد اسلام اور ملک تاج تھے۔کریم خان فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ چار ہم میں موجود ہیں۔مرحوم کریم کے چھ بیٹے راد علی خان، وسیم خان، راظیم خان، منصف خان، حبیب اللہ اور عبداللہ ہم میں موجود ہیں۔

زوجہ دوم سے آپ کے تین بیٹوں میں اسیم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔مرحوم بہادر خان کے واحد بیٹے زید خان اور اسی طرح مرحوم جانس خان کے تین بیٹے سراج خان، حمد علی اور سراج الاسلام آج کل ہم میں موجود ہیں۔

زوجہ سوم سے آپ کے چار بیٹوں میں سے محمود، پیر خان اور حمزہ اللہ خان آج کل ہم میں موجود ہیں جبکہ جبار خان مرحوم کے دو بیٹے سوار خان اور نوار خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

واضح رہے کہ زوجہ سوم سے بزرگوارم بابا نظر علی کے چاروں بیٹے اور ان کے اولاد کوہاٹ میں رہائش پذیر ہیں۔زمینداری کے ساتھ ساتھ تجارتی کاروبار بھی کرتے ہیں اور خوب باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔یہ

ہوئے بزرگوارم نظرعلی بابا کے اولاد سے متعلق معلومات ساتھ ساتھ یہاں برقاضی خاندان اور بزرگوارم باز علی کے اولاد سے متعلق معلومات اختتام کو پہنچے۔

نقشہ شجرہ اولاد نظرعلی برقاضی

٭ نقشہ شجرہ اولاد نظرعلی برقاضی ٭

باز علی
سید علی
زرو علی
نظر علی
پیر خان
محمود خان
بہادر خان
جعفر خان
حمزاللہ خان
جبار خان
نسیم خان
جانس خان
جابر خان
نجیب خان
سلیم
بازید خان
سراج خان
محمد
سراج الاسلام
نور خان
سردار خان
ملک شاہ
محمد اسلام
طاہر
کریم خان
حسن دراز
بشر
حسین
مفضل ربی
شمس الحق
حکیم خان
بصور
شمس الحق
عبداللہ
حبیب اللہ
منصف خان
راظیم خان
وسیم خان
رادعلی خان

امبارہ خیل خاندان کے بزرگوارم مرحوم بابا جکڑ شاہ کے اولاد

امبارہ خیل خاندان کے دونو جوانوں بزرگوارم بابا جکڑ شاہ اور بزرگوارم مرحوم بابا حبیب شاہ نے علاقہ بونیر کے موضع چروڑی سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ بابا جکڑ شاہ اور بابا حبیب شاہ آپس میں چچا زاد بھائی تھے۔ آیئے پہلے بزرگوارم جکڑ شاہ بابا کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔ وہ یہ کہ بزرگوارم جکڑ شاہ کے واحد بیٹے بزرگوارم مرحوم کالوشاہ بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے اللہ داد، زرداد، سرانداز اور بزرگوارم گل داد بابا تھے۔ مرحوم اللہ داد بابا کے اولاد کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ کہ آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے میر داد اور شیر داد بابا تھے اسی طرح مرحوم میر داد بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے شیر آمان، بخت زمان، اور زر بخت زمان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم شیر داد بابا نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے شیر زمان، شیر بہادر، امیر بہادر اور علی حیدر آج کل ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم بابا کالوشاہ کے دوسرے بیٹے مرحوم زرداد بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے مرحوم خان زادہ تھے۔

بزرگوارم بابا کالوشاہ کے تیسرے بیٹے مرحوم سرانداز بابا نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے امیر زادہ اور شیر زادہ تھے۔ جو کہ لاولد وفات ہو چکے ہیں اسی طرح بابا کالوشاہ کے چوتھے بیٹے بزرگوارم گل داد بھی لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا جکڑ شاہ امبارہ خیل کے اولاد سے متعلق معلومات۔ یہاں سے اس خاندان میں مرحوم خانزادہ کے تین بیٹے وزیر زادہ، عادل زادہ اور عثمان

زادہ تھے۔ وزیر زادہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ عادل زادہ اور عثمان زادہ دونوں وفات ہو چکے ہیں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں شیر آمان، بخت زمان، خان زادہ، عادل زادہ اور ابوذر ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم شیر آمان کے پانچ بیٹے عرفان علی، عواد خان، زاہد علی عرف اطان، امان علی، ختان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم بخت زمان نے دو شادیاں کی ہوئی تھی۔ زوجہ اول سے دو بیٹے برہان اور غفران تھے غفران ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم بُرہان کے زوجہ اول سے تین بیٹے عبدالعزیز، حمزہ، نظام ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ زوجہ دوم سے عبدالباقی، خیر الامان ہم میں موجود ہیں۔

مرحوم خان زادہ کے تین بیٹوں کے نام درج ہیں۔ مرحوم عثمان زادہ کے واحد بیٹے ابوذر تھے جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں مرحوم ابوذر کے تین بیٹے ذوالقرنین، زین اللہ، ضرار ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم عادل زادہ کے تین بیٹے پیر زادہ، بلال اور عباس ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا جکڑ شاہ اُمبارہ خیل

جکڑ شاہ

کالو شاہ

انگہ داد — زرولو — سرانداز — گل داد لاولد

خان زادہ

امیر زادہ لاولد — شیر زادہ لاولد

وزیر زادہ — عادل زادہ — عثمان زادہ

ابوذر

ذوالقرنین — زین اللہ — ضرار

پیر زادہ — بلال — عباس

میر ولد — شیر داد

شیر امان — بخت زمان — زر بخت مان

شیر زمان — شیر بہادر — امیر بہادر — علی حیدر

عرفان علی — عواد خان — زاہد علی — امان علی — خنان علی

امبارہ خیل خاندان بزرگوارم مرحوم بابا حبیب شاہ اور آپ کے اولاد

بزرگوارم بابا حبیب شاہ امبارہ خیل نے اپنے چچازاد بھائی جکڑ شاہ بابا کے ساتھ علاقہ بونیر سے نقل مکانی کر کے گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے رسول شاہ بابا تھے۔

بزرگوارم مرحوم رسول شاہ بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے بزرگوارم عبدالجبار، عبدالستار، عبدالجلال، سید غفار اور عبدالغفار بابا تھے۔ پہلے بزرگوارم رسول شاہ بابا کے پہلے بیٹے مرحوم عبدالجبار بابا سے متعلق معلومات آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ کے چار بیٹے سید وہاب، عبدالوہاب، نور وہاب اور یعقوب بابا تھے۔ مرحوم سید وہاب کے واحد بیٹے ریشاد آج کل ہم میں موجود ہیں مرحوم بابا عبدالوہاب کے دو بیٹے زرشاد اور خان شاد بابا مرحوم نور وہاب کے واحد بیٹے خان تاج جبکہ مرحوم یعقوب کے تین بیٹے امریز خان، گل امریز اور محمد امریز آج کل ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم مرحوم بابا عبدالستار نے بھی ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے خان بہادر خان اور دلاور خان بابا تھے۔ دلاور خان لاولد وفات ہو چکے ہیں جبکہ بزرگوارم مرحوم خان بہادر خان کے تین بیٹے خان شیر، گل بہادر خان اور شاہ بہادر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں بابا عبدالستار کے اولاد پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ آج کل آپ بزرگوارم کے اولاد موضع نواں کلی رستم میں مقیم ہیں۔ آپ کے اولاد میں مرحوم بابا خان بہادر خان کے بیٹے گل بہادر خان ایک قابل انجینئر ہیں۔ اور آج کل محکمہ ٹیلی فون میں بحیثیت مرکزی افسر کے تعینات ہیں یہ ہوئے بزرگوارم عبدالستار بابا کے اولاد سے متعلق معلومات آگے بابا رسول شاہ کے تیسرے بیٹے مرحوم بابا عبدالجلال کے اولاد سے متعلق معلومات

تحریر خدمت ہیں۔ بزرگوارم بابا عبدالجلال نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے بخت جمال اور عبداللہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔

رسول شاہ بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم مرحوم سید غفار بابا تھے۔ بزرگوارم سید غفار بابا کے تین بیٹے سید رسان، شاہ رسان اور اخبار خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں سید غفار بابا اور آپ کے اولاد پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ سید غفار بابا انتہائی محنتی انسان تھے۔ سخت زمینداری کیا کرتے تھے اپنے محنت مشقت کی بدولت تھوڑی بہت زرعی زمین خرید چکے تھے آپ کے بعد آپ کے بیٹے سید رسان اور اخبار خان بھی اپنی باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ دن رات محنت مشقت کر کے آمدنی میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ زرعی زمینوں کی خرید کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ ہوئے سید غفار بابا اور آپ کے اولاد سے متعلق معلومات آگے بزرگوارم رسول شاہ بابا کے پانچویں بیٹے عبدالغفار بابا کے اولاد کا حال سنیئے۔ بزرگوارم مرحوم عبدالغفار بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے عبد الواکب، گل بر، سیفور خان اور گل صدبر تھے۔ عبدالواکب لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ گل بر اور سیفور آج کل ہم میں موجود ہیں جبکہ گل صدبر مرحوم کے دو بیٹے علی انور، گل اکبر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اس خاندان میں سید رسال کے چار بیٹے لیاقت علی، عصمت علی، ریاض علی اور ارشد علی جبکہ اخبار خان کے چار بیٹے محمد رسان، گل رسان، محمد شیر اور عنایت علی سب کے سب انتہائی محنتی اور خوش اخلاق جوان ہیں۔ اسی طرح امبارہ خیل خاندان بابا جکڑ شاہ اور حبیب شاہ کے اولاد سے متعلق معلومات اختتام پذیر ہوئے۔

یہاں اس خاندان میں بزرگوارم مرحوم خان بہادر خان کے تعلیمی گھرانے سے متعلق لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ آپ بزرگوارم کے بیٹے گل بہادر خان انتہائی کامیاب انجینئر ڈائریکٹر جنرل PTCL۔ اسی طرح گل بہادر خان کے دو بیٹے اور آپ بزرگوارم کے پوتے انجینئر ڈاکٹر ایمل خان (Orange Telecom UK) جبکہ انجینئر ڈاکٹر جبران خان پروفیسر امریکن یونیورسٹی آف کویت۔ اسی طرح شیر خان کے چار بیٹے اعجاز نذیر اے۔ ایم مارکیٹ PTCL۔ انجینئر ارشاد نذیر اے ایم، ڈی سی ایل اینڈ بی

بی PTCL جبکہ انجینئر امتیاز علی بزنس منیجر PTCL اسی طرح اعزاز نذیر آر کیٹک انجینئر جبکہ بزرگوارم کے تیسرے بیٹے شاہ بہادر خان کے تین بیٹے شہاب نذیر اسسٹنٹ بزنس منیجر۔ انجینئر سہراب خان، انجینئر سیٹلائٹ اینڈ VSAT پی ڈی ایل اسلام آباد اسی طرح عبید خان انجینئر سیٹلائٹ VSAT پی ڈی ایل اسلام آباد علاقہ سدھوم کا ریکارڈ تعلیمی گھرانہ ہیں۔ ان نوجوانوں کے ترقی کے واضح امکانات عیاں ہیں۔

نوٹ: اس کتاب کی پہلی ایڈیشن میں چھپائی کے دوران اخبار خان اور لیاقت علی ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ اولاد کی تفصیل اوپر درج ہیں جبکہ مرحوم لیاقت علی کے واحد بیٹے جہاد علی ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ بابا حبیب شاہ امبارہ خیل

حبیب شاہ
رسول شاہ
عبدالجبار
عبدالستار
عبدالجلال
سید غفار
عبدالغفار
لاولد
دلاور خان
بخت جمال
خان بہادر خان
عبداللہ
خان شیر
گل بہادر خان
شاہ بہادر
سید خان
شاہ زمان
اختیار خان
لیاقت علی
عصمت علی
ریاض علی
ارشد علی
سید وہاب
عبدالوہاب
نور وہاب
یعقوب خان
محمد زمانی
گل زمان
محمد شیر
عنایت گل
عبدالواکب
گل ببر
سیف خان
گل محمد بزرگ
ولی شاد
خان تاج
زر شاد
خان شاد
علی انور
گل اکبر
امریز خان
گل امریز
محمد امیر ریز

اکوخیل خاندان بزرگوارم مرحوم بابا غریب اللہ اور بزرگوارم مرحوم بابا سیف اللہ کے اولاد

اکوخیل خاندان بنیادی طور پر موضع اسماعیلہ کے باشندے ہیں۔ بزرگوارم غریب اللہ بابا اور بزرگوارم سیف اللہ بابا دونوں سگے بھائی تھے۔اپنے گاؤں اسماعیلہ میں کسی سے جھگڑا کیا اور وہاں سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے گاؤں گڑیالہ میں مقیم اکوخیل خاندان کے لوگ انتہائی شریف، امن پسند اور محنت کش لوگ ہیں۔اپنی خوش اخلاقی اور شرافت کی بدولت آج کل ان لوگوں کے گاؤں گڑیالہ میں بڑے بڑے اور معزز خاندانوں کے ساتھ رشتے ناطے طے ہو چکے ہیں۔ساتھ ساتھ ان کی مالی اور افرادی قوت میں دن بہ دن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور گاؤں گڑیالہ میں ان کا شمار کھاتے پیتے گھرانوں کے زمرے میں آتا ہے۔

یہ ہوئے اکوخیل خاندان سے متعلق معلومات آیئے اب بزرگوارم غریب اللہ بابا کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلاؤں۔

بزرگوارم بابا غریب اللہ کے دو بیٹے بزرگوارم وہاب خان اور نواب خان بابا تھے۔مرحوم وہاب خان بابا کے تین بیٹے بزرگوارم دریحان، حیدر خان اور دلاور خان بابا تھے۔مرحوم دریحان بابا کے دو بیٹے افضل خان اور امبارہ خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ بزرگوارم مرحوم حیدر خان کے تین بیٹے رحیم خان، دوار خان اور بہرام خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح بزرگوارم مرحوم دلاور خان بابا کے واحد بیٹے گل ریحان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم غریب اللہ بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم نواب خان بابا تھے۔مرحوم نواب خان بابا کے واحد

بیٹے مہتشم بابا تھے۔ جبکہ مہتشم بابا کے دو بیٹے جمشید خان اور خان شیر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ واضح رہے کہ مرحوم مہتشم بابا پیدائشی گونگے تھے۔ اور اسی طرح آپ کے بیٹے خان شیر بھی پیدائشی گونگے تھے۔ یہ ہوئے بزرگوارم بابا غریب اللہ کے اولاد سے متعلق معلومات۔ آیئے اب بزرگوارم سیف اللہ بابا کے اولاد سے متعلق آگاہ کروں۔ بزرگوارم سیف اللہ بابا کے پانچ بیٹے بزرگوارم عالم خان، شاہ داد خان، خوائیداد خان، شیر دل خان اور اسم جو کہ لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ بچپن میں گم ہو چکے تھے۔ بزرگوارم مرحوم عالم خان بابا کے دو بیٹے ہاشم خان اور فردوس خان بابا تھے۔ فردوس خان بابا لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم ہاشم خان بابا کے دو بیٹے دراز خان اور خان غالب تھے۔ خان غالب لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم دراز خان بابا کے دو بیٹے سلیم خان اور شیر ولی خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ سیف اللہ بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم شاہ داد خان تھے۔ جن کے واحد بیٹے بزرگوارم مرحوم زرین خان بابا تھے۔ اسی طرح زرین خان بابا کے واحد بیٹے شمشاد خان تھے۔ بزرگوارم مرحوم شمشاد خان نے دو شادیاں کی ہوئیں تھیں اور آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے تھے۔ زوجہ اول سے محمد رفیق اور محمد شفیق جبکہ زوجہ دوم سے تین بیٹے عبدالودود، عبدالولی اور شاہ سعود ہیں۔ جو کہ سب کے سب آج کل ہم میں موجود ہیں۔ سیف اللہ بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم خوائیداد خان تھے۔ مرحوم خوائیداد خان کے واحد بیٹے میر داد بابا تھے اور بزرگوارم میر داد کے واحد بیٹے کریم داد تھے۔ کریم داد مرحوم کے دو بیٹے میر اکبر اور فضل اکبر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم سیف اللہ بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم شیر دل خان بابا تھے۔ مرحوم شیر دل خان بابا کے دو بیٹے سجاول خان اور منجاور خان تھے۔ مرحوم سجاول خان بابا کے واحد بیٹے شوکت علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم منجاور خان بابا کے تین بیٹے خان رازق، خان صاحب اور خان صادق آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم سیف اللہ بابا کے پانچویں بیٹے اسم بچپن میں گم ہو چکے ہیں۔ جو کہ لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ اس خاندان میں رحیم خان مرحوم کے دو بیٹے امان خان اور اعظم خان ہیں۔ جبکہ جمشید کے چار بیٹے گوہر، امجد، شعیب اور زبیر ہیں۔ اسی طرح خان رازق کے پانچ بیٹے عزیز خان، نواس خان، انور،

ماصل، سیف علی جبکہ بہرام خان کے چار بیٹے ستار خان، مرتضی، سجاد اور جواد ہیں۔ متذکرہ سب کے سب خوش اخلاق اور برسرِ روزگار نوجوان ہیں یہ ہوئے اکوخیل خاندان سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: اس کتاب کی پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں رحیم خان اور خان شیر ہم میں موجود تھے جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم رحیم خان کے دو بیٹوں کے نام اوپر درج ہیں۔ جبکہ خان شیر لاولد وفات پا چکے ہیں۔

نقشہ شجرہ بابا غریب اللہ سیف اللہ کو خیل

غریب اللہ

سیف اللہ

وہاب خان

نواب خان

عالم خان

شاہ ولو خان

خوائیداد خان

شیر دل

لاولد

محتشم

جمشید خان

خان شہید

گوہر خان

احمد

شعیب

زبیر

لاولد فردوس

ہاشم خان

خان غالب لاولد

دراز خان

مسلیم خان

شیر ولی

زرین خان

شمشاد خان

شاہ محمود

عبدالولی

عبدالودود

محمد شفیق

محمد رفیق

میر داد

کریم داد

میر اکبر

فضل اکبر

منجلور خان

سجاول خان

شوکت علی

خان رازق

خان صاحب

خان صادق

عزیز خان

نواس خان

نور خان

ماصل خان

سیف علی

دوریجان

حیدر خان

دلاور خان

گل ریحان

افضل خان

اسفندیار خان

منظیم خان

احسان خان

رحیم خان

دراز خان

بہرام خان

ستار خان - مرتضیٰ خان عرف باچا - سجاد - جواد

بونیروال خاندان بزرگوارم مرحوم اللہ نور بابا کے اولاد

گاؤں گڑیالہ میں کئی خاندان ایسے ہیں۔جن کے آباؤاجداد نے علاقہ بونیر سے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم اللہ نور بابا کا خاندان بھی ان لوگوں میں شامل ہے۔ بزرگوارم اللہ نور بابا نے علاقہ بونیر کے گاؤں ریگا سے نقل مکانی کر کے پہلے چارگلی کے قریب گاؤں کوترپان میں گھر بسایا لیکن مزہ نہیں آیا اور وہاں سے نقل مکانی کر کے گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہیں آپ بزرگوارم نے زمینداری کا پیشہ اختیار کیا۔ بزرگوارم اللہ نور بابا نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے سات بیٹے بزرگوارم احمد نور، احماء نور، سمہ نور، فضل نور، میاں نور، غازی شاہ بابا اور امبارک شاہ بابا تھے۔

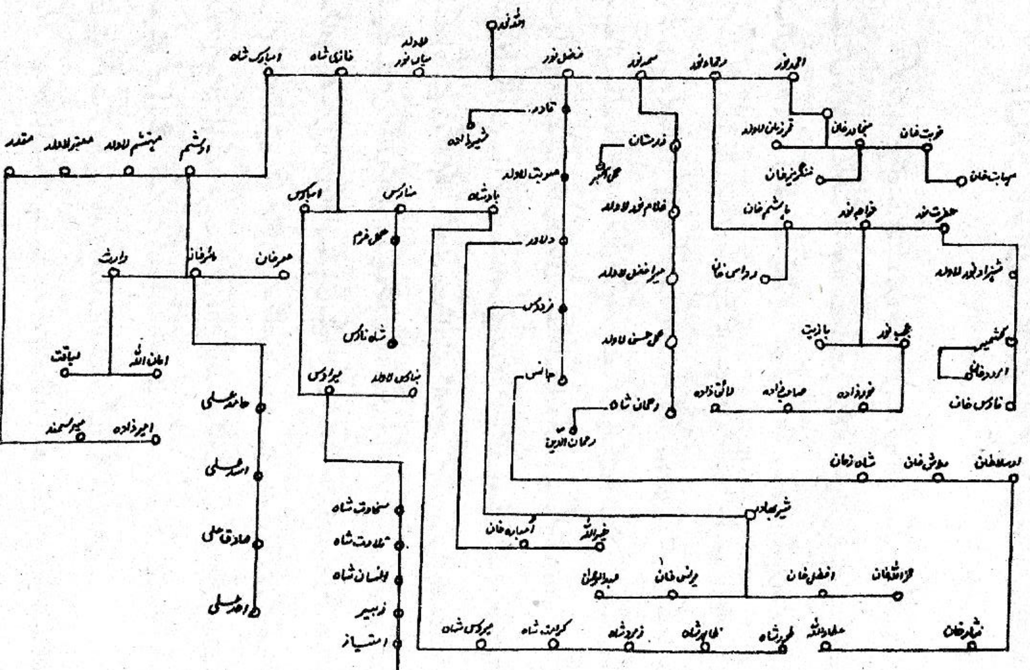
بابا اللہ نور آپ کے بیٹوں نے محنت مشقت کر کے گاؤں گڑیالہ میں اپنے قدم جما لیے جس کے نتیجے میں آج کل ان کے اولاد کا گاؤں گڑیالہ میں پورا ایک محلہ، محلہ بونیروال کے نام سے مشہور ہے اور آج تک اپنے آباؤاجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس خاندان کے لوگ زمینداری، ملازمتیں، مزدور، تجارت وغیرہ کر کے ان کا خوب گزر اوقات چل رہا ہے۔ بزرگوارم اللہ نور بابا کے بیٹوں کے اولاد کی تفصیل کچھ یوں ہیں۔ بزرگوارم مرحوم احمد نور بابا کے واحد بیٹے عبدالواحد تھے۔ بابا مرحوم عبدالواحد کے تین بیٹے نوبت خان، منجاور خان اور قمر زمان تھے۔ قمر زمان لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ مرحوم نوبت خان کے واحد بیٹے مہابت خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ منجاور خان بابا کے واحد بیٹے ننگریز خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم بابا اللہ نور کے دوسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم احما نور بابا کے تین بیٹے حضرت نور، خواجہ نور اور ہاشم خان بابا تھے۔ حضرت [illegible] نور بابا کے تین بیٹے شہزاد نور، کشمیر اور فارس خان تھے۔ شہزاد

نورلا ولد وفات ہو چکے ہیں۔ فارس خان ہم میں موجود ہیں جبکہ مرحوم کشمیر کے واحد بیٹے امرود خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بابا مرحوم خواجہ نور کے دو بیٹے بازیت اور عجب نور تھے۔ بازیت آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ عجب نور مرحوم کے تین بیٹے نورزادہ، صاحب زادہ اور لائق زادہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم بابا ہاشم خان کے بیٹے رداس خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم بابا اللہ نور کے تیسرے بیٹے مرحوم سمہ نور بابا کے پانچ بیٹے زرستان، غلام نور، میر افضل، گل حسن اور رحمان شاہ بابا تھے۔ غلام نور، میر افضل اور گل حسن تینوں لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم زرستان کے واحد بیٹے گل اکبر اور مرحوم رحمان شاہ کے واحد بیٹے رحمان الدین آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم بابا اللہ نور کے چوتھے بیٹے بزرگوارم مرحوم بابا فضل نور کے پانچ بیٹے بزرگوارم فردوس، دلاور خان، جانس خان، قادر خان اور صحبت خان بابا تھے۔ صحبت خان بابا لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ مرحوم فردوس خان بابا کے واحد بیٹے شیر بہادر بابا تھے۔ مرحوم شیر بہادر کے چار بیٹے حمز اللہ خان، افضل خان، یوسف خان اور عبدالرحمٰن آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم جانس خان بابا کے تین بیٹے ارسلا خان، مداش خان اور شاہ زمان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم بابا قادر خان کے واحد بیٹے شیر زادہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح شیر زادہ کے چار جوان بیٹے جمیل، بخت زادہ، جہانزیب اور اورنگزیب ہم میں موجود ہیں۔ واضح رہے کہ شیر زادہ جنگ عظیم دوم میں انگریزوں کے فوج کی طرف سے جاپان کے خلاف لڑتے ہوئے گرفتار ہو چکے تھے اور قید بھگت چکے ہیں۔ بزرگوارم بابا اللہ نور کے پانچویں بیٹے میاں نور لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم بابا اللہ نور کے چھٹے بیٹے بزرگوارم مرحوم غازی شاہ بابا کے تین بیٹے بادرشاہ بابا، منارس اور امبارس تھے۔ مرحوم بادرشاہ بابا کے پانچ بیٹے ظاہر شاہ، زمرد شاہ، کرامت شاہ، میروس شاہ اور طور شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم منارس بابا کے دو بیٹے گل فرم اور شاہ نارس آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم امبارس بابا کے دو بیٹے بنارس اور میراوس تھے۔ بنارس لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ میراوس ہم میں موجود ہیں۔ ساتھ ساتھ میراوس کے پانچ جوان بیٹے سخاوت شاہ،

تلاوت شاہ، انسان شاہ، زبیر اور امتیاز ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم بابا اللہ نور کے چھٹے بیٹے بزرگوارم مرحوم بابا امبارک شاہ کے چار بیٹے روشم خان، مقدر خان، مہتشم خان اور معتبر خان بابا تھے۔ مہتشم خان اور معتبر خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم روشم خان کے تین بیٹے عصر خان، وارث خان ور مائز خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اس خاندان میں مائز خان کے چار بیٹے حامد، اسد، صادق اور احمد جبکہ وارث خان کے دو بیٹے امان اللہ خان اور لیاقت ہیں ارسلا خان کے دو بیٹے نثار اور عطاء اللہ یہ سب کے سب جوان ہیں اور برسرِ روزگار ہیں۔ یہ ہوئے گاؤں گڑیالہ میں بونیر وال خاندان بابا اللہ نور کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ بونیروال خاندان اللہ نور بابا کے اولاد



میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم بابا عنبر شاہ کے اولاد

بزرگوارم بابا عنبر شاہ نے سلارزو میرہ علاقہ بونیر سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔اس خاندان کے لوگ آباؤ اجداد سے نہایت پرہیز گا اور قابل احترام چلے آرہے ہیں۔آج تک لوگ اس خاندان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ان کی بددُعاؤں سے ڈرتے ہیں۔ پرانے زمانے سے عوام کے مابین صلح جوئیاں کرنا اس خاندان کا شیوہ ہے۔کوئی کتنا ہی بڑا صاحب جائیداد اور افرادی قوت والا کیوں نہ ہو بوجہ ان کی آباؤ اجداد کی بزرگی اور پرہیز گاری کے ان کے فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔اس خاندان پر اللہ تعالیٰ کا رحم وکرم ہے۔کہ گڑیالہ جیسے گاؤں میں آج تک اس خاندان کے لوگ پرامن رہ رہے ہیں۔حلال کی کمائی کر کے خوب گزارہ چل رہا ہے۔تھوری بہت زرعی اراضی بھی اس خاندان کو مل چکی ہے۔بابا عنبر شاہ کے واحد بیٹے بزرگوارم سید موسیٰ بابا تھے۔جبکہ بزرگوارم مرحوم سید موسیٰ بابا کے پانچ بیٹے بزرگوارم گلال شاہ،قدرت شاہ،امیر شاہ،سید اعظم اور سید عمر بابا تھے۔بزرگوارم سید موسیٰ کے پہلے بیٹے مرحوم گلال شاہ بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے حسن شاہ اور سید احمد شاہ بابا تھے۔مرحوم حسن شاہ بابا کے پانچ بیٹے اسماعیل،محمد صاغر،امیر زادہ،اسرائیل اور وزیر زادہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ مرحوم سید احمد شاہ بابا کے واحد بیٹے سردار علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔
بزرگوارم سید موسیٰ بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم بابا قدرت شاہ تھے۔بزرگوارم مرحوم قدرت شاہ بابا کے واحد بیٹے کشمیر بابا تھے۔جبکہ مرحوم کشمیر بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم سجاول شاہ تھے۔مرحوم سجاول شاہ کے تین بیٹے حضرت عزیر،زین العابدین اور روح الامین آج کل ہم میں موجود ہیں۔
بزرگوارم سید موسیٰ بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم امیر شاہ بابا تھے۔مرحوم امیر شاہ بابا کے واحد بیٹے سید

اسرار بابا تھے۔اسی طرح بزرگوارم مرحوم سید اسرار کے پانچ بیٹے میاں سراج، سید الابرار، سید بہاج، سید القرار اور دارالوہاب آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم سید موسیٰ بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم سید اعظم بابا تھے۔ مرحوم سید اعظم بابا کے دو بیٹے بزرگوارم صاحبزادہ بابا اور شیر زادہ بابا تھے۔ مرحوم صاحبزادہ باچہ کے واحد بیٹے امام حسین آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم شیر زادہ بابا کے دو بیٹے جہان زادہ اور پیر زادہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم سید موسیٰ بابا کے پانچویں بیٹے بزرگوارم سید عمر بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم سید عمر بابا کے واحد بیٹے شہزادہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم شہزادہ بابا کے تین بیٹے بخت زادہ، بخت ستار اور مہر زادہ تھے۔

بخت ستار اور مہر زادہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم بخت زادہ کے تین بیٹے بخت جمال، گل جمال اور سید جمال آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اس خاندان میں بخت ستار باچہ کے دو بیٹے مختیار اور اخیار۔ مہر زادہ باچہ کے تین بیٹے امداد علی، راحت علی اور امجد علی۔ اسی طرح امام حسین کے چار بیٹے اختر حسین، گل حسین، اجمل حسین اور احمد حسین جبکہ مرحوم سید الابرار باچہ کے واحد بیٹے دارالقرا ہیں۔ اسی طرح میاں سراج کے دو بیٹے دارالوہاب کے تین بیٹے اور سید القرار کے دو بیٹے سب کے سب نوجوانان ہیں۔ یہ ہوئے میاں گان خاندان اور بابا عنبر شاہ کے اولاد سے متعلق معلومات۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ میانگان اولاد بابا عنبر شاہ

عنبر شاہ
سید موسیٰ
امیر شاہ
قدرت شاہ
گلاب شاہ
حسن شاہ
سیف اللہ
سردار علی
اسماعیل
محمد سافر
امیر زادہ
اسماعیل
وزیر
کشمیر
سید ابرار
میاں سراج
سید الابرار
سید لیاقت
سید القرار
دار الوہاب
شاہ دوم
خالد
ہارون
ظہور
اورنگزیب
روح الامین
زین العابدین
عزت عزیز
شاہ سمیع اول
سید اعظم
صاحبزادہ
شیرزادہ
پیرزادہ
جہانزادہ
امام حسین
ساجد حسین
سجاد حسین
دار القرار
اختر حسین
گل حسین
وحید حسین
احمد حسین
سید عمر
شہزادہ
بخت شار
بخت زادہ
مہرزادہ
بخت جمال
گل جمال
سید جمال
مختیار
اختیار
امداد علی
واحد علی
احمد علی

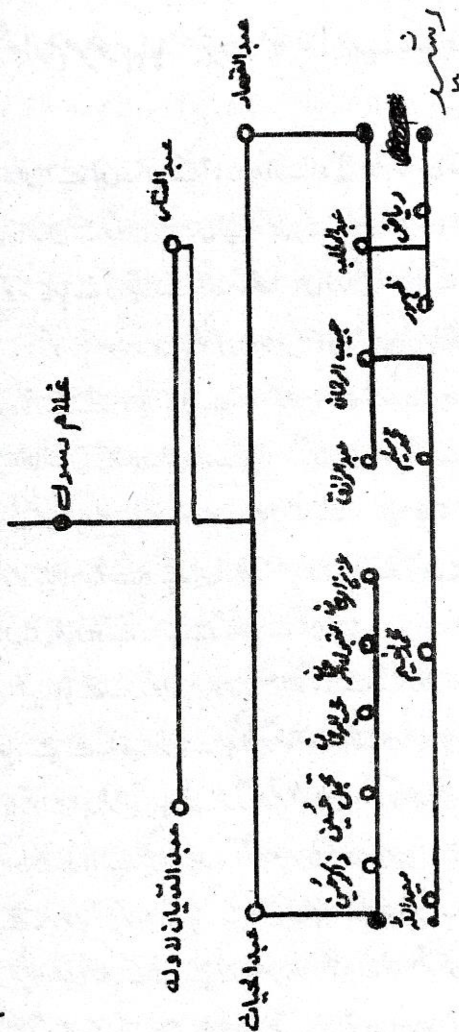
صاحبزادگان خاندان بزرگوارم مرحوم غلام رسول بابا کے اولاد

صاحبزادگان خاندان کے لوگ آباؤ اجداد سے لے کر آج تک انتہائی شریف لوگ چلے آرہے ہیں۔ کپور خیل خاندان کے لوگ آل رسول اور آل اولیاء کرام کا بڑا خیال رکھا کرتے تھے۔ صاحبزادگان خاندان کے بزرگوارم صاحبزادہ غلام رسول بابا جنہوں نے رُستم سے نقل مکانی کر کے گاؤں گڑیالہ تشریف لے آئے۔ کپور خیل خاندان کے بزرگوارم بابا مدد خان نے غلام رسول بابا کی عزت افزائی کی رہنے کے لئے مکان اور ساتھ ساتھ کافی زرعی اراضی وقف دے دی۔ صاحبزادہ غلام رسول بابا انتہائی فقیر طبع اور پرہیزگار انسان تھے۔ علاقے میں کافی لوگ آپ بزرگوارم کے مُرید تھے۔ آپ بزرگوارم کے دو بیٹے صاحبزادہ عبدالستار اور صاحبزادہ عبدالرّیان تھے۔ صاحبزادہ عبدالرّیان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ بزرگوارم مرحوم صاحبزادہ عبدالستار کے دو بیٹے صاحبزادہ عبدالقہار اور صاحبزادہ عبدالغیاث بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم صاحبزادہ عبدالقہار بابا کے تین بیٹے صاحبزادہ عبدالمطلب، صاحبزادہ حبیب الرحمٰن اور صاحبزادہ عبدالرازق باچہ تھے۔ صاحبزادہ عبدالرازق آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں مرحوم صاحبزادہ عبدالمطلب صاحب پر ایک چھوٹا سا تبصرہ۔ صاحبزادہ عبدالمطلب خود ایک قابل شخصیت تھے۔ سکول کے اُستاد ریٹائرڈ ہو چکے تھے۔ آج کل آپ کے تین بیٹے عبدالرشید، ریاض احمد اور ڈاکٹر ظہور احمد ہم میں موجود ہیں۔ اور اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ جبکہ مرحوم صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کے تین بیٹے محمد سلیم، محمد نعیم اور سعید اللہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم صاحبزادہ عبدالعیاث بابا کے پانچ بیٹے صاحبزادہ عزیز الرحمٰن، صاحبزادہ مقبول الرحمٰن، صاحبزادہ محبّ الرحمٰن، صاحبزادہ تجمل حسین اور صاحبزادہ ذاکر حسین آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے صاحبزادہ غلام رسول بابا کے اولاد سے متعلق معلومات

یہاں اس خاندان پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ صاحبزادگان خاندان کے لوگ آباؤاجداد سے انتہائی معزز اور پاک چلے آرہے ہیں۔ ان کے ساتھ لین دین میں گاؤں گڑیالہ کے لوگ انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ ان سے چوری کرنے والا یا نقصان پہنچانے والا موقع پر عذاب الٰہی میں پھنس جاتا ہے۔ اس خاندان میں صوبیدار صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب انتہائی قابل شخصیت گزر چکے ہیں۔ انتہائی خوش اخلاق انسان تھے۔ فوج سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد عوامی سیاست میں حصہ لے کر ایک بار قومی اسمبلی اور ایک بار ڈسٹرکٹ کونسل مردان کے الیکشن لڑ چکے ہیں۔ لیکن کامیاب نہیں ہوئے علاوہ ازیں صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب، جنرل ضیاء الحق کے دورِ حکومت میں صوبائی مشاورتی کونسل کے ممبر بنے۔ اس دوران انہوں نے گاؤں گڑیالہ کی تعمیر و ترقی کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیئے۔ ان میں لڑکوں کے لئے ہائی سکول، ہسپتال اور گڑیالہ تا ہوسی تک پکے سڑک کی تعمیر قابل ذکر ہیں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں صاحبزادہ مقبول الرحمٰن اور صاحبزادہ ریاض احمد ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم ریاض احمد کے تین بیٹے اجلال احمد، افضال احمد اور بلال احمد آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ صاحبزادگان خاندان بزرگوارم مرحوم غلام رسول بابا



ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم بابا حضرت میر صاحب کے اولاد

گاؤں گڑیالہ میں کئی خاندان ایسے ہیں۔ جن کے آباؤ اجداد نے دینی علوم حاصل کئے ہوئے تھے۔ گاؤں گڑیالہ کے کپور خیل خاندان کے لوگوں نے اس جیسے لوگوں کی خاطر خواہ عزت افزائی کی۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہی ان کو سر چھپانے کی جگہ کے ساتھ ساتھ ان کی ذرائع آمدنی کے لئے زرعی زمینیں بھی وقف کئے ہوئے ہیں۔ بزرگوارم حضرت میر بابا کو بھی بطور سیری کافی زمینیں دی جا چکی ہیں۔ جو کہ آج تک آپ بزرگوارم کے اولاد کے لئے ذریعہ آمدنی ہے۔ بزرگوارم مولانا حضرت میر صاحب کے والد بزرگوارم انور شاہ بابا کا تعلق افغانستان کے علاقہ قندھار سے تھا۔ بزرگوارم بابا انور شاہ نے افغانستان سے نقل مکانی کر کے گڑھی کپورہ میں آباد ہوئے بزرگوارم بابا انور شاہ کے دو بیٹے مولانا حضرت میر صاحب اور نیاز محمد بابا تھے۔ نیاز محمد بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ حضرت میر بابا نے گڑھی کپورہ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ آپ بزرگوارم کے تین بیٹے مولانا احمد صاحب مولانا سید امیر صاحب اور مولانا عبدالحمید بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم مولانا احمد صاحب نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے تھے۔ زوجہ اول سے عبدالقیوم، عبدالمالک اور عبدالخالق بابا تھے۔ جبکہ زوجہ دوم سے واحد بیٹے بزرگوارم عبدالرشید بابا تھے۔ بزرگوارم عبدالقیوم، بزرگوارم عبدالمالک اور بزرگوارم عبدالخالق بابا تینوں لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ بزرگوارم مرحوم عبدالرشید بابا کے تین بیٹے عبد الحکیم، مظہر کریم اور فضل کریم تھے۔ مرحوم مظہر کریم کے چار بیٹے اظہر کریم، اسد کریم، محمد نعیم اور محمد سلیم آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم عبدالحکیم کے تین بیٹے نور البصر ، نور الحکیم اور نور القمر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم فضل کریم کے چار بیٹے محمد طارق، محمد طیب، محمد اشرف اور عبدالوہاب آج کل

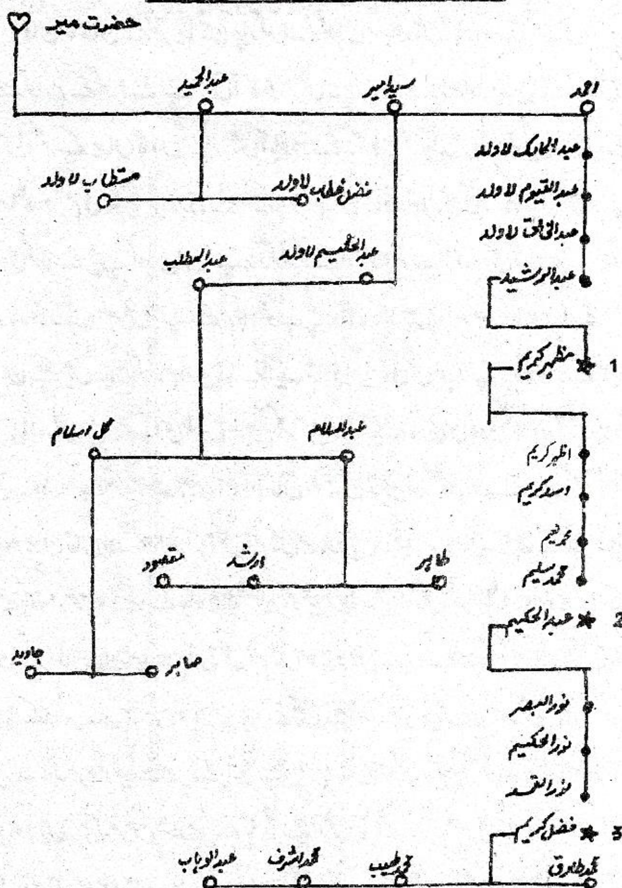
ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے مولانا احمد صاحب کے اولاد سے متعلق تفصیلی معلومات یہاں آپ بزرگوارم کے اولاد پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ مولانا احمد صاحب کے بیٹے مولانا عبدالمالک صاحب عوامی نیشنل پارٹی کے بانی عبدالغفار خان بابا کے قریبی ساتھی تھے۔ سیاسی قیدی رہ چکے ہیں۔ ساتھ ساتھ پارٹی کی خاطر کافی مالی قربانیاں بھی دے چکے ہیں۔ اسی طرح مولانا احمد صاحب کے بیٹوں میں مولانا عبد الرشید صاحب انتہائی قابل، چالاک اور ہوشیار آدمی تھے۔ آپ بزرگوارم نے گاؤں گڑیالہ میں ایک اسلامی مدرسہ تعمیر کیا تھا۔ اور آپ ہی اس مدرسے کے مہتمم تھے۔ بہر حال وہ سلسلہ چند سالوں تک جاری رہا بعد میں تعطل کا شکار ہوا۔ بزرگوارم عبدالرشید بابا اپنے زمانے کے انتہائی ہشاش بشاش اور قابل آدمی تھے۔ انگریزوں کی حکومت کو ناکام بنانے کے لئے جرمنی نے ایک خفیہ تنظیم تشکیل دی ہوئی تھی۔ بزرگوارم عبدالرشید صاحب اس تنظیم کے ممبر تھے۔ اس تنظیم کی وساطت سے انہوں نے خود روپیہ بنانے کے لئے سانچہ بھی تیار کیا ہوا تھا۔ بعد میں راز فاش ہونے کی وجہ سے انہوں نے وہی سانچہ نوشہرہ کے قریب دریا میں پھینک دیا۔ یہ ہوئے مولانا احمد صاحب کے اولاد سے متعلق معلومات آگے مولانا حضرت میر صاحب کے بقیہ دو بیٹوں مولانا سید امیر صاحب اور مولانا عبدالحمید صاحب کے اولاد کا حال سنیئے۔

مرحوم مولانا سید امیر صاحب کے دو بیٹے مولانا عبدالحلیم صاحب اور مولانا عبدالمطلب صاحب المعروف طوطی اُستاد تھے۔ مولانا عبدالحلیم صاحب لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم مولانا عبدالمطلب صاحب کے دو بیٹے عبدالسلام، گل اسلام تھے۔ گل اسلام آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم عبدالسلام صاحب کے تین بیٹے طاہر، ارشد اور مقصود آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ مولانا عبد الحلیم صاحب ایک بڑے عالم دین تھے۔ آپ بزرگوارم نے کئی دینی قلمی کتابیں تحریر کی ہوئی تھیں۔ مولانا عبدالمطلب صاحب المعروف طوطی اُستاد بھی انتہائی پرہیزگار عالم تھے۔ خود میں نے ابتدائی دینی تعلیم یعنی خلاصہ وغیرہ طوطی اُستاد کے ساتھ پڑھا تھا اور یہی میرے اُستاد تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ بزرگوارم کو جنت الفردوس نصیب کرے۔ مولانا حضرت میر صاحب کے تیسرے بیٹے بزرگوارم عبدالحمید بابا تھے۔ مرحوم عبد

الحمید بابا کے دو بیٹے بزرگوارم فضل خطاب اور بزرگوارم مستطاب بابا تھے۔دونوں لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ یہ ہوئے مولانا حضرت میر صاحب کے اولاد سے متعلق معلومات واضح رہے۔ کہ مولانا حضرت میر صاحب گاؤں گڑیالہ میں محلہ اکبرخان کے مسجد میں دفن ہیں۔اس خاندان میں عبدالسلام صاحب کے تین بیٹے طاہر، ارشد اور مقصود جبکہ گل اسلام صاحب کے دو بیٹے صابر اور جاوید اور اسی طرح مولانا مظہر کریم صاحب کے چار بیٹے اظہر کریم ،اسد کریم ،محمد نعیم اور محمد سلیم سب کے سب نوجوانان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نوٹ: کتاب کی پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں مولانا حاجی مظہر کریم صاحب، مولانا عبدالسلام صاحب اور حاجی نورالبصر ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم حاجی مظہر کریم اور مرحوم عبدالسلام کے اولاد کی تفصیل درج ہو چکی ہیں۔جبکہ مرحوم نورالبصور کے چھ بیٹے انور حسین ، ذاکر حسین، نورالباقی ،نورالکبیر ،نورالشافی اور نورالحمید آج کل ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح مرحوم مولانا مظہر کریم کا ایک بیٹا مہر کریم جو کہ زندہ لاپتہ ہو چکا ہے کے دو بیٹے نثار احمد اور ظہور احمد ہم میں موجود ہیں۔

ملایان خاندان بابا حضرت میر کے اولاد کا نقشہ شجرہ

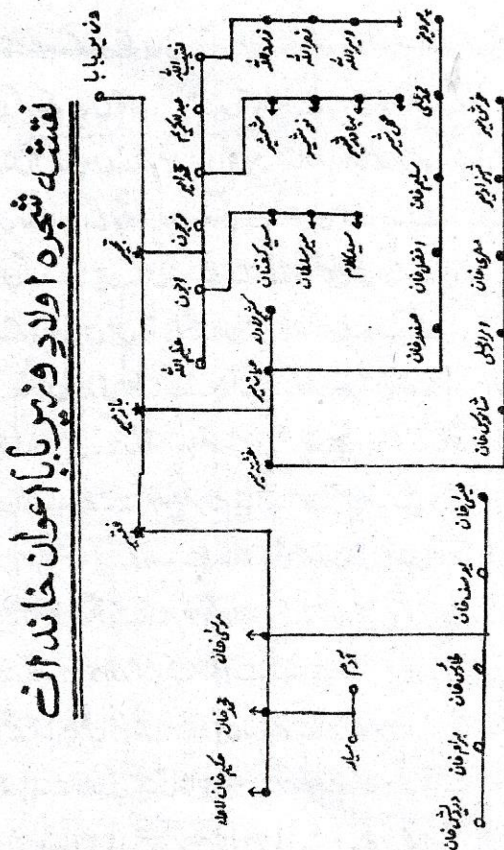


اعوان خاندان بزرگوارم مرحوم باباوزیر کے اولاد

اعوان خاندان کے تقریباً تین چار گھرانے گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ یہاں وزیر بابا اعوان اور آپ بزرگوارم کے گھرانے سے متعلق آگاہی عرض ہے۔ وہ یہ کہ بزرگوارم وزیر بابا نے موضع اسماعیلہ سے نقل مکانی کرکے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہیں زمینداری شروع کی۔ ساتھ ساتھ ہر قسم کی محنت مزدوری سے منہ نہ موڑا۔ ان کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ کہ آج وزیر بابا کے اولاد گڑیالوی کہلاتے ہیں۔ اور یہاں آپ بزرگوارم کے اولاد کا خوب گزارہ چل رہا ہے۔ زمینداری تجارت، سمندر پار ملازمتیں الغرض آپ کے اولاد خوب پیسے کما رہے ہیں۔ اور تھوڑی بہت اپنے زمینوں کے بھی مالک بن چکے ہیں۔ بزرگوارم وزیر بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے تین بیٹے کجبر بابا، باز میر بابا اور فقیر بابا تھے۔ اسی طرح مرحوم کجبر بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے چھ بیٹے نقیب اللہ، عبد الکریم، محمد بصیر، اجون خان، فوجون خان اور عظیم اللہ تھے۔ ان چھ بھائیوں میں عبد الکریم، فوجون خان اور عظیم اللہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم نقیب اللہ کے تین بیٹے زرو اللہ، نصر اللہ، امیر اللہ مرحوم محمد امیر کے چار بیٹے شمشیر، نوشیر، بہادر شیر اور گل شیر جبکہ مرحوم فوجون کے تین بیٹے سید کفتان، میر سلطان اور سید کلام آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم کجبر بابا کے اولاد بزرگوارم وزیر بابا کے دوسرے بیٹے مرحوم باز میر بابا کے تین بیٹے خشتہ میر، حیات میر اور کشمیر تھے۔ کشمیر لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم حیات میر کے پانچ بیٹے پرویز خان، محمد علی، سلیم افضل خان اور صفدر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم خشتہ میر کے پانچ بیٹے خوش میر، شہزاد میر، مصری خان، امداد علی اور شاموس خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم وزیر بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم فقیر بابا کے تین بیٹے موسیٰ

خان، محمد خان اور حکیم خان تھے۔ حکیم خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ محمد خان ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم موسیٰ خان کے پانچ بیٹے عیسیٰ خان، یوسف خان، طاؤس خان، بہرام خان اور درویش خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نوٹ: محمد خان حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں اور اُن کے دو بیٹے آدم اور سیار آج کل ہم میں موجود ہیں۔



دھوبیانان خاندان بزرگوارم مرحوم بابا صمد خان اور بزرگوارم مرحوم بابا سلطان محمد کے اولاد

دھوبیانان خاندان کے دو سگے بھائی بزرگوارم صمد خان اور بزرگوارم سلطان محمد بابا نے علاقہ گدون گجئ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ اس خاندان کے لوگ انتہائی محنتی لوگ ہیں۔ گاؤں گڑیالہ میں آ کر انہوں نے زمینداری کا پیشہ اختیار کیا۔ ساتھ ساتھ ہر قسم کی محنت مزدوری سے گریز نہیں کی۔ اس خاندان کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صحت عطا کئے ہوئے تھے اور ان میں کئی بڑے بڑے پہلوان گزر چکے ہیں۔ اس زمانے کے علاقائی کھیل تخی اور رسہ کشی کے پہلوانوں میں اس خاندان کے افراد کے نام نمایاں ہیں۔ آج تک ان میں بلند قامت لوگ دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ ہوئے دھوبیان خاندان سے متعلق تھوڑی معلومات آیئے اب بزرگوارم صمد خان اور بزرگوارم سلطان محمد کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم بابا صمد خان کے چھ بیٹے سید احمد، نور احمد، میر محمد، گل احمد، نور محمد عرف طوطی اور جان محمد بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم بابا سید احمد کے واحد بیٹے پیر محمد آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم بابا نور احمد کے واحد بیٹے حافظ ساقی محمد آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم میر محمد بابا کے دو بیٹے ولی محمد اور گل محمد جبکہ مرحوم گل احمد بابا کے تین بیٹے یار محمد، تاج محمد اور نیاز محمد آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم نور محمد عرف طوطی کے واحد بیٹے سراج محمد جبکہ بزرگوارم جان محمد بابا کے دو بیٹے صالح محمد اور نظیر محمد آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم صمد خان بابا کے اولاد آیئے آگے بزرگوارم سلطان محمد بابا کے اولاد کی تفصیل بتاتا چلوں۔ بزرگوارم سلطان محمد بابا کے پانچ بیٹے لال محمد، فضل احمد، شاہ احمد، خان محمد اور باز محمد بابا تھے۔ مرحوم لال محمد بابا کے دو بیٹے میر محمد اور فیض محمد جبکہ مرحوم فضل احمد

بابا کے تین بیٹے جوہر، قادر اور ممتاز آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم شاہ احمد بابا کے دو بیٹے بہادر اور عبدل محمد جبکہ مرحوم خان محمد بابا کے تین بیٹے شیر محمد، سید محمد اور زرین محمد آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم سلطان محمد بابا کے پانچویں بیٹے بزرگوارم مرحوم باز محمد بابا کے واحد بیٹے رشید محمد آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم بہادر کے دو بیٹے محمد ظاہر اور محمد طاہر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم سلطان محمد بابا کے اولاد کی تفصیل نقشہ شجرہ دھوبیانان خاندان ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ خاندان دھوبیانان اولاد بابا صمد خان، بابا سلطان محمد

★ نقشہ شجرہ خاندان ڈھوبیانان اولاد محمد خان و سلطان محمد باباؒ

محمد خان — سلطان محمد

سید احمد — نور احمد — میر محمد — گل محمد — نیک محمد — جان محمد — لال محمد — فضل احمد — شاہ احمد — خان محمد — باز محمد

پیر محمد — ساقی محمد — ولی محمد — گل محمد — یار محمد — تاج محمد — نیاز محمد — سراج محمد — صالح محمد — نظیر محمد — میر محمد — فیض محمد — جوہر — نادر — ممتاز — بہادر — عبدل محمد

محمد طاہر — محمد طاہر — حکیم محمد — سید محمد — زرین محمد — رشید محمد

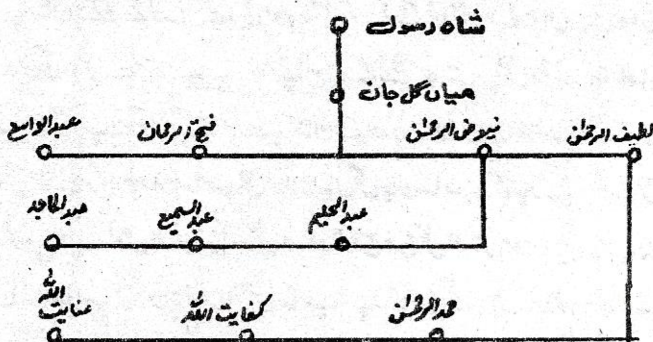
ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم مولانا شاہ رسول بابا کے اولاد

بزرگوارم مولانا شاہ رسول صاحب نے گاؤں گڑھی کپورہ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ گاؤں گڑیالہ کے کپورخیل خاندان علماء کرام صاحبان کی بڑی عزت افزائی کیا کرتے تھے۔ آپ بزرگوارم کی گڑیالہ آمد سے کپورخیل خاندان کے لوگ بہت خوش ہوئے اور آپ کو رہنے کے لئے مکان اور ذریعہ آمدنی کے لئے معقول زرعی اراضی وقف دے دی۔ اسی طرح آپ بزرگوارم کی گاؤں گڑیالہ میں گزراوقات شروع ہوا۔ مسجد میں پیش اِمام تھے اور عوام کو دینی تعلیم دیا کرتے تھے۔ آپ بزرگوارم کے واحد بیٹے صاحب حق مولانا میاں گل جان صاحب تھے جنہوں نے اپنے والد بزرگوارم کے نقشہ قدم پر چلتے ہوئے دینی علوم کی حصول پر خاصی توجہ دی دیوبند مدرسے میں کئی سالوں تک دینی علم حاصل کی۔ بزرگوارم صاحب حق مولانا میاں گل جان صاحب اتنے بڑے عالم دین تھے۔ کہ پاکستان کے کونے کونے سے دینی علوم حاصل کرنے کے خواہش مند نوجوان یہاں گاؤں گڑیالہ میں آکر دین کی روشنی سے منور ہو جاتے۔ طالب علموں کے لئے مسجد میں رہائش وغیرہ کے انتظامات کیئے گئے تھے۔ الغرض آپ بزرگوارم کے نام سے پاکستان کے دور دراز علاقوں اور افغانستان تک گاؤں گڑیالہ کا نام روشن ہوا۔ بزرگوارم مرحوم صاحب حق مولانا میاں گل جان صاحب کے چار بیٹے صاحب حق مولانا لطف الرحمٰن صاحب، فیوض الرحمٰن، فتح الرحمٰن اور عبدالواسع آج کل ہم میں موجود ہیں۔ آپ بزرگوارم کے بیٹوں میں صاحب حق مولانا لطف الرحمٰن صاحب آپ کے گدی نشین ہیں۔ ساتھ ساتھ لطف الرحمٰن گورنمنٹ کالج خیرآباد میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ اسی طرح فیوض الرحمٰن صاحب بھی انتہائی خوش اخلاق انسان ہیں۔ ہائی سکول میں بحیثیت سینئر اُستاد کے تعینات ہیں۔ مولانا فتح الرحمٰن صاحب نے بھی دینی

علوم حاصل کئے ہوئے ہیں۔ ساتھ ساتھ گورنمنٹ کامرس کالج مردان میں لیکچرر ہیں۔ اس خاندان میں مرحوم لطف الرحمٰن صاحب کے تین بیٹے حمد الرحمٰن، کفایت اللہ اور عنایت اللہ جبکہ فیوض الرحمٰن کے تین بیٹے عبدالحلیم، عبدالسمیع اور عبدالماجد تعلیم یافتہ نوجوانان ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم مولانا شاہ رسول صاحب اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق معلومات۔

نوٹ: کتاب کی پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں صاحب حق مولانا لطف الرحمٰن صاحب ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے بیٹوں کے نام اوپر درج ہیں۔

نقشہ شجرہ ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم مولانا شاہ رسول بابا کے اولاد

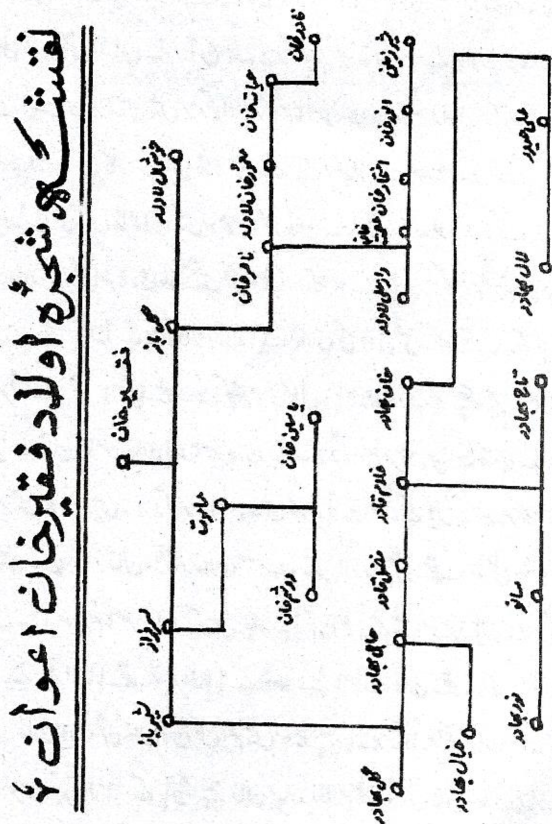


اعوان خاندان بزرگوارم مرحوم بابا فقیر خان کے اولاد

بزرگوارم بابا فقیر خان اعوان نے علاقہ سوات تھانہ کے موضع اللہ ڈھنڈ ڈھیری سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ آپ بزرگوارم نے گاؤں گڑیالہ میں آتے ہی زمینداری شروع کی انتہائی محنت کش انسان تھے۔ آج تک بزرگوارم فقیر خان بابا کے اولاد زمینداری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ البتہ اس خاندان میں بزرگوارم مرحوم ناصر خان نے زمینداری کے ساتھ ساتھ غلہ منڈی کے کاروبار پر توجہ دی۔ یہی کاروبار اس خاندان کے لئے انتہائی سودمند ثابت ہوئی۔ پیسے کما کر زرعی اراضی خرید لی اور آج کل اس خاندان میں مرحوم ناصر خان کے اولاد جائیداد کے مالک ہیں۔ ساتھ ساتھ تعلیم حاصل کئے اور آج کل سرکاری ملازمتیں بھی اختیار کئے ہوئے ہیں بزرگوارم فقیر خان بابا کے اولاد کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ آپ بزرگوارم نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ کے چار بیٹے خوشحال خان، گل باز، سرفراز اور شیر باز بابا تھے۔ بزرگوارم خوشحال بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم گل باز کے تین بیٹے حیات خان، مامور خان اور ناصر خان تھے۔ بزرگوارم مرحوم حیات خان کے واحد بیٹے نادر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مامور خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم ناصر خان کے پانچ بیٹے شیر زمین خان، انور خان، افتخار خان، عصمت خان اور راز علی تھے۔ راز علی حال ہی میں لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم ناصر خان کے بقیہ چار بیٹے آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم فقیر خان بابا کے تیسرے بیٹے سرفراز بابا تھے۔ سرفراز بابا کے واحد بیٹے ماموت خان تھے۔ جبکہ ماموت خان مرحوم کے دو بیٹے یاسین خان اور روشن خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم فقیر خان بابا کے چوتھے بیٹے شیر باز بابا تھے۔ مرحوم شیر باز بابا کے پانچ بیٹے خان بہادر، غلام قادر، فضل قادر، حاجی بہادر اور گل بہادر

تھے۔ خان بہادر، فضل قادر اور گل بہادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم غلام قادر کے تین بیٹے تاج بہادر نور بہادر اور سانو آج ہم میں موجود ہیں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں خان بہادر ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم خان بہادر کے دو بیٹے علی حیدر اور لال بہادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔



ٹاکران خاندان بزرگوارم مرحوم بابا دالیم شاہ کے اولاد

بزرگوارم بابا دالیم شاہ کے چار بیٹے بزرگوارم برکت شاہ، مشرف شاہ، مقرب شاہ اور مظرف شاہ بابا تھے۔ گاؤں گڑیالہ میں اس خاندان کے لوگ زمینداری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ انتہائی محنت کش لوگ ہیں۔ زمینداری کے ساتھ ساتھ مزدوری اور ملازمتیں کر کے خوب باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔ اپنے گھروں کے مالکان ہیں۔ تھوڑی بہت زرعی زمینیں بھی خرید چکی ہیں۔ یہ ہوئے ٹاکران خاندان سے متعلق تھوڑے معلومات آیئے بزرگوارم بابا دالیم شاہ کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم بابا دالیم شاہ کے چار بیٹوں میں آپ بزرگوارم کے پہلے بیٹے بزرگوارم مرحوم برکت شاہ نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے محمد اکبر، علی اکبر، غلام اکبر اور اکبر خان تھے۔ اکبر خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم محمد اکبر کے چار بیٹے کریم خان، پیر خان، فانوس خان اور زمان خان تھے۔ کریم خان، پیر خان اور زمان خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم فانوس خان کے چار بیٹے مسلم خان، تسلیم خان، محمد علی خان اور حلیم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم بابا برکت شاہ کے دوسرے بیٹے مرحوم علی اکبر کے تین بیٹے ماموت خان، رفیع اللہ اور امان اللہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بابا برکت شاہ کے تیسرے بیٹے مرحوم غلام اکبر کے تین بیٹے طاؤس خان، میراوس اور شیر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم دالیم شاہ بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم مشرف شاہ بابا تھے۔ مرحوم مشرف شاہ بابا کے دو بیٹے امبارہ خان اور اجون خان تھے امبارہ خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم اجون خان کے واحد بیٹے فوجون خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بابا دالیم شاہ کے تیسرے بیٹے مظرف شاہ بابا تھے۔ مرحوم مظرف شاہ بابا کے چار بیٹے دیار خان، محمد افسر، نوار خان اور ضابطہ خان بابا تھے۔ دیار خان اور نوار

خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ محمد افسر اور ضابطہ خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم بابا دالیم شاہ کے چوتھے بیٹے بزرگوارم مقرب شاہ بابا تھے۔ مرحوم مقرب شاہ بابا کے واحد بیٹے سید اکبر تھے۔ جبکہ مرحوم سید اکبر کے واحد بیٹے گل اکبر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اس خاندان میں فوجون خان کے دو بیٹے فراز خان اور آیاز خان جبکہ جبکہ دیار خان کے چار بیٹے امین خان، یمین خان، عظیم خان اور سلیم خان وغیرہ نوجوانان ہیں۔ نقشہ شجرہ اولاد بابا دالیم شاہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: اس کتاب کی پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں فوجون خان ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ اُن کے بیٹوں کے نام اُوپر درج ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد بابا دالیم شاہ (خاندان ٹاکران)

دالیم شاہ

برکت شاہ
مشرف شاہ
مقرب شاہ
مظفر شاہ

محمد اکبر
علی اکبر
اکبر خان لاولد
غلام اکبر

مانوت
رفیع اللہ
امان اللہ

طاؤس خان
میراوس
شبیر

کریم خان
نانوس خان
بہیر خان
زمان خان

سلیم خان
تسلیم خان
محمد علی خان
حلیم خان

اسپارہ خان لاولد
اجون خان
فوجون خان
فراز خان
میاخی
ایاز خان

تواز خان
محمد انور لاولد
دریا خان
ضابطہ خان لاولد

سید اکبر
گل اکبر

امین خان
سمین خان
عظیم خان
سلیم خان

ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم مولانا محمد رسول صاحب کے اولاد

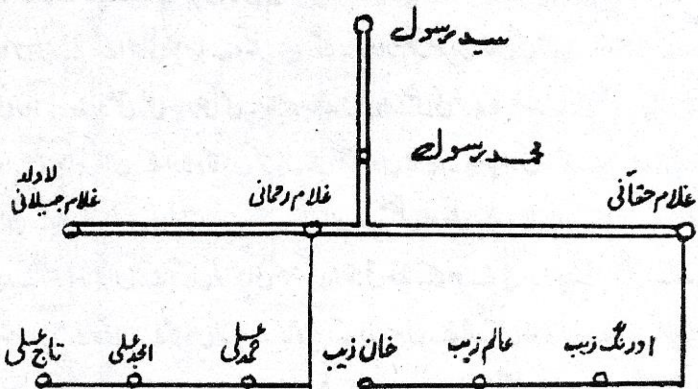
علماءِ کرام صاحبان کے اس خاندان کا تعلق سوات کے کوہستان کانڑہ غربن سے ہیں۔ بزرگوارم مرحوم مولانا سید رسول صاحب نے سوات کے کوہستان کی موضع کانڑہ سے نقل مکانی کر کے ضلع صوابی کے گاؤں ادینہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ کچھ وقت موضع ادینہ میں گزارنے کے بعد ضلع صوابی کے دوسرے گاؤں گیدڑی میں منتقل ہوئے اور وہاں مسجد کے پیش امام رہے۔ بزرگوارم سید رسول صاحب کے واحد بیٹے بزرگوارم محمد رسول بابا تھے۔ والد بزرگوارم کی وفات کے بعد مولانا محمد رسول صاحب نے گاؤں گیدڑی سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آکر آباد ہوئے۔ مولانا محمد رسول صاحب انتہائی اُصولی اور سخت مزاج عالم تھے۔ آپ بزرگوارم کو موضع گیدڑ والوں نے کافی سہولتیں دی ہوئی تھیں۔ ساتھ ساتھ وہاں گیدڑی میں مولانا محمد رسول صاحب کے کافی مال مویشی وغیرہ بھی تھے۔ خوب گزر اوقات چل رہا تھا۔ ایک دن کہیں گاؤں گیدڑی کے کسی معزز اور دولت مند شخصیت نے نماز کا وقت پورا ہونے کے باوجود آپ بزرگوارم کو تھوڑے وقفے بعد نماز کی ادائیگی کے لئے کہا۔ جس پر آپ غصہ ہوئے اور گیدڑی سے سامان اُٹھا کر گاؤں گڑیالہ نقل مکانی کی۔ آپ بزرگوارم کے تین بیٹے مولانا غلام حقانی، غلام جیلانی اور غلام رحمانی تھے۔ غلام جیلانی لاولد فوت ہو چکے ہیں۔

ان بھائیوں میں مولانا غلام حقانی صاحب نے دینی علوم حاصل کئے ہوئے ہیں۔ اپنے والد بزرگوارم کی طرح اُصولی اور حق گو شخصیت ہے۔ علاوہ ازیں غلام حقانی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے انتہائی محنت کش اور خوش اخلاق بیٹے دیئے ہوئے ہیں۔ جن کی کمائی سے ان کا خوب باعزت گزارہ چل رہا ہے۔ اس خاندان میں مرحوم مولانا غلام حقانی صاحب کے تین بیٹے اورنگزیب، عالمزیب اور خان زیب جبکہ مرحوم غلام

رحمانی کے تین بیٹے محمد علی، امجد علی، تاج علی نوجوانان ہیں۔

نوٹ: مولانا غلام حقانی صاحب اور غلام رحمانی صاحب دونوں حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ اور اُن کے بیٹے جن کے نام اوپر درج ہیں، ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد مولانا محمد رسول صاحب



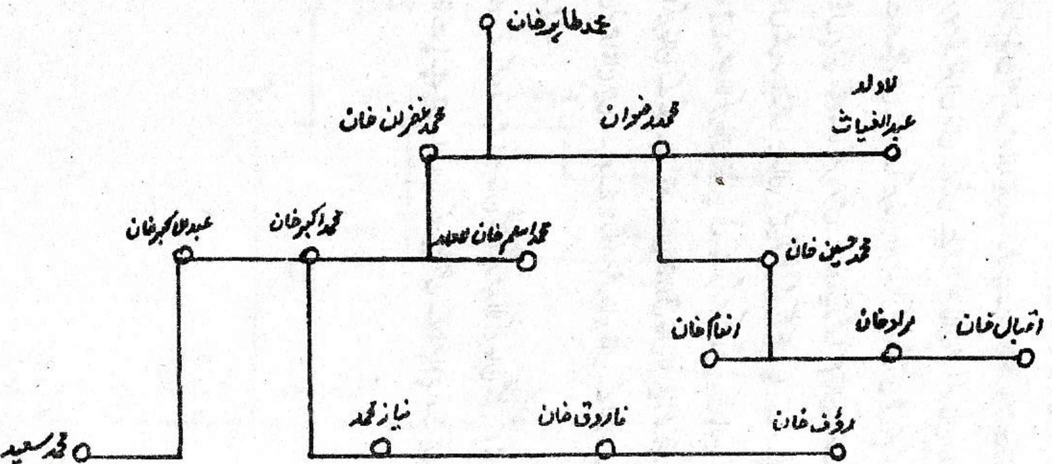
خلیل خاندان بزرگوارم مرحوم بابا محمد طاہر خان کے اولاد

بزرگوارم بابا محمد طاہر خان المعروف جمعدار صاحب نے پشاور کے نواح میں گاؤں سفید ڈھیری سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ آپ بزرگوارم انتہائی محنتی قابل اور خوش اخلاق انسان تھے۔ انگریزوں کی حکومت میں اپنی قابلیت اور تعلیم کی بدولت محکمہ ڈاک میں بحیثیت جمعدار کے تعینات تھے۔ اس لئے آج تک آپ بزرگوارم جمعدار صاحب کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ساتھ ساتھ سرکاری ملازمت میں آپ بزرگوارم کو معقول تنخواہ مل رہی تھی۔ اس لئے اقتصادی حالت بھی بہتر تھی۔ تنخواہ میں بچت کرتے ہوئے یہاں گاؤں گڑیالہ میں زرعی زمینیں خریدنی شروع کی۔ جائیداد بنانے کے ساتھ ساتھ اپنے بیٹے محمد غفران خان کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی۔ جس کے نتیجے میں بزرگوارم محمد غفران خان اس زمانے کے انتہائی کامیاب وکیل بن گئے بزرگوارم محمد غفران خان کی قابلیت اور محنت کی بدولت آمدنی روز بہ روز بڑھتی چلی جارہی تھی۔ ساتھ ساتھ زرعی اراضی کی خرید کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ بزرگوارم محمد طاہر خان کے اولاد گاؤں گڑیالہ میں سینکڑوں جریب جائیداد کی مالک بن گئے۔ کپور خیل خاندان کے کئی گھرانوں کی جائیدادیں خلیل خاندان میں منتقل ہو چکی ہے۔ مال اور جائیداد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خلیل خاندان کے لوگوں کو انتہائی بہترین اخلاق عطا کئے ہوئے ہیں۔ اپنے حسن خلق کے باعث اس خاندان کے لوگوں نے گاؤں گڑیالہ کے عوام کے دِل مول لئے اور خلیل خاندان کے گاؤں گڑیالہ کے تمام بڑے بڑے اور معزز خاندان سے رشتے طے پائے ہیں۔ یہ ہوئے خلیل خاندان سے متعلق تھوڑے معلومات آیئے بزرگوارم محمد طاہر خان کی مختصر سے گھرانے کی تفصیل سے آگاہی دلاؤں۔ وہ یہ کہ بزرگوارم محمد طاہر خان کے تین بیٹے عبدالغیاث، محمد رضوان اور بزرگوارم محمد غفران خان تھے۔ بزرگوارم عبد

الغیاث لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم محمد رضوان کے واحد بیٹے مرحوم محمد حسین کے تین نوجوان بیٹے اقبال خان، مراد خان اور انعام خان ہم میں موجود ہیں۔ اور خوب برسرِ روزگار باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم محمد غفران خان کے تین بیٹے محمد اسلم خان، محمد اکبر خان اور عبدالاکبر خان تھے۔ محمد اسلم خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ محمد اکبر خان اور عبدالاکبر خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں محمد غفران خان کے بیٹوں پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ محمد اسلم خان وکالت کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ لیکن اکثر گاؤں میں رہتے محمد اکبر خان یونین کونسل کی سطح تک سیاست کر چکے ہیں۔ یونین کونسل کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔ عبدالاکبر خان پیپلز پارٹی کے سرگرم رکن ہیں۔ کئی بار سیاسی اسیر رہ چکے ہیں۔ اس خاندان میں محمد اکبر خان کے تین بیٹے رؤف خان، فاروق خان اور نیاز محمد جبکہ عبدالاکبر خان کے واحد بیٹے محمد سعید خان نوجوانان ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم محمد طاہر خان کے اولاد سے متعلق تفصیلی معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: پہلے ایڈیشن شائع ہونے کے وقت محمد اکبر خان خلیل اور عبدالاکبر خان خلیل ہم میں موجود تھے۔ جبکہ حال ہی میں دونوں وفات پا چکے ہیں۔ اور ان کے بیٹے جن کے نام اوپر درج ہیں ہم میں موجود ہیں۔

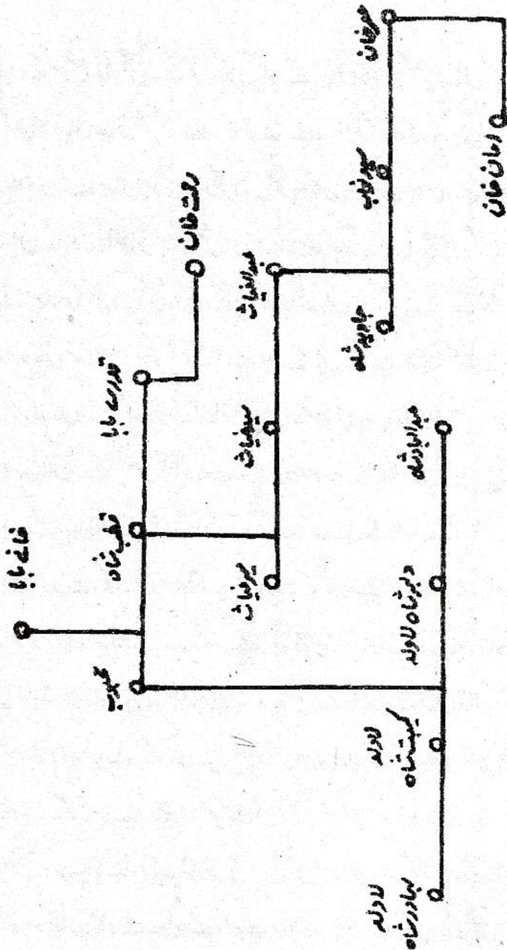
نقشہ شجرہ اولاد محمد طاہر خان خلیل



خاندان رانڑیزیان بزرگوارم مرحوم خانے بابا کے اولاد

بزرگوارم خانے بابا نے موضع چارگل سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ رانڑیزیان خاندان کے لوگوں کا آبائی علاقہ شیر گڑھ اور سخا کوٹ ہے۔ ہوسکتا ہے کہ خانے بابا نے خود اس کے باپ دادا نے ان ہی علاقوں سے یہاں موضع چارگل میں نقل مکانی کی ہوئی ہوگی۔ بہر حال اللہ بہتر جانتا ہے۔ رانڑیزیان خاندان کے لوگ انتہائی محنت کش اور سخت زمیندار لوگ ہیں۔ گاؤں گڑیالہ آتے ہی اس خاندان کے لوگوں نے زمینداری شروع کی ہوئی ہے ساتھ ساتھ مال مویشی پالنے کے شوقین ہیں اور آج تک وہی زمینداری اور مال مویشی پالنے پر اکتفا کئے ہوئے ہیں۔ اپنے محنت مشقت کی بدولت رانڑیزیان خاندان گاؤں گڑیالہ میں اپنے گھروں کے مالکان ہیں۔ تھوڑی بہت زرعی زمینیں بھی خرید چکے ہیں۔ یہ ہوئے رانڑیزی خاندان سے متعلق معلومات۔ بزرگوارم خانے بابا کے تین بیٹے بزرگوارم قدرے بابا، قطب شاہ بابا اور محبوب بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم قدرے بابا کے واحد بیٹے رحمت خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم قطب شاہ بابا کے تین بیٹے بزرگوارم عبد الغیاث، سید غیاث اور میر غیاث تھے۔ مرحوم عبد الغیاث بابا کے تین بیٹے عصر خان، سید نواب اور جاور شاہ تھے۔ سید نواب اور جاور شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم عصر خان کے واحد بیٹے امان خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم سید غیاث کے تین بیٹے گل نواس سید بہادر اور شیر بہادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ قطب شاہ بابا کے تیسرے بیٹے میر غیاث آج کل ہم میں موجود ہیں۔ خانے بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم محبوب بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے چار بیٹے عبد الباد شاہ، دلبر شاہ، کیبت شاہ اور بہادر شاہ تھے۔ دلبر شاہ، کیبت شاہ اور بہادر شاہ تینوں کے تین لاولد فوت

ہو چکے ہیں۔ جبکہ عبدالبادشاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے خاندان رانڑیزیان اور بزرگوارم خانے بابا کے اولاد سے متعلق معلومات۔ نقشہ شجرہ اولاد خانے بابا رانڑیزی ملاحظہ کریں۔



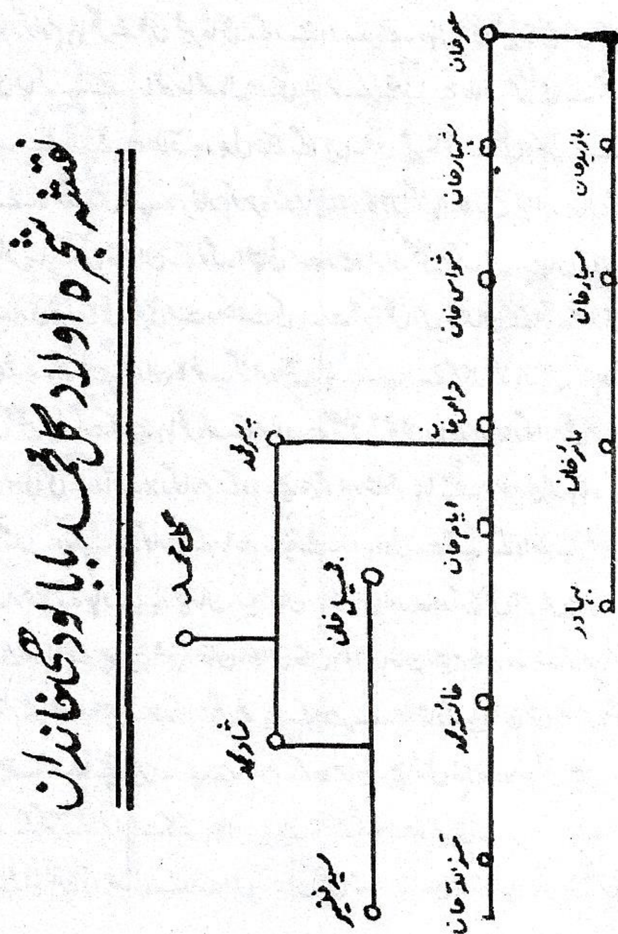
لودھی خاندان بزرگوارم مرحوم بابا گل محمد کے اولاد

بزرگوارم بابا گل محمد پلئی شیر خانئی کے رہنے والے تھے۔ وہاں پلئی شیر خانئی میں آپ بزرگوارم زمینداری کیا کرتے تھے۔ ساتھ ساتھ مال مویشی پالا کرتے تھے۔ اپنے علاقہ میں کسی سے جھگڑا کرنے پر آپ لوگ اپنے علاقے سے علاقہ بدر بدل کئے گئے ہیں۔ پلئی شیر خانئی سے نقل مکانی کر کے کاٹلنگ میں آباد ہوئے۔ کاٹلنگ میں آپ بزرگوارم کو مزہ نہیں آیا۔ اور گاؤں گڑیالہ کا رُخ کیا اور یہاں گاؤں گڑیالہ میں اپنا گھر بسایا۔ اس خاندان کے لوگ انتہائی سخت زمیندار اور محنتی لوگ ہیں۔ یہاں گاؤں گڑیالہ میں آ کر زمینداری شروع کی۔ اپنی محنت و مشقت کی بدولت آج کل اس خاندان کے لوگ تھوڑی بہت زرعی زمین بھی خرید چکے ہیں۔ اور ان کا خوب گزارہ چل رہا ہے۔ یہ ہوئے گاؤں گڑیالہ میں مقیم لودھی خاندان سے متعلق مختصر معلومات آیئے بابا گل محمد کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔ بزرگوارم گل محمد بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی۔ اور آپ بزرگوارم کے دو بیٹے پیر محمد اور شاد محمد بابا تھے۔ مرحوم پیر محمد بابا نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں۔ اور آپ بزرگوارم کے سات بیٹے تھے۔ زوجہ اول سے آپ کے واحد بیٹے عصر خان تھے۔ عصر خان مرحوم کے چار بیٹے بازیر خان، سیار خان، مائر خان اور بہادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ زوجہ دوم سے پیر محمد بابا کے چھ بیٹے شہباز خان، شواس خان، خواص خان، ایام خان، خائستہ محمد اور حمزہ اللہ خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم گل محمد بابا کے دوسرے بیٹے شاد محمد بابا آج کل ہم میں موجود ہیں۔ انتہائی ضعیف العمر ہو چکے ہیں۔ آپ بزرگوارم کے دو جوان بیٹے جمیل خان اور سید فقیر ہیں۔ جو کہ محنت و مشقت کر کے گھر کے اخراجات کا کام چلا رہے ہیں۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے وقت اس خاندان میں شاد محمد بابا، پیر محمد اور سیار خان خائستہ محمد اور بازیر

خان ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں مرحوم خائستہ محمد کے دو بیٹے مرحوم بازیر خان کے واحد بیٹے سعید خان اور مرحوم سیار خان کے تین بیٹے آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ لودھی خاندان بابا گل محمد کے اولاد



لوہاران خاندان بزرگوارم مرحوم حسن بابا کے اولاد

لوہاران خاندان کے لوگ آباؤاجداد سے لے کر آج تک اہالیان گڑیالہ کی خدمات میں اپنے پیشے سے متعلق فرائض انجام دے رہے ہیں۔ گاؤں گڑیالہ میں لوہاران خاندان کے لوگ انتہائی پرامن اور شریف چلے آرہے ہیں۔ گاؤں گڑیالہ کی تعمیر وترقی میں اس خاندان کے لوگوں کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ اگر یہ لوگ تعاون نہ کرتے تو زمینداری کا کام مفلوج رہ جاتا۔ کرپا، درانتی، کدال، بیلچہ، کلہاڑا اور ہل وغیرہ زمینداری کے آلات ان لوگوں کی ایجادات ہیں۔ علاوہ ازیں چھری، چاقو بنانا العرض لوہے سے بنی ہوئی عام استعمال کی چیزیں ان ہی لوگوں کے مشہور اوزاریں ہیں۔ ساتھ ساتھ ان چیزوں کی وقتاً فوقتاً مرمت کٹھائی اور چھرائی کے لئے ان آلات کو تیز کرنا سب کے سب ذمہ داریاں اس خاندان کے لوگ سر پر لئے ہوئے۔ زمیندار لوگ ان بھائیوں کو ان کی خدمات کے صلے میں ان کے گزراوقات کے لئے بطور (اڑہ) گندم، جو، مکئی وغیرہ دیا کرتے ہیں۔ یہ ہوئے لوہاران خاندان کے پیشے سے متعلق تھوڑے معلومات۔ آیئے بزرگوارم حسن بابا کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلاؤں۔ بزرگوارم حسن بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم مرحوم نذیر بابا کے پانچ بیٹے بزرگوارم وزیر، منیر، امیر، بصیر اور فقیر بابا تھے۔ مرحوم وزیر بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم خان میر بابا تھے۔ جو کہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم منیر بابا کے تین بیٹے ضمیر، شہزاد میر اور سید میر بابا تھے۔ شہزاد میر اور سید میر لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم ضمیر بابا کے دو بیٹے محمد امیر اور عبدالقدیر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم نذیر بابا کے تیسرے بیٹے امیر بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم نذیر بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم بصیر بابا تھے۔ مرحوم بصیر بابا کے دو بیٹے عبدالکبیر اور عبدالغفور بابا تھے۔ عبدالکبیر مرحوم کے واحد بیٹے سید غفور جبکہ عبدالغفور مرحوم کے دو بیٹے اسلام غفور اور

نور الغفور آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم نذیر بابا کے پانچ بیٹوں میں فقیر بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔

نقشہ شجرہ اولاد حسن بابا ملاحظہ کریں

نقشہ شجرہ اولاد حسن بابا

حسن
نذیر
وزیر
منیر
امیر لاولد
لعل میر
فقیر لاولد
خان میر لاولد
شہباز امیر لاولد
حمید
سید میر لاولد
عبدالکبیر
عبدالغفور
محمد امیر
عبدالقدیر
سید غفور
اسلام غفور
نور الغفور

کمار خاندان بزرگوارم مرحوم شیخ حمید اللہ بابا کے اولاد

بزرگوارم شیخ حمید اللہ بابا ضلع صوابی کے موضع پرمولی میں رہائش پذیر تھے۔گاؤں پرمولی کے ایک مسجد میں پیش امام تھے۔ساتھ ساتھ کمار خاندان کے پیشے کے اعتبار سے مٹی کے برتن بنانے میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔مٹی کے برتن بنانا اور فروخت کرنا اس خاندان کا ذریعہ معاش تھا۔اس زمانے میں جبکہ انگریز پاک وہند کے حکمران تھے۔انگریزوں نے افغانستان پر اپنا تسلط جمانا چاہا۔صوبہ سرحد کے علماء کرام نے افغانستان کے حکمران امان اللہ خان کی دعوت پر صوبہ سرحد کے عوام کو افغانستان ہجرت کرنے کی تلقین کی۔صوبہ سرحد کے عوام نے علماء کرام کی تعمیل کرتے ہوئے افغانستان ہجرت کرنا شروع کئے۔ ان حالات کو دیکھ کر انگریز حکمران گھبرا گئے اور افغانستان کے حکمران غازی امان اللہ خان سے صلح کی۔ بزرگوارم حمید اللہ بابا نے بھی اپنے اہل وعیال کے ساتھ موضع پرمولی سے سے افغانستان ہجرت کی۔ افغانستان پر تسلط جمانے سے انگریزوں کی دستبرداری اور امیر عبدالرحمان خان سے صلح ہونے کے بعد صوبہ سرحد کے عوام دوبارہ واپس اپنے وطن آ گئے۔افغانستان سے واپس آنے والوں میں شیخ حمید اللہ بابا بھی شامل تھے۔جنہوں نے موضع پرمولی کی بجائے گاؤں ٹریالہ میں آکر سکونت اختیار کی۔آپ بزرگوارم کے چار بیٹے غلام قادر، عبدالمنان، عبدالمالک اور عبدالخالق تھے۔بزرگوارم مرحوم غلام قادر کے دو بیٹے غلام نبی اور غلام سرور تھے۔غلام سرور لاولد فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ غلام نبی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم عبدالمنان اور عبدالخالق لاولد فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ بزرگوارم مرحوم عبدالمالک کے پانچ بیٹے عبدالواحد، فضل واحد، فضل مولا، فضل ربی اور فضل رحمٰن تھے۔فضل واحد لاولد فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ بقیہ چار بھائی آج کل ہم میں موجود ہیں۔واضح رہے کہ اس خاندان کے لوگ گدھوں پر سامان لانے کی عوامی

خدمات انجام دے رہے ہیں۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد حمید اللہ بابا

حمید اللہ

غلام قادر — عبدالحنان لاولد — عبدالمالک — عبدالخالق لاولد

غلام نبی — غلام سرور — عبدالواحد — فضل داد لاولد — فضل مولا — فضل ربی — فضل اللہ

نایان خاندان بزرگوارم مرحوم صمد بابا مرحوم امیر اللہ بابا کے اولاد

نایان خاندان کے بزرگوارم صمد بابا اور بزرگوارم امیر اللہ بابا جو کہ دونوں سگے بھائی تھے۔ انہوں نے علاقہ بونیر سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ اس خاندان کے لوگ آباؤ اجداد سے لے کر آج تک اہالیان گڑیالہ کی خدمات میں تابعدار ہیں۔ انتہائی خوش اخلاق اور خدمت گار لوگ ہیں۔ بال کٹائی اور حجامتوں کے ساتھ ساتھ شادی بیاہ وغیرہ میں چاول پکانے میں خاصی مہارت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں اہالیان گڑیالہ کی خدمت میں چھوٹے بڑے سب تابعدار رہتے ہیں۔ اہالیان گڑیالہ بھی آباؤ اجداد سے لے کر آج تک اس خاندان کے لوگوں کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ ہر فصل میں زمینداروں کے ساتھ اس خاندان کے لوگوں کا مخصوص حصہ ہوتا ہے۔ اس طرح آج تک اس خاندان کے لوگوں کا خوب باعزت وقت گزر رہا ہے۔ اور آج کل تو اس خاندان میں کئی گھرانوں کے دن بدل چکے ہیں۔ ملازمتیں اور تجارت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ خوب پیسے کما رہے ہیں۔ یہاں تک اپنے گھروں اور تھوڑی بہت زرعی اراضی کی بھی مالک بن چکے ہیں۔

یہ ہوئے نایان خاندان سے متعلق مختصر معلومات آیئے بزرگوارم صمد بابا اور امیر اللہ بابا کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم صمد بابا کے پانچ بیٹے بزرگوارم رحمت اللہ، حنیف اللہ، سعد اللہ، حکیم اور خانے بابا تھے۔ مرحوم رحمت اللہ بابا کے چھ بیٹے قریش، دوران، سید گل، غلام قادر، عمران اور بوبا تھے۔ قریش بابا مرحوم کے تین بیٹے بدیع الزمان، زرشید اور لالے آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم دوران بابا کے تین بیٹے شمشیر، بخت شیر، اور سبز علی تھے۔ سبز علی لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بقیہ دو ہم میں موجود ہیں۔ سید گل بابا مرحوم کے واحد بیٹے سخی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم بابا رحمت اللہ کے دو بیٹے عمران

اور غلام قادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ بو بابا بالا ولد فوت ہو چکے ہیں۔

بزرگوارم صمد خان بابا کے دوسرے بیٹے مرحوم حنیف اللہ بابا کے واحد بیٹے بابل تھے۔ جو کہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم صمد بابا کے تیسرے بیٹے مرحوم سعد اللہ بابا کے چار بیٹے بزرگوارم محب اللہ، ثناء اللہ، خیر اللہ اور زاہد اللہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم محب اللہ بابا کے تین بیٹے محمد قدر، سید رحمٰن اور بہادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ ثناء اللہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم مرحوم خیر اللہ کے دو بیٹے اظہان اللہ اور عمران اللہ آج کل ہم میں موجود ہیں جو کہ رسالپور میں رہائش پذیر ہیں۔

بزرگوارم صمد بابا کے چوتھے بیٹے مرحوم حکیم بابا کے پانچ بیٹے امیر زادہ، علی جان، شاہ جہان، غلام جان اور شیر جان بابا تھے۔ امیر زادہ لاولد فوت ہو چکے ہیں علی جان بابا آج کل ہم میں موجود ہیں۔ شاہ جہان بابا مرحوم کے واحد بیٹے یمین جان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ غلام جان بابا اور شیر جان بابا دونوں لاولد فوت ہو چکے ہیں۔

بزرگوارم صمد بابا کے پانچویں بیٹے مرحوم خانے بابا تھے بزرگوارم خانے بابا کے واحد بیٹے شیر زادہ بابا ہیں۔

یہ ہوئے بزرگوارم صمد بابا کے اولاد کی تفصیل آگے بزرگوارم مرحوم امیر اللہ بابا کے اولاد کا حال سنیئے۔

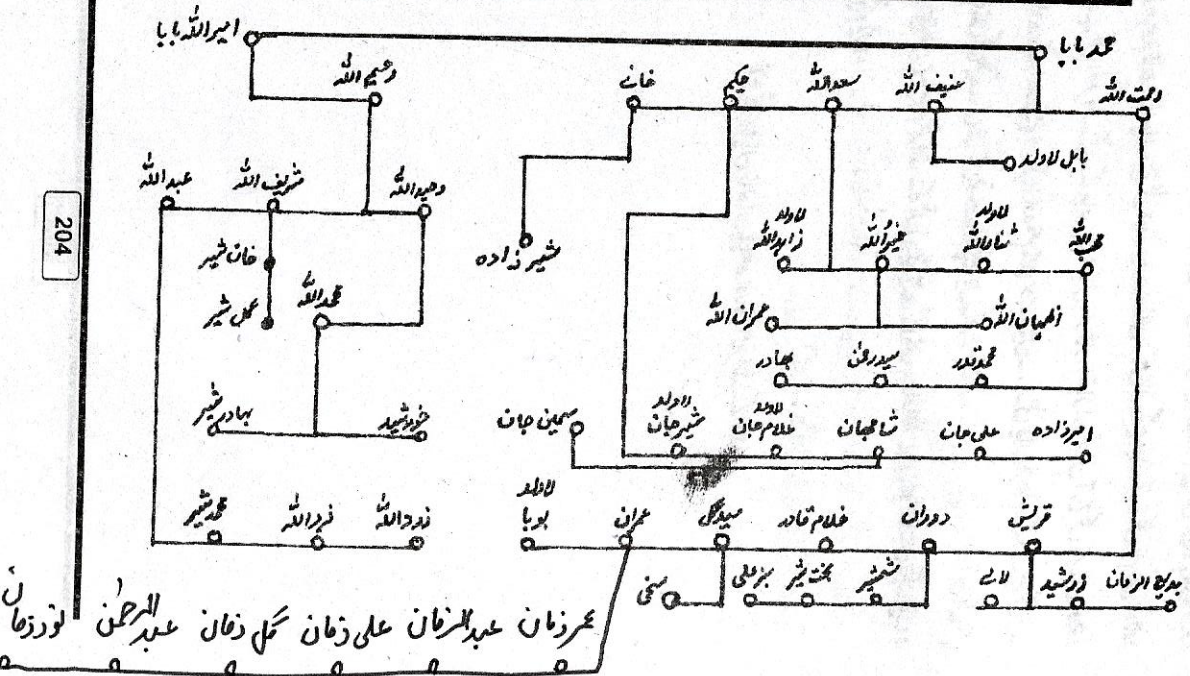
بزرگوارم امیر اللہ بابا کے واحد بیٹے رحیم اللہ بابا تھے۔ مرحوم رحیم اللہ بابا کے تین بیٹے وحید اللہ بابا، شریف اللہ اور عبد اللہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم وحید اللہ بابا کے واحد بیٹے محمد اللہ تھے۔ محمد اللہ مرحوم کے دو بیٹے خورشید اور بہادر شیر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم شریف اللہ بابا کے دو بیٹے خان شیر اور گل شیر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم عبد اللہ کے تین بیٹے زرد اللہ، فرد اللہ اور محمد شیر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اس خاندان میں مرحوم عمران کے چھ بیٹے عبد الرمان، گل زمان، نور زمان اور علی زمان وغیرہ جبکہ محمد اللہ کے دو بیٹے خورشید اور بہادر شیر اور اسی طرح زرد اللہ کے بھی دو تین بیٹے نوجوانان ہیں۔

نوٹ: پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں بزرگوارم عمران، قادر، صاحب گل المعروف سخی، شیر زادہ، علی جان، محمد قدر اور خیر اللہ ہم میں موجود تھے جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم

عمران کے چھ بیٹے عمر زمان، عبدالرمان، علی زمان، گل زمان، نور زمان اور ادر مان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم قادر کے چار بیٹے علی حیدر، بلادر، خان زمان اور گل بہادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم صاحب گل المعروف سخی کے چار بیٹے اقبال، ارشاد، امتیاز اور نعمان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم شیر زادہ کے واحد بیٹے وصال زادہ ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ علی جان مرحوم کے دو بیٹے گل شید اور مانے تھے جن میں گل شید حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم محمد قدر کے واحد بیٹے ابراہیم آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم خیراللہ کے تین بیٹے ہیں جن میں مدراراللہ یہاں موجود ہیں جبکہ بقیہ دو بیٹے امریکہ میں مقیم ہیں۔

نقشہ شجرہ نایان خاندان باباصمد اور باباامیراللہ کے اولاد

نقشہ شجرہ نایان خاندان حمد و امیر اللہ کی اولاد



ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم مولانا سید رسول شاہ صاحب کے اولاد

بزرگوارم مولانا سید رسول شاہ صاحب نے صوابی خاص سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ آپ بزرگوارم ایک بڑے عالم دین تھے۔ ساتھ ساتھ شروع سے اقتصادی حالت بھی تسلی بخش تھی۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہی زمینداری کرنے کے لئے تھوڑی بہت زرعی زمین خرید لی علم کی روشنی عوام تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ ذریعہ آمدنی کے لئے زمینداری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے تھے۔ یہ ہوئے مولانا سید رسول شاہ صاحب سے متعلق تھوڑے معلومات آیئے آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم سید رسول شاہ بابا کے چار بیٹے بزرگوارم عبدالحنان، فضل رازق، قاضی عبدالخالق اور عبد الرازق بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم عبدالحنان بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم عبدالمنان تھے۔ بزرگوارم مرحوم عبد المنان جو کہ گاؤں گڑیالہ میں اپنے وقت کے نامی گرامی شخصیت گزر چکے ہیں کے تین بیٹے مدثر شاہ، عنایت علی شاہ اور شاہ علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم سید رسول شاہ صاحب کے دوسرے بیٹے بزرگوارم فضل رازق بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم فضل رازق بابا کے تین بیٹے غلام جیلانی، غلام محبوب اور غلام یحیٰ تھے۔ غلام جیلانی لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ مولانا غلام محبوب استاد مرحوم کے دو بیٹے غلام سید اور رحمان سید آج کل ہم میں موجود ہیں۔ واضح رہے کہ غلام محبوب اُستاد گاؤں گڑیالہ کے محلہ سیریٔ کے مسجد میں پیش امام تھے۔ بزرگوارم فضل رازق بابا کے تیسرے بیٹے غلام یحیٰ آج کل ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم سید رسول شاہ بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم قاضی عبدالخالق بابا تھے۔ آپ بزرگوارم ایک بڑے عالم دین اور نہایت پرہیزگار انسان تھے۔ بعض لوگ قاضی عبدالخالق بابا کی وجہ سے اس خاندان کو

قاضیان خاندان بھی کہا کرتے ہیں۔ بزرگوارم قاضی عبدالخالق بابا کے تین بیٹے عبدالودود، سید اللہ اور حمد اللہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ قاضی عبدالخالق بابا کے بیٹوں میں مولانا عبدالودود آج کل چوٹی کے عالم دین ہیں۔

بزرگوارم سید رسول شاہ بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم عبدالرازق بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم عبدالرازق بابا کے چار بیٹے بزرگوارم فضل معبود، غلام ربانی، غلام حقانی اور غلام دستگیر تھے۔ فضل معبود اور غلام دستگیر دونوں لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ غلام ربانی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم غلام حقانی کے واحد بیٹے فضل حبیب آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم مولانا سید رسول شاہ اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق معلومات۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد مولانا سید رسول شاہ صاحب ملایان خاندان

سید رسول شاہ

عبدالحنان ـ فضل رزاق ـ عبدالخالق ـ عبدالرازق

عبدالمنان

عنایت علی شاہ ـ مظفر شاہ ـ شاہد علی

لاولد غلام جیلانی ـ غلام محبوب ـ غلام یحییٰ

غلام سعید ـ رحمان سید

عبدالودود ـ سید اللہ ـ محمد اللہ

لاولد فضل معبود ـ غلام ربانی ـ غلام حقانی ـ غلام دستگیر لاولد

فضل حبیب

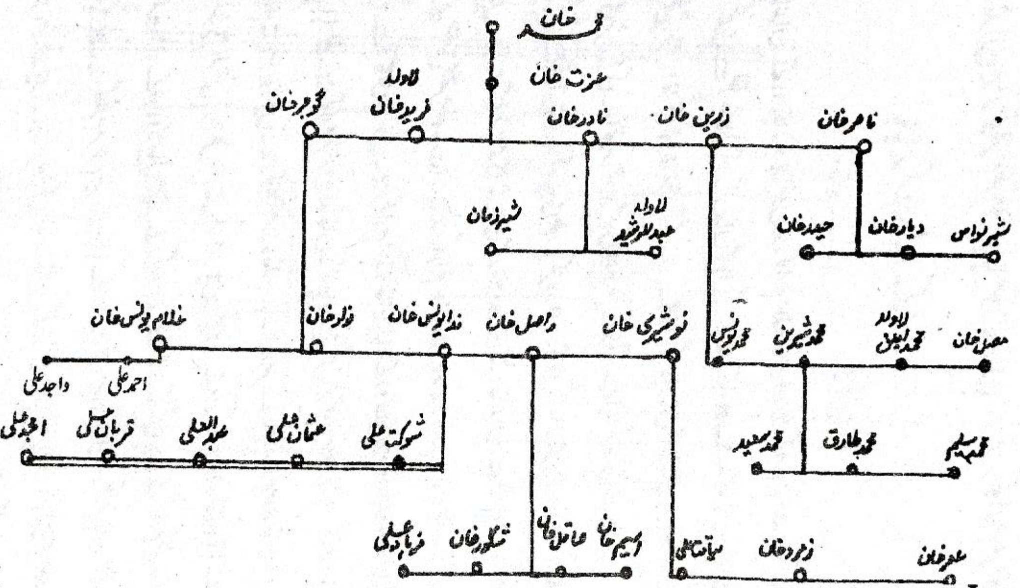
پیرخیل خاندان بزرگوارم مرحوم بابا محمد خان کے اولاد

پیرخیل خاندان کے بزرگوارم محمد خان بابا نے گاؤں شہباز گڑھی سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔گاؤں گڑیالہ کے وجود میں آنے سے قبل پیرخیل خاندان کے گنتی کے چند گھرانے اس خطے میں آباد تھے۔پشتو کا زمانہ تھا۔کہ گاؤں گڑیالہ کی حدود کا خطہ کپورخیل خاندان کے حصے میں آ گئی جبکہ پیرخیل خاندان کو شہباز گڑھی کے حدود کے خطہ میں حصہ مل گئی۔گاؤں گڑیالہ کی حدود میں مقیم پیرخیل خاندان کے لوگ شہباز گڑھی کی طرف نقل مکانی کر گئے۔پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بعض پیرخیل گاؤں گڑیالہ واپس آئے۔یہ ہوئے پیرخیل خاندان سے متعلق مختصر معلومات آیئے بزرگوارم محمد خان بابا اور آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔بزرگوارم محمد خان بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم غزن خان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم غزن خان بابا نے ایک شادی کی ہوئی تھی اور آپ بزرگوارم کے پانچ بیٹے بزرگوارم زرین خان، فرید خان، ناصر خان، نادر خان اور گوجر خان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم زرین خان بابا کے چار بیٹے محمد شیرین، محمد امین، مصل خان اور محمد یونس تھے۔مصل خان اور محمد یونس آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ محمد شیرین مرحوم کے تین بیٹے محمد سلیم، محمد طارق اور محمد سعید آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ محمد امین لاولد فوت ہو چکے ہیں۔غزن خان بابا کے بیٹے فرید خان لاولد فوت ہو چکے ہیں جبکہ مرحوم ناصر خان کے تین بیٹے شیر نواس، دیار خان اور حیدر خان اسی طرح مرحوم نادر خان کے دو بیٹے عبدالرشید اور شیر زمان تھے۔بزرگوارم غزن خان بابا کے پانچویں بیٹے بزرگوارم گوجر خان بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم گوجر بابا کے پانچ بیٹے بزرگوارم نوشیری خان، واصل خان، فدا یونس خان، نوار خان اور غلام یونس خان تھے۔نوار خان اور غلام یونس خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ مرحوم نوشیری خان بابا کے تین بیٹے عصر

خان، زمرد خان اور لیاقت علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم واصل خان بابا کے تین بیٹے عاقل خان، شکور خان اور فرہاد علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم فدا یونس کے پانچ بیٹے شوکت علی، عبدالعلی، قربانی علی، امجد علی اور عثمان علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم محمد خان بابا کے اولاد کی تفصیل یہاں آپ بزرگوارم کے اولاد سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ گاؤں گڑیالہ میں اس خاندان کے لوگ انتہائی محنت کش اور خوش اخلاق لوگ چلے آرہے ہیں۔ اپنی محنت و مشقت کی بدولت گاؤں گڑیالہ میں اپنے جائیداد کے مالکان ہیں۔ ساتھ ساتھ اپنی خوش اخلاقی کی بدولت گاؤں گڑیالہ کے بڑے بڑے اور معزز خاندانوں کے ساتھ ان کے رشتے ہو چکے ہیں۔ اس خاندان میں ریٹائرڈ صوبیدار بزرگوارم گوجر خان بابا انتہائی ہوشیار اور محنتی انسان تھے۔ آپ بزرگوارم انگریزوں کی دورِ حکومت میں بحیثیت سپاہی فوج میں بھرتی ہوئے اور اپنی حسن کارکردگی پر صوبیداری کے عہدے تک پہنچ گئے۔ ملازمت کے دوران خوب پیسے کمائے زرعی زمین کی خریدنے پر خاصی توجہ دی۔ ساتھ ساتھ انگریزوں نے بطور انعام 100 جریب زمین ضلع خانیوال کے تحصیل میاں چنوں میں دے دی۔ آج تک آپ بزرگوارم کے اولاد ان ہی زمینوں کی آمدنی پر خوب باعزت وقت گزار رہے ہیں۔ بزرگوارم گوجر خان بابا کے نام سے متعلق ایک قصہ کچھ اس طرح مشہور ہے۔ کہ بزرگوارم غزن خان بابا کے چھ سات بچے یکے بعد دیگرے پیدا ہو کر بچپن میں ہی فوت ہوئے۔ کسی بزرگ آدمی کے مشورے پر آپ کے والدین نے آپ کا نام گوجر رکھ دیا۔ بزرگوارم گوجر خان کے اولاد میں بزرگوارم فدا یونس خان ایک قابل شخصیت گزر چکے ہیں۔ آپ بزرگوارم نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔ اور اپنی قابلیت کی بنیاد پر محکمہ تعلیم میں ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے تعینات رہ چکے ہیں۔ اسی طرح غلام یونس بھی محکمہ تعلیم میں بحیثیت افسر اپنے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ آج کل ریٹائرڈ ہو چکے ہیں علاوہ ازیں اس خاندان میں زمرد خان بھی محکمہ تعلیم میں بحیثیت ایس ڈی ای او کے فرائض انجام دے رہے ہیں مزید ترقی کی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ اس خاندان میں غلام یونس خان کے چھ بیٹے افتخار علی، عظمت علی، حضرت علی، ذوالفقار علی،

ظفر علی اور عالمگیر اسی طرح زمرد خان کے تین بیٹے زاہد خان، خالد خان اور طاہر خان جبکہ لیاقت علی کے پانچ بیٹے عارف، آصف، طفیل، ارشد اور کاشف وغیرہ نوجوانان ہیں یہ ہوئے پیر خیل خاندان اور بابا محمد خان کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران بزرگوارم گوجر خان بابا کے بیٹے نوار خان ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم نوار خان کے دو بیٹے احمد علی اور واجد علی ہم میں موجود ہیں۔ ان دو بھائیوں میں واجد علی ٹریفک پولیس میں سب انسپکٹر ہے مزید ترقی کے امکانات واضح ہے۔


محمد خان
عزت خان
لاولد
فریدخان
گوہرخان
نادرخان
زرین خان
ناصرخان
شیرزمان
لاولد
عبدالرشید
دیارخان
شیرنواس
غلام یونس خان
نذیر یونس خان
واصل خان
محمد یونس
محمد شیرین
لاولد
مصرخان
احمد علی
واجد علی
شوکت علی
عثمان علی
عبدالعلی
قربان علی
امجد علی
محمد سعید
محمد طارق
محمد سلیم
شکورخان
عاقل خان

مانیزیان خاندان بزرگوارم مرحوم بابا موزہ خان اور بزرگوارم مرحوم بابا برکت شاہ کے اولاد

مانیزیان خاندان کے دو چچا زاد بھائیوں بزرگوارم موزہ خان اور بزرگوارم برکت شاہ نے ضلع صوابی کے گاؤں ترلاندی سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ مانیزیان خاندان کے لوگ انتہائی محنت کش، خوش اخلاق اور خدمتگار لوگ ہیں۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہی اس خاندان کے لوگوں نے زمینداری شروع کی۔ ساتھ ساتھ ہر قسم کی محنت مزدوری کر کے اپنا گزر اوقات چلا رہے ہیں۔ بہر حال آباؤ اجداد سے لے کر آج تک اقتصادی طور پر کمزور ہیں۔ گاؤں گڑیالہ میں اس خاندان کے لوگ مانیزیان کہلاتے ہیں۔ جبکہ موضع ترلاندی میں ان کا رشتہ دوران خیل خاندان سے لگا ہوا ہے یہ ہوئے مانیزیان خاندان سے متعلق مختصر معلومات آیئے بزرگوارم موزہ خان اور بزرگوارم برکت شاہ کے اس مختصر سے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلاؤں۔ بزرگوارم موزہ خان بابا کے دو بیٹے بزرگوارم رضا خان بابا اور بزرگوارم سوار خان بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم رضا خان کے چار بیٹے شمس الرحمٰن، سیفو ررحمٰن، بخت زمان اور سید زمان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم موزہ خان بابا کے دوسرے بیٹے مرحوم سوار خان بابا کے دو بیٹے سید رحمٰن اور معشوق الرحمٰن آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم موزہ خان بابا کے اولاد آگے بزرگوارم برکت شاہ کے اولاد کا حال سنیئے۔ بزرگوارم برکت شاہ کے تین بیٹے بزرگوارم شیر خان، زر خان اور عمر خان بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم شیر خان بابا کے دو بیٹے گل مست خان اور حکیم خان تھے۔ حکیم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم گل مست خان کے دو معصوم بیٹے آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم زر خان بابا کے واحد بیٹے عیسٰی خان اور مرحوم عمر خان کے دو بیٹے آج کل ہم میں موجود

ہیں۔ یہ ہوئے مانیزیان خاندان سے متعلق معلومات۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

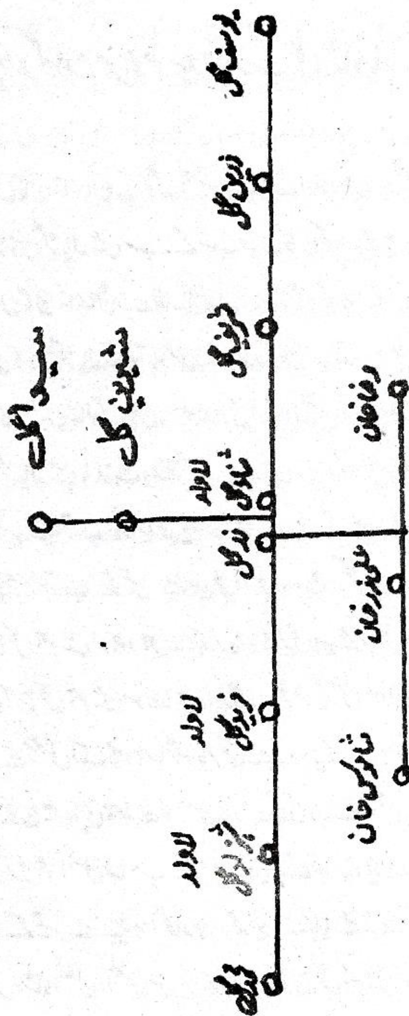
نقشہ شجرہ مانیزیان خاندان

نقشہ شجرہ مانیزیان خاندان موزہ خان وغیرہ

بونیروال خاندان بزرگوارم مرحوم سیداگل بابا کے اولاد

بزرگوارم سیداگل بابا نے علاقہ بونیر کے گاؤں چینہ ڈھیری سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہی زمینداری شروع کی اور آج تک آپ بزرگوارم کے اولاد کا ذریعہ معاش زمینداری ہے۔ بزرگوارم سیداگل بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم شیرین گل بابا تھے۔ جبکہ مرحوم شیرین گل بابا کے آٹھ بیٹے بزرگوارم یوسف گل، زرین گل، شریف گل، ثناء گل، زرگل، فرید گل، شہزادگل اور محمد گل تھے۔ بزرگوارم ثناگل، فرید گل اور شہزادگل بابا تینوں کے تین لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ زرین گل، یوسف گل، شریف گل اور محمد گل آج کل ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم زرگل بابا مرحوم کے تین بیٹے رضا خان، علی زرخان اور شاموس خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم سیداگل بابا کے اولاد شروع سے لے کر آج تک زمینداری اور مزدوری کر کے اپنا وقت گزار رہے ہیں۔ کوئی خاص نمایاں ترقی نہیں کی ہے۔ محلہ بونیروال میں آباد ہیں۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔


نقشہ شجرہ اولاد سید اکل بونیروال
سید اکل
شیرین گل
یوسف گل
زرین گل
شریف گل
لاولد
شاد گل
نذر گل
لاولد
فرید گل
لاولد
شہزاد گل
محمد گل
رضا خان
علی نذر خان
شاہ ملوک خان

میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم سید قدرت علی شاہ بابا کے اولاد

گاؤں گڑیالہ میں مقیم میاں گان خاندان کے لوگ بعض پیر بابا کے اولاد ہیں اور بعض اخون پنجو بابا وغیرہ کے اولاد ہیں۔ بہر حال گاؤں گڑیالہ میں سب کے سب میاں گان کہلاتے ہیں۔ بزرگوارم سید قدرت علی شاہ بابا کا تعلق بھی میاں گان خاندان سے تھا۔ جنہوں نے گڑھی کپورہ کے نزدیک گاؤں محبت بانڈہ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ بزرگوارم سید قدرت علی شاہ بابا اور آپ بزرگوارم کے اولاد نہایت نیک اور امن پسند لوگ ہیں۔ زمینداری اور ملازمتیں ان کی ذرائع آمدنی ہیں۔ خوب محنت مشقت کر کے گاؤں گڑیالہ میں باعزت وقت گزار رہے ہیں۔ بزرگوارم سید قدرت علی شاہ بابا کے تین بیٹے بزرگوارم سید محمد عمر، سید محمد یعقوب اور سید محمد یوسف بابا تھے۔ بزرگوارم سید محمد عمر بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم مرحوم سید محمد یعقوب کے تین بیٹے سید محمد اجمل، سید محمد اکمل اور سید محمد اقبال تھے۔ سید محمد اکمل اور سید محمد اقبال آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ ریٹائرڈ کرنل سید محمد اجمل مرحوم کے دو بیٹے جاوید اجمل اور اور پرویز اجمل آج کل ہم میں موجود ہیں اور گاؤں فرمولی ضلع صوابی میں رہائش پذیر ہیں۔ یہاں سید محمد اجمل مرحوم سے متعلق ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ آپ بزرگوارم انتہائی قابل اور خوش اخلاق انسان تھے پاک فوج میں اپنی قابلیت اور حسن کارکردگی کی وجہ سے کرنل کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں اور آج تک ریٹائرڈ کرنل محمد اجمل صاحب کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

بزرگوارم سید قدرت علی شاہ بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم سید محمد یوسف بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم سید محمد یوسف بابا کے چار بیٹے شیر افضل، شاہ افضل، افضل سید اور برہان سید آج کل ہم میں موجود ہیں اور موضع ہوسی نزد گڑیالہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اس خاندان میں مرحوم سید محمد اقبال کے تین بیٹے محمد خالد، محمد زاہد اور

عابد۔ جبکہ مرحوم سید محمد اکمل باچا سات بیٹوں کی تفصیل نیچے درج ہے۔ اسی طرح شاہ افضل کے دو بیٹے واجد اور بصیر اور شیر افضل کے دو بیٹے عارف اور پرویز نیز افضل سید کے واحد بیٹے شبیر ہم میں موجود ہیں۔ اور سب کے سب محنتی نوجوانان ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم سید قدرت علی شاہ بابا کے اولاد کی تفصیل۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان کے سید محمد اکمل باچہ اور سید محمد اقبال باچہ ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں اور اُن کے بیٹوں کے نام جو کہ آج کل ہم میں موجود ہیں اوپر درج ہیں۔

واضح رہے کہ مرحوم سید محمد اکمل باچہ کے سات بیٹے سید محمد شفیع (نسیم)، سید محمد افضل (شمیم)، سید محمد صدیق (حلیم)، سید محمد منیر (منا)، سید محمد حامد، سید محمد سہیل اور سید محمد عاصم آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح سید محمد شفیع کے دو جوان بیٹے سید محمد شیراز اور سید محمد حسن اسی طرح سید محمد منیر کے تین بیٹے سید محمد علی (قمر)، سید محمد سکندر اور سید محمد عامر۔ اس طرح سید محمد سہیل کے دو بیٹے سید محمد وسیم اور سید محمد سنان۔ اسی طرح سید محمد حامد کے چار بیٹے سید محمد تیمور، سید محمد اسلان، سید محمد نمیر اور سید محمد دانش ہیں۔ اسی طرح سید محمد صدیق کے چار بیٹے سید محمد سمیع، سید محمد مرید، سید محمد سابح اور سید محمد عمیر جبکہ محمد عاصم کے واحد بیٹے سید محمد حارث ہم میں موجود ہیں۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ ہو۔

نقشہ شجرہ اولاد سید قدرت علیشاہ میانگان

سید قدرت علیشاہ

سید محمد یوسف
سید محمد یعقوب
لاولد سید محمد طاہر

شبیر افضل
شاہ افضل
افضل سید
برہان سید

سید محمد اقبال
سید محمد اکمل
سید محمد اجمل

پرویز اجمل
جاوید اجمل

سید محمد خالد
سید محمد منیر (مٹا)
سید محمد صدیق (حلیم)
سید محمد افضل (شمیم)
سید محمد شفیع (نسیم)
محمد عاصم
محمد سہیل

شبیر
واجد
بصیرت
عارف
پرویز

عابد
زاہد
خالد

ملایان خاندان بزرگوارم مرحوم مولانا یار محمد بابا کے اولاد

بزرگوارم مولانا یار محمد بابا ایک جید عالم دین تھے۔ ضلع صوابی کے گاؤں شیرہ غونڈ سے نقل مکانی کر کے گاؤں گڑیالہ تشریف لائے۔ گاؤں گڑیالہ میں آپ بزرگوارم بطور مسجد کے پیش امام کی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ساتھ ساتھ دینی علوم پھیلانے میں خوب دیانتداری کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ آپ بزرگوارم کے ذریعہ معاش کے لئے کپور خیل خاندان کے لوگوں نے رہنے کے لئے مکان کے ساتھ ساتھ کچھ زرعی اراضی بھی وقف دی ہوئی تھی۔ جو کہ آج تک آپ بزرگوارم کے اولاد کی ملکیت ہے۔ بزرگوارم یار محمد بابا کے تین بیٹے بزرگوارم محمد شاہ، نور احمد اور گل احمد بابا تھے۔ جو کہ تینوں کے تین اپنے والد بزرگوارم کی طرح عالم دین تھے۔ گاؤں گڑیالہ میں ایک بڑے ولی اللہ بزرگوارم نعمت اللہ بابا المعروف شیخ بابا رحمۃ اللہ علیہ بزرگوارم مولانا گل احمد بابا کے شاگرد رہ چکے ہیں۔

بزرگوارم یار محمد کے پہلے بیٹے بزرگوارم مرحوم محمد شاہ بابا کے دو بیٹے بزرگوارم محمد اکبر اور حسن الماب تھے۔ محمد اکبر بابا مرحوم کے تین بیٹے علی جوہر، باچہ گل اور امیر جعفر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم حسن الماب کے سات بیٹے ہیں جو کہ ترناب فارم میں رہائش پذیر ہیں۔ بزرگوارم یار محمد بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم نور احمد بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم نور احمد بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم مولانا نور حبیب بابا تھے۔ بزرگوارم مولانا نور حبیب بابا مرحوم کے چار بیٹے سید حبیب، اسد اللہ، محمد عزیز اور محمد اشفاق آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مولانا نور حبیب بابا جوانی سے لے کر بڑھاپے اور یہاں تک کہ وفات ہونے تک گاؤں گڑیالہ کے مرکزی جامعہ مسجد، مسجد میاں گان میں پیش امام کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ آپ بزرگوارم کے بیٹوں میں آپ بزرگوارم کی وفات سے لے کر آج تک کوئی بھی بحیثیت پیش امام آپ کے

گدانشین نہیں بنا۔ آگے اللہ جانے البتہ آپ بزرگوارم کے اولاد میں جناب سید حبیب صاحب مرحوم صوبہ سرحد کی سطح پر انتہائی بہترین خطاط تھے۔ سید حبیب اُستاد کا ایک بیٹا مسعود سکول ٹیچر اور کاتب ہے۔ جبکہ زوجہ دوم سے چھ بیٹوں حنیف، منظور، خلیل، بشیر، شکیل اور وقار ہیں۔ حنیف بھی بہترین کاتب بن چکا ہے۔ بزرگوارم یار محمد بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم مولانا گل احمد بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ یہ ہوئے بزرگوارم مولانا یار محمد کے اولاد کی تفصیل نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی کے دوران سید حبیب اُستاد ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ جن کی موجود بیٹوں کی تفصیل اوپر درج ہیں۔ ان کے بیٹوں میں اپنے دادا کے نقش قدم پر چلنے والے مسعود اُستاد اپنے محلّے کے پیش امام کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

نقشہ شجرہ مولنا یار محمد صاحب

خاندان ملایان

یار محمد

محمد شاہ
نور احمد
محل احمد لاولد

حسن القاب عرف خان استاد
محمد اکبر
نور حبیب

علی جوہر
باچہ گل
امیر جعفر

اشفاق حسین
عبد العزیز
اسد اللہ
سید حبیب

وقار احمد
شکیل احمد
شبیر احمد
خلیل احمد
منظور احمد
حنیف احمد
مسعود احمد سعد

محمد زمان
قمر زمان
فخر الزمان
شمس الزمان
انور زمان
شاہد
علی زمان
منصور احمد

میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم نعمت اللہ بابا المعروف شیخ بابا رحمت اللہ کے اولاد

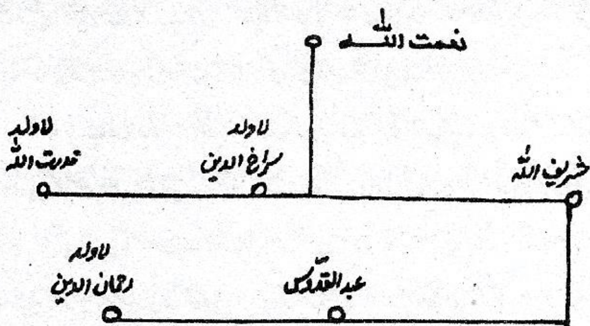
بزرگوارم نعمت اللہ بابا المعروف شیخ بابا رحمۃ اللہ علیہ نہایت بزرگ ولی اللہ گزر چکے ہیں۔آپ بزرگوارم پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں گلگت کے باشندے تھے۔آپ بزرگوارم بچپن ہی میں حصول دین کی خاطر اپنے علاقے کو خیر آباد کہہ کر سوات کے علاقے میں تشریف فرما ہوئے۔وہاں سوات میں بزرگوارم سوات باباجی صاحب کے مُرید ہونے کا شرف حاصل کی۔ بعد میں گاؤں گڑیالہ آکر یہاں رہائش پذیر ہوئے اور مولانا گل احمد صاحب سے دینی علم حاصل کی۔

بزرگوارم نعمت اللہ بابا المعروف شیخ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے بزرگ ولی اللہ گزر چکے ہیں۔آپ بزرگوارم کے مرتبے کا اندازہ باآسانی اس بات سے لگائی جاسکتی ہے۔کہ اس زمانے کے بزرگ ولی اللہ ترنگزئی باباجی صاحب نے گاؤں گڑیالہ میں آکر بزرگوارم شیخ بابا رحمۃ اللہ علیہ کو احتراماً چارپائی کے سرہانے اپنے ساتھ بٹھا دیا۔علاوہ ازیں بزرگوارم شیخ بابا سے متعلق ایک قصہ مشہور ہے۔کہ سوات باباجی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے وفات کی خبر ہوئی اسی دِن بزرگوارم شیخ بابا رحمۃ اللہ علیہ مسجد میاں گان میں کیچڑ سے تپائی کرنے کے کام میں مصروف تھے۔خبر سنتے ہی انتہائی رنجیدہ ہوئے۔ہاتھ پاؤں دھو کر وضو کی اور جنازہ میں شمولیت کے لئے روانہ ہوئے۔اس زمانے میں ذرائع آمدورفت کی کوئی خاص نظام موجود نہ تھا پھر بھی آپ بزرگوارم نہایت وقت پر میں معجزانہ طور پر سوات پہنچ کر جنازے میں شریک ہوئے۔یہ ہوئے بزرگوارم شیخ بابا رحمۃ اللہ سے متعلق تھوڑے معلومات۔آپ بزرگوارم گاؤں گڑیالہ کے مغرب میں نہر کے کنارے ایک چھوٹے سے مقبرے میں دفن ہیں۔

بزرگوارم نعمت اللہ بابا المعروف شیخ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے تین بیٹے بزرگوارم شریف اللہ، سراخ الدین اور قدرت اللہ بابا تھے۔ بزرگوارم سراخ الدین اور قدرت اللہ بابا دونوں لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ بزرگوارم مرحوم شریف اللہ بابا کے دو بیٹے عبدالقدوس اور رحمان الدین تھے۔ رحمان الدین لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ عبدالقدوس صاحب آج کل ہم میں موجود ہیں۔ نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن کی چھپائی میں عبدالقدوس صاحب ہم میں موجود تھے۔ جو کہ وفات پا چکے ہیں۔ اور پیچھے کوئی نارینہ اولاد نہیں چھوڑی ہے اس لئے اس خاندان کا باب یہاں پر ہی ختم ہو چکا ہے۔ البتہ نعمت اللہ بابا المعروف شیخ بابا جو کہ ولی اللہ تھے کا نام رہتی دُنیا تک زندہ رہے گا۔

نقشہ شجرہ اولاد بزرگوارم نعمت اللہ بابا المعروف شیخ بابا



میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم سید حبیب شاہ المعروف ہنڈ بابا کے اولاد

میاں گان خاندان سید حبیب شاہ المعروف ہنڈ باباؒ اپنے زمانے کے بزرگ ولی اللہ رہ چکے ہیں۔ آپ بزرگوارم نے ضلع صوابی کے گاؤں ہنڈ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں تشریف فرما ہوئے۔ گاؤں گڑیالہ میں آتے ہی کپور خیل خاندان کے لوگوں نے آپ بزرگوارم کی عزت افزائی کی یہاں تک سننے میں آیا ہے کہ گاؤں گڑیالہ میں کپور خیل خاندان کی عروج اور ترقی آپ بزرگوارم کی کپور خیل خاندان کو دُعاؤں کی برکت سے مل چکی ہے۔ بزرگوارم سید حبیب شاہ المعروف ہنڈ باباؒ کے اولاد آباؤ اجداد سے لے کر آج تک انتہائی محنت کش، امن پسند اور شریف لوگ چلے آرہے ہیں۔ گاؤں گڑیالہ میں زمینداری کے ساتھ ساتھ آپ بزرگوارم کے اولاد نے اندرون ملک اور بیرون مما لک میں ملازمتیں اور تجارت وغیرہ کے پیشے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اپنے محنت و مشقت کی بدولت تھوڑی بہت زرعی اراضی خرید چکے ہیں۔ ساتھ ساتھ بطور سیرئی وقف زمینیں بھی ان کو مل چکی ہیں۔ اسی طرح آپ بزرگوارم کے اولاد کا خوب گزارہ چل رہا ہے۔ بزرگوارم ہنڈ باباؒ گاؤں گڑیالہ کے مشرق میں ایک بڑے مقبرے میں دفن ہیں۔ وہی مقبرہ ہنڈ باباؒ کا مقبرہ اور ہنڈ بابا کے مقبرے کے ساتھ لگی ہوئی آبادی محلہ ہنڈ باباؒ کہلاتی ہے۔ یہ ہوئے بزرگوارم سید حبیب شاہ باباؒ المعروف ہنڈ بابا سے متعلق معلومات۔ آیئے آپ بزرگوارم کے گاؤں گڑیالہ میں ایک بیٹے بزرگوارم سید مجیب شاہ بابا اور دونواسوں بزرگوارم سلطان شاہ بابا اور بزرگوارم اکبر شاہ بابا کے اولاد سے متعلق آگاہی دلاؤں۔

بزرگوارم سید حبیب شاہ بابا المعروف ہنڈ باباؒ کے واحد بیٹے بزرگوارم سید مجیب شاہ بابا تھے جبکہ مرحوم سید

مجیب شاہ بابا کے دو بیٹے بزرگوارم سلطان شاہ بابا اور بزرگوارم اکبر شاہ بابا تھے۔ پہلے بزرگوارم سلطان شاہ بابا کے اولاد کی تفصیلی عرض ہے۔ بزرگوارم مرحوم سلطان شاہ بابا کے چار بیٹے بزرگوارم حمید شاہ، محبوب شاہ، رحمت شاہ اور قطب شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم حمید شاہ بابا کے تین بیٹے بزرگوارم دلاور شاہ، یعقوب شاہ اور قدیم شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم دلاور شاہ بابا کے تین بیٹے سید لونگ شاہ، ایلام شاہ اور امام شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم یعقوب شاہ بابا کے واحد بیٹے گل سید شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم قدیم شاہ بابا کے واحد بیٹے گل زمین شاہ تھے۔ گل زمین شاہ جوانی میں فوت ہو چکے ہیں۔ البتہ گل زمین شاہ مرحوم کے چار بیٹے سرزمین شاہ، محمد علی شاہ، گلاب شاہ اور ہارون الرشید آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم سلطان شاہ بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم محبوب شاہ کے چار بیٹے بزرگوارم میر بادشاہ، سید بادشاہ، قائم شاہ اور سید ولی شاہ بابا تھے۔ مرحوم میر بادشاہ کے دو بیٹے اکرم بادشاہ اور مطلب شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔

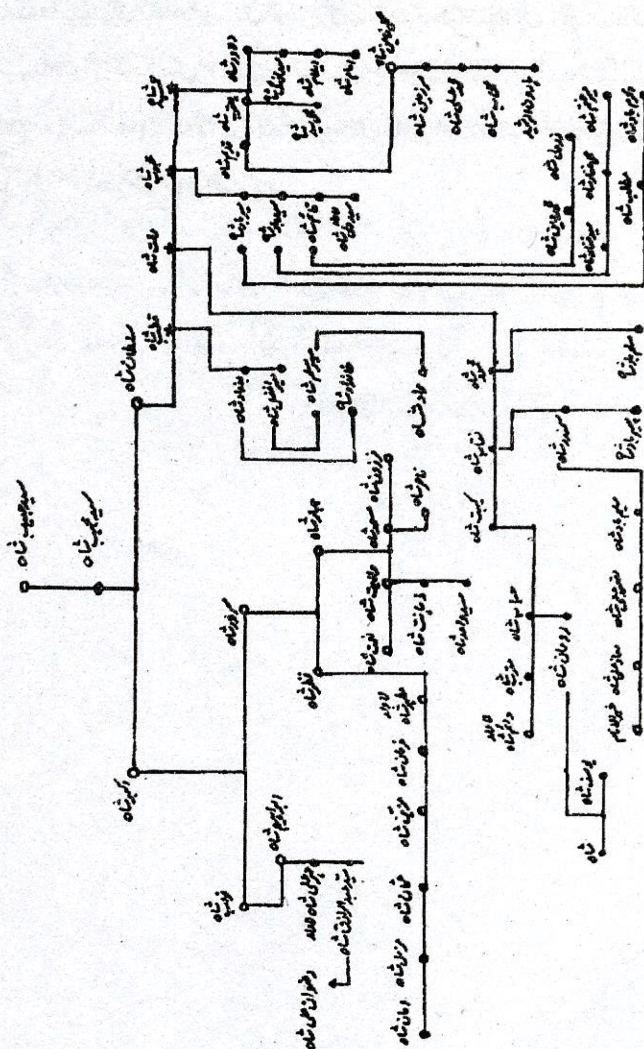
بزرگوارم مرحوم قائم شاہ بابا کے دو بیٹے بزرگوارم زرولی شاہ اور محمد دین شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم محبوب شاہ بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم سید ولی شاہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم سلطان شاہ بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم رحمت شاہ بابا تھے۔ آپ بزرگوارم کے تین بیٹے بزرگوارم محمود شاہ، نقاب شاہ اور کیبت شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم محمود شاہ بابا کے واحد بیٹے مسلم بادشاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم نقاب شاہ بابا کے دو بیٹے سمندر شاہ اور پیر بادشاہ تھے۔ سمندر شاہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ ان کے چار بیٹے سلیم بادشاہ، مقصد علی شاہ، معاذ علی شاہ اور خیر الانام آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جو کہ چارگلی کے نزدیک گاؤں کوترپان میں رہائش پذیر ہیں۔ جبکہ ریٹائرڈ صوبیدار پیر بادشاہ صاحب آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں صوبیدار پیر بادشاہ پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ صوبیدار پیر بادشاہ کو اللہ تعالیٰ نے بلند قد، بہترین صحت اور جسم عطا کی ہوئی ہے۔ پاک فوج میں بحیثیت سپاہی کے بھرتی ہوئے۔ اپنی حسن کارکردگی اور قابلیت کی بنیاد پر صوبیداری کے عہدے تک پہنچ

گئے۔ساتھ ساتھ اپنی تمام تر جسمانی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے باکسنگ کے کھیل میں حصہ لیا۔
رات دن سخت محنت اور جذبے کا مظاہرہ کرتے ہوئے بادلیس ممالک میں منعقدہ باکسنگ میں ایشین کلر اور
گولڈ میڈلسٹ کے اعزاز جیت چکے ہیں۔ساتھ ساتھ حکومت پاکستان نے بطور انعام صوبہ سندھ کے ضلع
سکھر میں سلطان کوٹ کے مقام پر آپ کو ایک مربع زمین دی ہوئی ہے جو کہ پینتالیس جریب کے برابر
ہے۔یہ ہوا ریٹائرڈ صوبیدار پیر بادشاہ صاحب پر ایک چھوٹا سا تبصرہ آیئے بزرگوارم رحمت شاہ بابا کے
تیسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم کیبت . صاحب کے اولاد سے آگاہی دلاؤں۔آپ بزرگوارم کے تین
بیٹے حیات شاہ، مقرب شاہ اور دائم شاہ تھے۔دائم شاہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ مقرب شاہ آج کل ہم
میں موجود ہیں۔مرحوم حیات شاہ کے واحد بیٹے رومان شاہ تھے۔جو کہ فوت ہو چکے ہیں۔البتہ رومان شاہ
کے دو بیٹے یوسف شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم سلطان شاہ بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم
قطب شاہ بابا تھے۔آپ بزرگوارم کے دو بیٹے بزرگوارم بغداد شاہ اور میر افضل شاہ بابا تھے۔مرحوم بغداد
شاہ کے واحد بیٹے خانداد شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔جبکہ مرحوم میر افضل شاہ کے واحد بیٹے میر سلم شاہ
تھے۔میر سلم شاہ کے واحد بیٹے مراد شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔یہ ہوئے بزرگوارم سلطان شاہ بابا کے
اولاد سے متعلق معلومات آیئے بزرگوارم اکبر شاہ کے اولاد سے متعلق آگاہی دلائیں۔

بزرگوارم مرحوم اکبر شاہ بابا کے دو بیٹے بزرگوارم سرور شاہ اور بزرگوارم نواب شاہ بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم
سرور شاہ بابا کے دو بیٹے بزرگوارم جبار شاہ اور نظر شاہ بابا تھے۔بزرگوارم مرحوم جبار شاہ بابا کے چار بیٹے
فرزون شاہ، مسعود شاہ، ولایت شاہ اور نعمت شاہ تھے۔فرزون شاہ اور نعمت شاہ آج کل ہم میں موجود
ہیں۔جبکہ مسعود شاہ مرحوم کے واحد بیٹے ناصر شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح ولایت شاہ مرحوم
کے دو بیٹے ذہابت شاہ اور سید واحد شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم مرحوم نظر شاہ بابا کے چھ بیٹے
مطہر شاہ، فرمان شاہ، مزین شاہ، عثمان شاہ، مزمل شاہ اور امان شاہ تھے۔مطہر شاہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔
جبکہ بقیہ پانچ آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم اکبر شاہ بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم نواب

شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم نواب شاہ بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم ابراہیم شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم ابراہیم شاہ بابا کے دو بیٹے مہر علی شاہ اور سید رازق شاہ۔ مہر علی شاہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ سید رازق شاہ کے واحد بیٹے رضوان علی شاہ ہم میں موجود ہیں۔ یہ ہوئے سید حبیب شاہ بابا المعروف ہنڈ باباؒ کے ایک بیٹے بزرگوارم سید مجیب شاہ بابا اور دو نواسوں بزرگوارم سلطان شاہ بابا اور بزرگوارم اکبر شاہ بابا کے اولاد سے متعلق تفصیلی معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔

نقشہ شجرہ اولاد سید حبیب شاہ بابا المعروف ہنڈ باباؒ



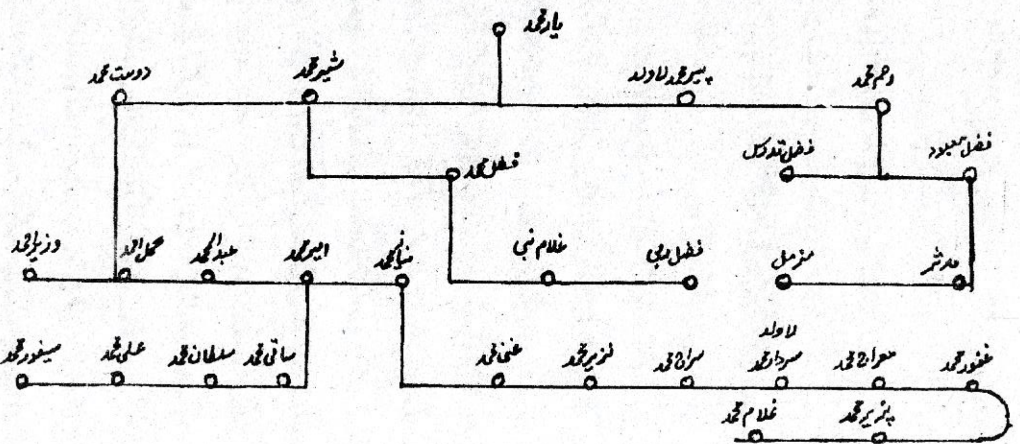
ترکانان خاندان بزرگوارم مرحوم یار محمد بابا کے اولاد

ترکانان خاندان میں بزرگوارم یار محمد بابا نے علاقہ تربیلہ کے گاؤں ساتھانہ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ ساتھانہ گاؤں تربیلہ ڈیم کے حدود میں آ کر ختم ہو چکی ہے۔ بزرگوارم یار محمد بابا کے والد بزرگوارم قاضی محمد بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم قاضی محمد بابا کے تین بیٹے بزرگوارم گل محمد، یار محمد اور بشیر محمد بابا تھے۔ گل محمد بابا علاقہ چارسدہ کے گاؤں عمرزئی میں جا کر آباد ہوئے۔ بزرگوارم بشیر محمد بابا غلاما چلے گئے۔ جبکہ بزرگوارم یار محمد بابا یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے بزرگوارم یار محمد کے اولاد کی تفصیل لکھنے سے قبل ترکانان خاندان پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ وہ یہ کہ ترکانان خاندان کے لوگ آباؤ اجداد سے لے کر آج تک گاؤں گڑیالہ کے عوام کی خدمت میں تابعدار ہیں۔ گاؤں گڑیالہ کی تعمیر و ترقی میں ان کا بھرپور حصہ ہے۔ گھر آباد کرنا ہو تو اسی ہی پیشہ کے لوگوں کے بغیر ناممکن ہے۔ علاوہ ازیں ماضی میں زمینوں کی آبادکاری اور سیرابی کا واحد ذریعہ رہٹ تھا۔ رہٹ کے لئے ڈول، چکلی، کانجن، جیلن، غشی، پلئی، سلائی، سپے، گندئی اور اریڑی وغیرہ بنانا اور مرمت کرنا اسی ہی خاندان کی ذمہ داری تھی۔ یہ ہوئے اس خاندان کے پیشے سے متعلق معلومات آیئے بزرگوارم یار محمد بابا کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم یار محمد بابا کے چار بیٹے بزرگوارم رحم محمد، پیر محمد، شیر محمد اور دوست محمد بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم رحم محمد کے دو بیٹے فضل معبود اور فضل قدوس تھے۔ فضل قدوس آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ فضل معبود مرحوم کے دو بیٹے مدثر اور مزمل آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم پیر محمد بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم مرحوم شیر محمد بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم فضل محمد بابا تھے۔ مرحوم فضل محمد بابا کے دو بیٹے فضل ربی اور غلام نبی دونوں پرائمری سکول کے اساتذہ ہیں اور آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم یار محمد بابا

کے چوتھے بیٹے بزرگوارم مرحوم دوست محمد بابا کے پانچ بیٹے بزرگوارم نیاز محمد، امیر محمد، عبدالحمد، گل احمد اور پرویز احمد تھے۔ عبدالحمد المعروف گڈبہ، گل احمد المعروف کالے اور وزیر احمد آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم نیاز محمد کے آٹھ بیٹے غلام محمد، پذیر محمد، غفور محمد، سراج محمد، سردار محمد، معراج محمد، قدیر محمد اور غنی محمد تھے۔ سردار محمد لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بقیہ سات ہم میں موجود ہیں۔ نقشہ شجرہ اولاد یار محمد بابا ملاحظہ کریں۔

نوٹ: اس کتاب کے پہلی ایڈیشن کی چھپائی کے دوران اس خاندان میں عبدالحمد المعروف گڈبہ، گل احمد المعروف کالے، فضل ربی، غلام نبی ہم میں موجود تھے۔ جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ عبدالحمد المعروف گڈبہ کے واحد بیٹے فقیر۔ گل احمد المعروف کالے کے تین بیٹے نثار، دیدار اسی طرح فضل ربی اور غلام نبی کے جواب بیٹے بھی آج کل ہم میں موجود ہیں۔

نقشہ شجرہ خاندان ترکانان یار محمد بابا کے اولاد



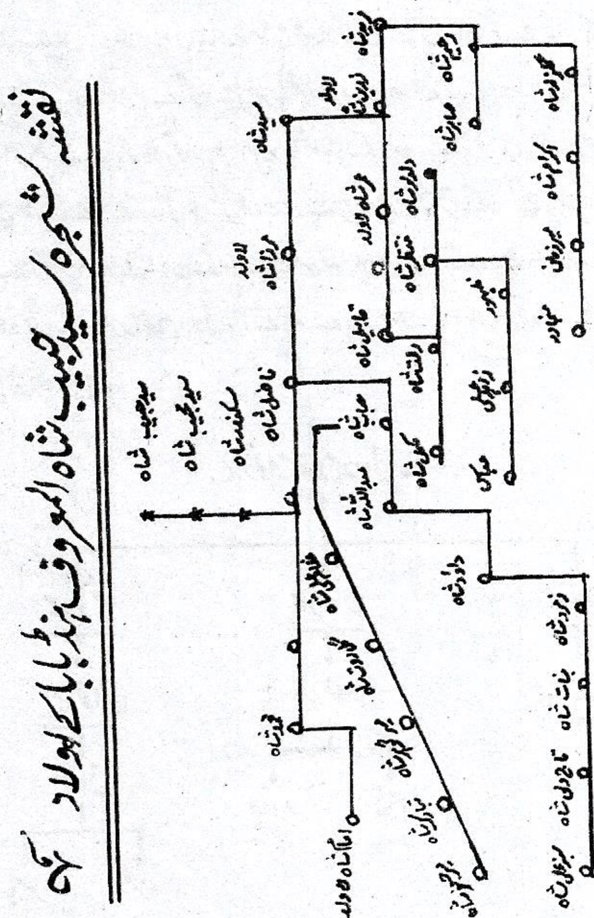
میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم سید حبیب شاہ بابا المعروف ہنڈ باباؒ کے اولاد

بزرگوارم سید حبیب شاہ بابا المعروف ہنڈ باباؒ کے واحد بیٹے بزرگوارم سید مجیب شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم سید مجیب شاہ بابا کے تین بیٹے بزرگوارم سلطان شاہ بابا، اکبر شاہ اور سکندر شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم سلطان شاہ بابا اور بزرگوارم اکبر شاہ بابا کے اولاد سے متعلق معلومات پہلے تحریر کر چکا ہوں۔ آیئے سید مجیب شاہ بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم سکندر شاہ بابا کے اولاد سے متعلق آگاہی دلائیں۔

بزرگوارم سکندر شاہ بابا کے چار بیٹے بزرگوارم سید شاہ، مرزا شاہ، فاضل شاہ اور محمد شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم سید شاہ بابا کے چار بیٹے بزرگوارم فرید شاہ، زرین شاہ، عمر شاہ اور قابیل شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم فرید شاہ بابا کے دو بیٹے بزرگوارم رحیم شاہ اور صابر شاہ بابا تھے۔ مرحوم رحیم شاہ بابا کے چار بیٹے گلزار شاہ، آرام شاہ، میر زمان اور منجاور آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم صابر شاہ بابا بمع اہل وعیال کے خیر آباد میں رہائش پذیر ہے۔ بزرگوارم زرین شاہ بابا اور بزرگوارم عمر شاہ بابا دونوں لاولد فوت ہو چکے جبکہ بزرگوارم مرحوم قابیل شاہ بابا کے چار بیٹے منتظر شاہ، مکمل شاہ، دلدار شاہ اور رحمت شاہ تھے۔ منتظر شاہ مرحوم کے تین بیٹے ظہور، زاہد علی اور عباس آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مکمل شاہ، دلدار شاہ اور رحمت شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ سکندر شاہ بابا کے دوسرے بیٹے مرزا شاہ بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم مرحوم سکندر شاہ بابا کے تیسرے بیٹے فاضل شاہ بابا کے دو بیٹے حباب شاہ اور عبداللہ شاہ بابا تھے۔ مرحوم حباب شاہ بابا کے پانچ بیٹے غلام علی شاہ، گل رؤف شاہ، میر گوہر شاہ، ستارک شاہ اور میر جعفر شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم عبداللہ بابا کے واحد بیٹے داؤد شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم سکندر شاہ بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم محمد شاہ بابا تھے۔ مرحوم محمد شاہ بابا کے واحد بیٹے امام شاہ بابا تھے۔ جو

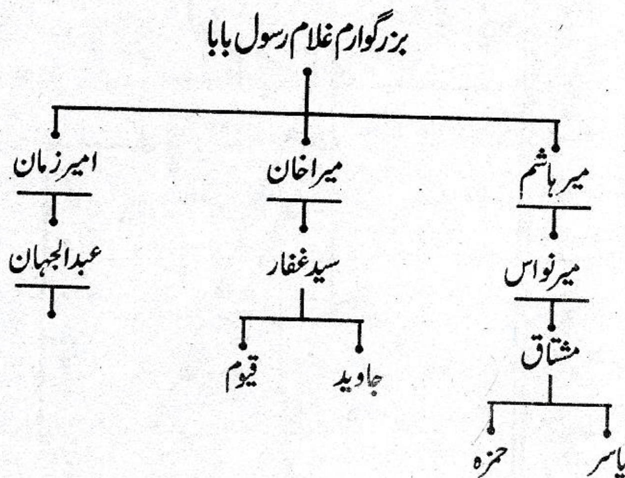
بنات شاہ

کہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ اس خاندان میں داؤد شاہ باچہ کے چار بیٹے زمرد شاہ، [illegible]، تاج ولی شاہ اور سبز علی شاہ نوجوانان ہیں اور کافی ذرائع آمدنی آرہی ہے۔ یہ ہوئے بزرگوارم ہنڈ باباؒ کے اولاد میں بزرگوارم سکندر شاہ بابا کے اولاد سے متعلق معلومات نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں۔



پیر خیل خاندان بزرگوارم مرحوم غلام رسول بابا کے اولاد

پیر خیل خاندان کے غلام رسول بابا نے موضع شہباز گڑھی سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ آپ بزرگوارم کے تین بیٹے میر ہاشم، میرا خان اور امیر زمان تھے۔ اس مختصر خاندان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ کہ بزرگوارم مرحوم میر ہاشم بابا کے واحد بیٹے میر نواس تھے۔ مرحوم میر نواس کے واحد بیٹے مشاق تھے۔ جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں مرحوم مشتاق کے دو بیٹے یاسر اور حمزہ ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم میرا خان کے واحد بیٹے سید غفار اور سید غفار کے دو بیٹے جاوید اور قیوم آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح غلام رسول بابا کے تیسرے بیٹے مرحوم امیر زمان کے واحد بیٹے عبدالجہان آج کل ہم میں موجود ہیں۔



میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم سید حبیب شاہ بابا المعروف ھنڈ باباؒ کے اولاد میں تورہ ڈھیری گڑیالہ کے باشندے

میاں گان خاندان میں ھنڈ باباؒ کے اولاد کی تفصیل کتاب میں پہلے درج ہو چکا ہے۔ یہاں پر آپ بزرگوارم کے اولاد میں گاؤں کے مغرب میں تورہ ڈھیری کے باشندوں سے متعلق تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ کہ کپور خیل خاندان کے بزرگوارم مرحوم عبداللہ خان بابا نے مرحوم بزرگوارم اکبر شاہ بابا کو بطور سیریؒ جو تھوڑی زمین تورہ ڈھیری وںڈ میں دے چکی تھی وہاں پر ان کے اولاد میں مرحوم بزرگوارم احمد شاہ بابا کے اولاد نے رہائشی مکانات بنائے ہوئے ہیں اور وہی مقیم ہے۔

بزرگوارم مرحوم احمد شاہ بابا کے تین بیٹے غلام شاہ، گل بادشاہ اور حسین شاہ تھے بزرگوارم مرحوم غلام شاہ بابا کے چار بیٹے مثل شاہ، روزی شاہ، ایوب شاہ، آئین بادشاہ ہیں۔ ان بھائیوں میں مرحوم مثل شاہ کے واحد بیٹے مرحوم میم بادشاہ تھے۔ جو کہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم مرحوم روزی شاہ کے واحد بیٹے فرخ سید تھے۔ جو کہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم فرخ سید کے دو بیٹے اشتیاق اور مشتاق آج کل ہم میں موجود ہیں۔

اسی طرح بزرگوارم آئین بادشاہ کے تین بیٹے جمیل، افسر علی اور اکبر سید ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم احمد شاہ بابا کے دوسرے بیٹے مرحوم گل بادشاہ کے تین بیٹے زر بادشاہ، حکم بادشاہ اور اعتبار شاہ تھے۔ یہاں ان کے اولاد کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ مرحوم بزرگوارم زر بادشاہ کے چھ بیٹے امتیاز علی شاہ، مراد علی شاہ، حامد علی، ریاض علی، جاوید علی اور ذوالفقار علی سب کے سب آج کل ہم میں موجود ہیں۔

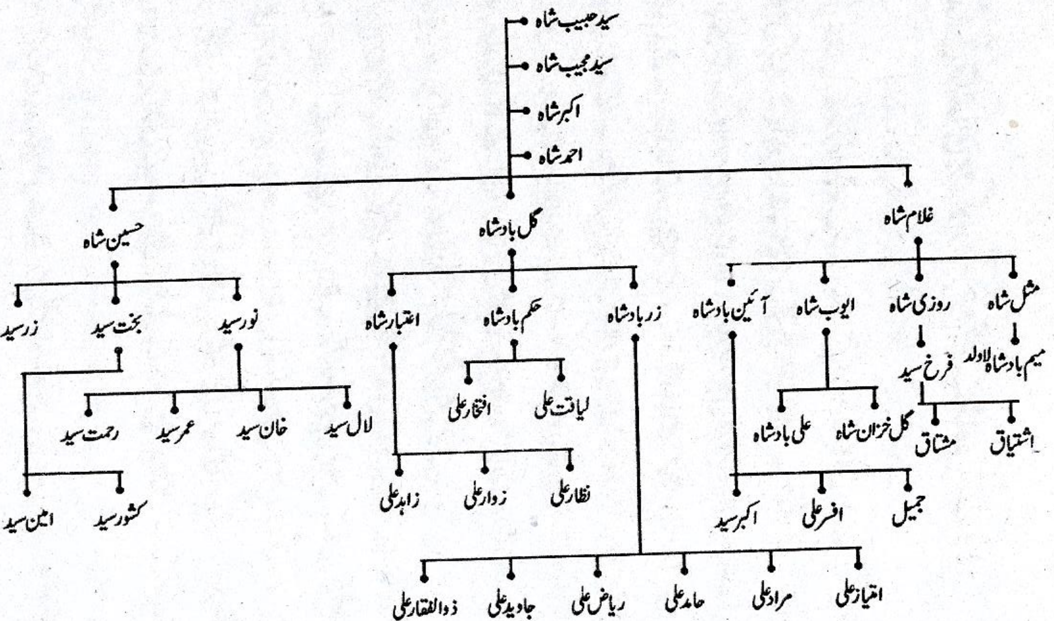
اس گھرانے میں سید امتیاز علی شاہ نیوی میں بحیثیت آفیسر تعینات رہ چکے ہیں۔ اسی طرح حکم بادشاہ مرحوم

کے دو بیٹے لیاقت علی، افتخار علی اور اعتبار شاہ مرحوم کے تین بیٹے نظار علی، زوار علی اور زاہد علی سب کے سب ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم مرحوم احمد شاہ بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم حسین شاہ بابا تھے۔ جبکہ حسین شاہ بابا کے تین بیٹے نور سید، بخت سید اور زر سید میں سے دو بھائی ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم بخت سید کے دو بیٹے کشور سید اور امین سید آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح نور سید کے چار بیٹے لال سید، خان سید، عمر سید اور رحمت سید نوجوانان ہیں ان بھائیوں میں خان سید بہترین شاعر اور نعت خواں ہیں۔

(نقشہ شجرہ ملاحظہ کریں)

میاں گان خاندان بزرگوارم مرحوم سید حبیب شاہ بابا المعروف ہنڈ بابا
کی اولاد میں تورہ ڈھیری گڑیالہ کے باشندے



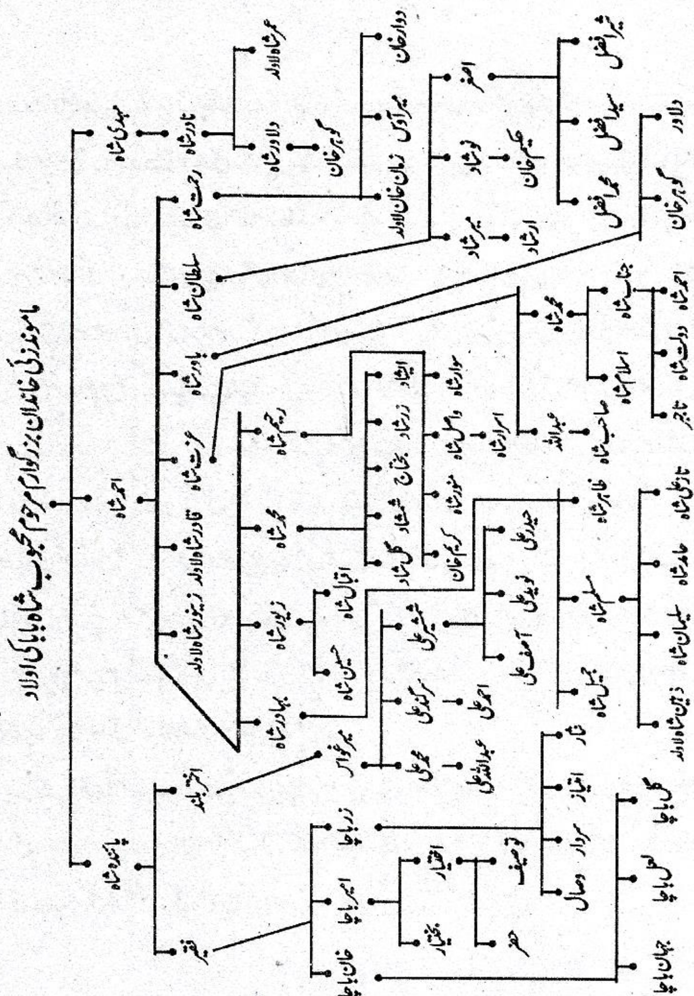
ماموندزئی خاندان بزرگوارم مرحوم محبوب شاہ بابا کے اولاد

ماموندزئی خاندان کے بزرگوارم محبوب شاہ بابا علاقہ رستم سدھوم کے گاؤں بیڑوچ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ زمینداری کا پیشہ اختیار کیا۔ آپ بزرگوارم کے تین بیٹے بزرگوارم مرحوم مہدی شاہ، بزرگوارم مرحوم احمد شاہ اور بزرگوارم مرحوم پائندہ شاہ بابا تھے۔ مہدی بابا کے واحد بیٹے نادر شاہ بابا تھے۔ نادر شاہ بابا کے دو بیٹے عمر شاہ اور دلاور شاہ بابا تھے۔ عمر شاہ بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم دلاور شاہ کے واحد بیٹے گوہر خان ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم احمد شاہ بابا کو اللہ تعالیٰ نے دس بیٹے رحمت شاہ، سلطان شاہ، باور شاہ، عزت شاہ، قادر شاہ، زینور شاہ، رحیم شاہ، محمد شاہ، زیور شاہ اور بہادر شاہ بابا تھے۔ ان دس بھائیوں میں بزرگوارم قادر شاہ اور زینور شاہ لاولد وفات پا چکے ہیں۔ جبکہ بقیہ آٹھ مرحومین بھائیوں کے اولاد کی تفصیل نقشہ شجرہ میں عیاں ہے۔

اسی طرح بزرگوارم مرحوم محبوب شاہ بابا کے تیسرے بیٹے پائندہ شاہ بابا کے دو بیٹے اختر بلند بابا اور فقیر بابا تھے۔ بزرگوارم اختر بلند بابا کے واحد بیٹے میر غواس تھے۔ بزرگوارم مرحوم میر غواس کے تین بیٹے شمشیر علی، سرگند علی اور محمد علی ہم میں موجود ہیں اپنی محنت اور صلاحیتوں کی بدولت خوب باعزت زندگی گزار رہے ہیں اور پلوشہ ٹریول ایجنسی کے مالکان ہیں۔ شمشیر علی بمع اپنے تین بیٹوں حیدر علی، نوید علی اور آصف علی کے متحرک ہے۔ اسی طرح سرگند علی کے واحد احمد علی جبکہ محمد علی کے واحد بیٹے عبداللہ علی سب کے سب ہم میں موجود ہیں۔

بزرگوارم مرحوم پائندہ شاہ بابا کے دوسرے بیٹے مرحوم فقیر بابا کے تین بیٹے زر باچا، امیر باچا اور خان باچا تھے۔ مرحوم زر باچا کے چار بیٹے نثار، امتیاز، سردار اور وصال ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ خان باچا مرحوم کے

تین بیٹے گل باچا لال باچا اور جہان باچا آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم امیر باچا کے دو بیٹے اخیار اور بختیار تھے جبکہ اخیار مرحوم کے دو بیٹے توصیف اور حضر ہم میں موجود ہیں۔

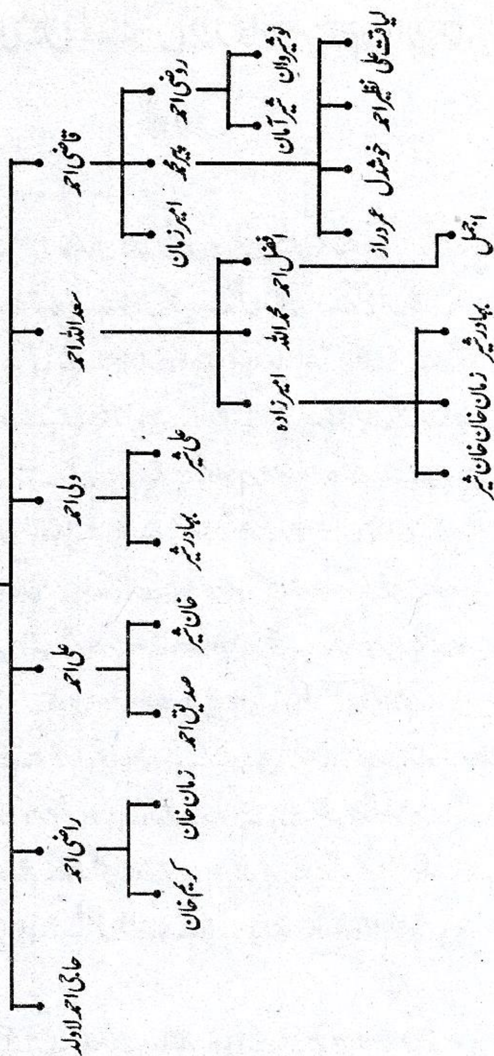


لوہاران خاندان بزرگوارم مرحوم صمد بابا کے اولاد

بزرگوارم صمد بابا نے علاقہ پشاور کے گاؤں وڈ بگہ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ذریعہ معا ں کے لئے لوہاری کے پیشے سے منسلک رہے۔آپ بزرگوارم کے چھ بیٹے قاضی احمد، علی احمد، سعد اللہ احمد، ولی احمد، راضی احمد اور حاجی احمد تھے۔آگے اولاد کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔کہ بزرگوارم مرحوم قاضی احمد کے تین بیٹے روضی احمد، پیر محمد اور امیر زمان تھے۔ان تین بھائیوں میں امیر زمان آج کل ہم میں موجود ہیں جبکہ مرحوم راضی احمد کے دو بیٹے نوشیر وان اور شیر امان آج کل ہم میں موجود ہیں اسی طرح مرحوم پیر محمد کے چار بیٹے لیاقت علی، نظیر احمد، خوشدل اور عمر دراز آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم صمد بابا کے دوسرے بیٹے مرحوم سعد اللہ احمد کے تین بیٹے افضل احمد، محمد اللہ اور امیر زادہ تھے۔محمد اللہ آج کل ہم میں موجود ہیں جبکہ افضل احمد کے واحد بیٹے اجمل اور امیر زادہ کے تین بیٹے بہادر شیر، زمان خان اور خان شیر آج کل ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح مرحوم صمد بابا کے تیسر بیٹے مرحوم ولی احمد کے دو بیٹے علی شیر، بہادر شیر اور مرحوم علی احمد کے دو بیٹے خان شیر، صدیق احمد ہیں جو کہ ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم صمد بابا مرحوم کے پانچویں بیٹے راضی احمد کے دو بیٹے زمان خان، کریم خان ہم میں موجود ہیں جبکہ چھٹا بیٹا مرحوم حاجی احمد لاولد فوت ہو چکے ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے۔کہ بزرگوارم مرحوم صمد بابا کے بعد اس خاندان نے لوہاری کا پیشہ چھوڑ کر زمینداری، اندرون ملک و بیرون ممالک ملازمتیں اختیار کئے ہوئے ہیں۔گاؤں گریالہ میں اپنے مکانوں اور تھوڑی بہت زرعی اراضی کے مالکان ہیں اور باعزت زندگیاں گزار رہے ہیں۔

(لوہاران خاندان بزرگوارم مرحوم صمد بابا کے اولاد)



اندر خانخیل (اکبری خیل) خاندان بزرگوارم مرحوم دیوان شاہ بابا کے اولاد

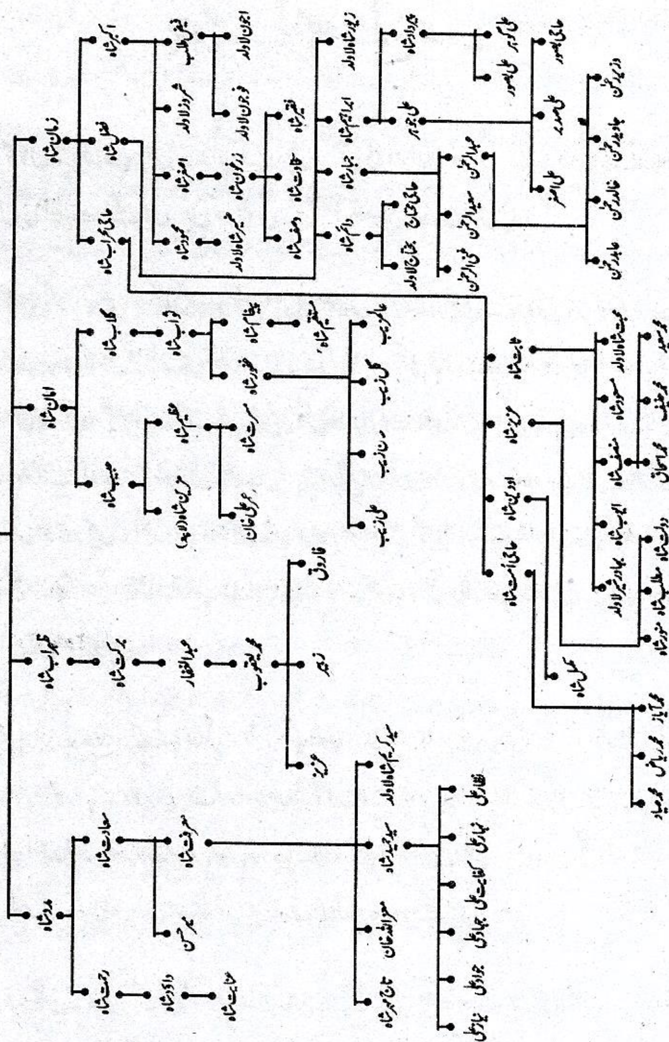
علاقہ بونیر کے ایک معزز خاندان اندر خانخیل (اکبری خیل) خاندان سے تعلق رکھنے والے بزرگوارم دیوان شاہ بابا نے علاقہ بونیر کے گاؤں کڑپہ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ بزرگوارم انتہائی محنت کش تھے۔ زمینداری کا پیشہ اختیار کیا۔ اور آج تک آپ بزرگوارم کے اولاد کا ذریعہ معاش زمینداری اور ملازمتیں چلا آرہا ہیں۔ اور خوب، باعزت زندگیاں گزار رہے ہیں۔ یہاں آپ بزرگوارم کے اولاد کی تفصیل عرض ہے۔ یہ کہ بزرگوارم مرحوم دیوان شاہ بابا کے چار بیٹے زمان شاہ، امان شاہ، ظہراب شاہ اور مددشاہ بابا تھے۔ آیئے پہلے بزرگوارم مرحوم زمان شاہ بابا کے اولاد سے متعلق آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم زمان شاہ بابا کے تین بیٹے اکبر شاہ، فضل شاہ اور حاجی محراب شاہ بابا تھے۔ مرحوم اکبر شاہ بابا کے چار بیٹے فیض طلب، شمروز، اصغر شاہ اور محمود شاہ تھے۔ بزرگوارم مرحوم فیض طلب بابا کے دو بیٹے اجون اور فوجون تھے۔ جو کہ دونوں لاولد وفات پا چکے ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم اصغر شاہ بابا کے واحد بیٹے زرغون شاہ بابا تھے۔ مرحوم زرغون شاہ بابا کے تین بیٹے فقیر شاہ، سخاوت شاہ اور وصف شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم شمروز بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ بزرگوارم مرحوم محمود شاہ بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم ضمیر شاہ تھے۔ جو کہ بھی لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگوارم زمان شاہ بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم فضل شاہ بابا تھے۔ فضل شاہ بابا کے چار بیٹے زیور شاہ، ابراہیم شاہ، جبار شاہ اور دائم شاہ بابا تھے۔

زیور شاہ بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم ابراہیم شاہ بابا کے دو بیٹے پیرداد شاہ اور علی جوہر تھے۔ مرحوم

پیرداد شاہ کے دو بیٹے علی گوہر اور علی اصبور ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم علی جوہر کے تین بیٹے حاجی بصور، علی صدبر اور علی اصغر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم جبار شاہ بابا کے تین بیٹے عبدالرحمٰن، سعید الرحمٰن اور غنی رحمان ہیں۔ عبدالرحمٰن کے چار بیٹے وزیر رحمٰن، جاوید رحمٰن، خالد رحمٰن اور عابد رحمٰن ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم فضل شاہ بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم دائم شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم دائم شاہ بابا کے دو بیٹے حاجی محتاج اور بختاج تھے۔ بختاج لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ حاجی محتاج آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں فضل شاہ بابا کے خاندان کی تفصیل مکمل ہوئی۔ آیئے آگے بزرگوارم زمان شاہ بابا کے تیسرے بیٹے بزرگوارم مرحوم حاجی محراب شاہ بابا کے اولاد سے آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم محراب شاہ بابا کے چار بیٹے ثابت شاہ، عزیز شاہ، اودین شاہ اور حاجی اُمت شاہ تھے۔ مرحوم بزرگوارم ثابت شاہ بابا کے پانچ بیٹے محبت شاہ، مسعود شاہ، مصنف شاہ، ایوب شاہ اور بہادر شیر تھے۔ ان بھائیوں میں محبت شاہ اور بہادر شیر لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ مسعود شاہ، ایوب شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں جبکہ مرحوم مصنف شاہ کے تین بیٹے محمد سعید، محمد حنیف اور محمد اسحاق آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم محراب شاہ بابا کے دوسرے بیٹے مرحوم عزیز شاہ بابا کے تین بیٹے دولت شاہ، مطلب شاہ اور منور شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بزرگوارم مرحوم اودین شاہ بابا کے واحد بیٹے مکمل شاہ ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ حاجی اُمت شاہ مرحوم کے تین بیٹے محمد آیاز، محمد ریاض اور محمد صیاد آج کل ہم میں موجود ہیں۔ یہاں بزرگوارم مرحومی حاجی اُمت شاہ بابا پر ایک چھوٹا سا تبصرہ عرض ہے۔ یہ کہ اس خاندان میں آپ بزرگوارم ایک قابل، تعلیم یافتہ، دور اندیش اور خوش اخلاق شخصیت تھے۔ محکمہ جنگلات سے بحثیت افسر کے ریٹائرمنٹ لے چکے تھے۔ آپ بزرگوارم کی کردار کے نتیجے میں آج آپ بزرگوارم کا بڑا بیٹا محمد آیاز بحثیت ڈویژنل فارسٹ آفیسر محکمہ وائلڈ لائف میں تعینات ہیں۔ مزید ترقی کی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ ساتھ ساتھ اپنا خاندانی ورثہ بھی بزرگوارم مرحوم حاجی اُمت شاہ بابا نے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ اور اسی طرح بزرگوارم دیوان شاہ بابا کے پہلے بیٹے بزرگوارم زمان شاہ بابا کے اولاد کی تفصیل اختتام پذیر ہوئی آیئے

آگے بزرگوارم دیوان شاہ بابا کے دوسرے بیٹے بزرگوارم امان شاہ بابا کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلائیں۔ بزرگوارم مرحوم امان شاہ بابا کے دو بیٹے گلاب شاہ بابا اور حبیب شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم گلاب شاہ بابا کے واحد بیٹے ثواب شاہ بابا تھے۔ جبکہ بزرگوارم مرحوم ثواب شاہ بابا کے دو بیٹے پیغام شاہ بابا اور غفور شاہ بابا تھے۔ مرحوم پیغام شاہ کے واحد بیٹے مستقیم شاہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم غفور شاہ کے چار بیٹے عالمزیب، گل زیب، خان زیب اور علی زیب آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم حبیب شاہ بابا کے دو بیٹے عظیم شاہ اور مذین شاہ تھے۔ مزین شاہ لاپتہ ہو چکے ہے جبکہ عظیم شاہ مرحوم کے دو بیٹے مسرت شاہ اور عمر علی خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ آگے دیوان شاہ بابا کے تیسرے بیٹے مرحوم بزرگوارم ظہراب شاہ بابا کے اولاد کی تفصیل عرض ہے۔ وہ یہ کہ ظہراب شاہ بابا کے واحد بیٹے برکت شاہ بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم برکت شاہ بابا کے واحد بیٹے عبدالغفار تھے۔ مرحوم عبدالغفار کے واحد بیٹے محمد یعقوب آج کل ہم میں موجود ہیں۔ آیئے آگے دیوان شاہ بابا کے چوتھے بیٹے بزرگوارم مرحوم مدد شاہ بابا کے اولاد کی تفصیل سے آگاہی دلائیں۔ یہ کہ بزرگوارم مرحوم مدد شاہ بابا کے دو بیٹے بزرگوارم مرحوم سعادت شاہ بابا اور بزرگوارم مرحوم رحمت شاہ بابا تھے۔ مرحوم سعادت شاہ بابا کے دو بیٹے معرفت شاہ اور میر حسن شاہ تھے۔ میر حسن شاہ ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم معرفت شاہ کے چار بیٹے سید کریم شاہ، سید حمید شاہ، معز اللہ خان اور تاج مہر شاہ ہیں۔ اِن بھائیوں میں سید کریم شاہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ بقیہ تینوں بھائی آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم رحمت شاہ بابا کے واحد بیٹے بزرگوارم مرحوم داؤد شاہ بابا تھے۔ مرحوم بزرگوارم داؤد شاہ بابا کے واحد بیٹے عنایت شاہ بابا آج کل ہم میں موجود ہیں۔

(اندرخانخیل خاندان بزرگوارم مرحوم دیوان شاہ بابا کے اولاد)



چند چھوٹے خاندان

گاؤں گڑیالہ میں بعض خاندان ایسے ہیں۔ جن کی افرادی تعداد کم ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے گھرانوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان گھرانوں سے متعلق تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1۔ گاؤں گڑیالہ میں بزرگوارم سید حکیم شاہ بابا جنہوں نے علاقہ بونیر کے موضع تورورسک سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ بزرگوارم سید حکیم شاہ بابا کے والد بزرگوارم کا نام انور شاہ بابا تھے۔ ان کا تعلق موضع تورورسک میں خدین خیل خاندان سے تھا۔ مرحوم سید حکیم شاہ بابا کے تین بیٹے بہرام شاہ، نواب شاہ اور امبارہ خان تھے۔ بہرام شاہ، امبارہ خان اور مرحوم کے دو بیٹے حبیب الرحمٰن آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ اس خاندان میں مرحوم بہرام شاہ کا بیٹا ابراہیم ہسپتال میں سرکاری ملازم ہے۔ واضح رہے کہ بہرام شاہ، تواب شاہ اور امبارہ خان تینوں بھائی وفات پا چکے ہیں جبکہ ان کے بیٹے آج کل ہم میں موجود ہیں۔

2۔ لوہاران خاندان کے تین بھائی محمد انور، سید انور اور حوس نور بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم محمد انور بابا کے چار بیٹے عزت نور، پائندہ نور، یوسف نور اور عبداللہ نور تھے۔ مرحوم سید انور بابا کے چار بیٹے محمد عمر، سید عمر، نعمت عمر اور الف نور تھے۔ جبکہ مرحوم حوس نور بابا کے دو بیٹے استمراج اور گل معراج آج کل ہم میں موجود ہیں۔ محمد انور بابا کے بیٹوں میں عبداللہ نور، عزت نور لاولد فوت ہو چکے ہیں۔

3۔ جولاگان خاندان کے بزرگوارم رحمت خان بابا کے پانچ بیٹے جلاد خان، کبوت خان، زرین خان،

حیات خان اور یاقوت خان بابا تھے۔ مرحوم جلاد خان بابا کے واحد بیٹے منجاور جبکہ مرحوم کبوت خان بابا کے تین بیٹے شاہ نارس، عبدالنارس اور گل نارس تھے۔ اسی طرح مرحوم دوران خان بابا کے دو بیٹے گل زمان اور ملک امان جبکہ حیات خان بابا کے چار بیٹے صنوبر، علی حیدر، شیر بہادر اور خان بہادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح مرحوم یاقوت خان بابا کے چار بیٹے لال جوہر، گل جوہر، علی جوہر اور دل جوہر ہیں۔ علی جوہر مرحوم کے چار بیٹے علی گوہر، علی انور محمد انور اور علی منتظر ہم میں موجود ہیں۔ جولاگان خاندان کے ایک دوسرے گھرانے میں بزرگوارم مرحوم مجید اللہ بابا کے دو بیٹے بجید اللہ اور حمید اللہ بابا مشہور زمیندار گزر چکے ہیں۔ بزرگوارم مرحوم بجید بابا کے تین بیٹے فرید، غلام حیدر اور شیخ تھے۔ فرید مرحوم کے تین بیٹے علی حیدر، خان بہادر اور تاج بہادر جبکہ غلام حیدر مرحوم کے پانچ بیٹے مطلب خان، گل بہادر، آئین خان، منتظر اور شاکر اللہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگوارم مرحوم حمید اللہ بابا کے دو بیٹے غلام قادر اور فضل قادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ جولاگان خاندان کا ایک تیسرا گھرانہ جو کہ بزرگوارم فتح خان بابا مرحوم کے چھ بیٹوں گگے، شواس خان، میر نواس، میر غواس، گل غواس اور سید غواث پر مشتمل ہیں۔

نوٹ: اس خاندان میں گگے، شواس خان اور میر نواس حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ تینوں مرحومین کے جوان بیٹے ہم میں موجود ہیں۔ اسی طرح علی گوہر اور علی منتظر بھی فوت ہو چکے ہیں۔

4۔ کمار خاندان میں بزرگوارم مرحوم باز گل بابا کے چار بیٹے عجب گل، حمید گل، رحیم گل اور فرید گل تھے۔ مرحوم حمید گل بابا کے دو بیٹے ہمیش گل اور ابراہیم گل جبکہ رحیم گل مرحوم کے دو بیٹے سانی گل اور قیمت گل آج کل ہم میں موجود ہیں۔ عجب گل لاولد فوت ہو چکے ہیں اور فرید گل زندہ ہیں اسی گھرانے میں بزرگوارم عمر گل بابا اور شہزاد گل بابا شامل ہیں۔ مرحوم عمر گل بابا کے واحد بیٹے شریف گل آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم شہزاد گل بابا کے واحد بیٹے کریم گل تھے۔ جو کہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔

5۔ پیر خیل خاندان کے دو بزرگ شاہ رسول بابا اور لطاب خان بابا تھے۔ لطاب خان بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم شاہ رسول بابا کے دو بیٹے مصل خان بابا اور کرم خان بابا تھے۔ مرحوم مصل خان بابا کے تین بیٹے کریم خان، علی زر خان اور عجم خان تھے۔ عجم خان لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ کریم خان مرحوم کے دو بیٹے حسین خان اور اعظم خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ علی زر خان بھی زندہ ہے۔ بزرگوارم مرحوم کرم خان بابا کے واحد بیٹے سکندر خان تھے۔ سکندر خان مرحوم کے دو بیٹے آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی خاندان میں بزرگوارم مرحوم لطیف خان بابا کے تین بیٹے جبار خان، عمر خان اور جوہر خان تھے۔ جبار خان مرحوم کے تین بیٹے افضل خان، عباد خان اور امین خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم عمر خان بابا کے دو بیٹے یشمین اور فلک مین جبکہ مرحوم جوہر بابا کے دو بیٹے حبیب الرحمٰن اور بخت زمان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی خاندان سے منسلک ایک گھرانے کے بزرگوارم مرحوم نور محمد بابا کے تین بیٹے پیر محمد، دل محمد اور میر محمد تھے۔ مرحوم دل محمد کے دو بیٹے منور خان اور منجاور خان جبکہ مرحوم میر محمد بابا کے واحد بیٹے سردار ہم میں موجود ہیں۔

6۔ مریان خاندان کے مانے ہوئے زمیندار بزرگوارم عبد الغنی بابا، صحبت بابا اور فرید بابا تھے۔ بزرگوارم مرحوم عبد الغنی کے بیٹے عبد الباقی تھے۔ مرحوم عبد الباقی کے دو بیٹے وصال اور زبیر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم صحبت بابا کے دو بیٹے وارث اور اعران اللہ تھے۔ اعران اللہ فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم فرید بابا کے تین بیٹے ورید، رید اللہ اور امبارس تھے۔ مرحوم ورید کے واحد بیٹے اسرار لاولد فوت ہو چکے ہیں اور مرحوم رید اللہ کے واحد بیٹے محمد نثار آج کل ہم میں موجود ہیں۔ اسی خاندان میں دوسرے گھرانے کے محمد یوسف بابا، محمد عمر بابا اور سید عمر بابا تین بھائی تھے۔ مرحوم محمد یوسف بابا کے واحد بیٹے بخشید ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم محمد عمر بابا کے واحد بیٹے رحیم لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ سید عمر بابا کے دو بیٹے شیر اور میر آمان تھے۔ شیر زندہ ہے جبکہ مرحوم میر آمان کے دو بیٹے زمان خان اور عظیم خان تھے زمان خان ہم میں

موجود ہے۔ جبکہ عظیم خان فوت ہو چکے ہیں۔ اسی خاندان کے تیسرے گھرانے میں شریف اللہ، کریم اللہ، رئیم اللہ اور امان اللہ بابا مشہور تھے۔ مرحوم شریف اللہ کے واحد بیٹے گل زادہ آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم کریم اللہ بابا کے چار بیٹے اکرم، شیر اللہ، سید کریم اور امبارہ خان تھے۔ ان میں اکرم فوت ہو چکے ہیں۔ بقیہ تینوں زندہ ہیں۔ اکرم مرحوم کے دو بیٹے علی گوہر اور نظار ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم رئیم اللہ بابا کے واحد بیٹے محمد علی اور مرحوم امان اللہ کے دو بیٹے شمشاد اور زر شید ہم میں موجود ہیں۔ اسی گھرانے میں مرحوم دیار بابا کے تین بیٹے تانوش، محمد شیر اور داد شیر آج کل ہم میں موجود ہیں۔

7۔ اعوان خاندان کے ایک چھوٹے سے گھرانے میں بزرگوارم زرداد، جامداد، میر داد اور گل داد مشہور شخصیات تھے۔ بزرگوارم مرحوم زرداد بابا کے تین بیٹے ملک داد، پیر داد اور میاں داد آج کل ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم جامداد بابا کے واحد بیٹے ظاہر داد اور مرحوم میر داد بابا کے چار بیٹے کریم داد، رحیم داد، زرین اور ملک امان اسی طرح مرحوم گل داد بابا کے تین بیٹے حق داد، کشور اور لاجبر آج کل ہم میں موجود ہیں۔

اعوان خاندان کا ایک دوسرا چھوٹا گھرانہ بزرگوارم مرحوم اسلم بابا کے چار بیٹے میر حسن، شیر حسن، حیدر اور غلام حیدر تھے۔ مرحوم میر حسن بابا کے دو بیٹے امیر بہادر اور عادل بہادر آج کل ہم میں موجود ہیں۔ شیر حسن اور حیدر لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ غلام حیدر مرحوم کے واحد بیٹے شیر افضل ہم میں موجود ہیں۔

8۔ موچی خاندان کے دو بھائی رحیم گل بابا اور حیا گل بابا تھے۔ مرحوم رحیم گل بابا کے واحد بیٹے حسین گل جبکہ حیا گل بابا کے دو نواسے تجبیر گل اور پذیر گل تھے۔ حسین گل اور تجبیر گل ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ پذیر گل فوت ہو چکے ہیں اس گھرانے کے تین بھائی آزاد گل، بدرے اور شاس بابا تھے۔ مرحوم آزاد گل بابا کے تین بیٹے شیراب گل، اسلام گل اور زیارت آج کل ہم میں موجود ہیں۔ شاس بابا لاولد وفات ہو چکے ہیں۔ مرحوم بدرے بابا کے واحد بیٹے ظاہر ہم میں موجود ہیں۔

نوٹ: اس خاندان میں مرحوم حسین گل اور مرحوم ظاہر کے جوان بیٹے ہم میں موجود ہیں۔

9۔ ڈمان خاندان میں حضرت گل بابا کے تین بیٹے رحیم گل بابا، محمد گل بابا اور رحمت گل بابا تھے۔ شادی بیاہ اور خوشیوں کے موقعوں میں رنگ بھرنے اور خوشی کو دوبالا کرنے کی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ مرحوم رحیم گل بابا کے تین بیٹے شتمن، سیفور اور بخشید تھے۔ بخشید زندہ ہے۔ بقیہ دو فوت ہو چکے ہیں۔ شتمن کے واحد بیٹے انبالی اور سیفور کے واحد بیٹے بہرہ مند ہم میں موجود ہیں۔ اسی خاندان میں محبت اللہ اور دورانے بابا دو بھائی تھے۔ مرحوم محبت اللہ بابا کے بیٹے شاکر اللہ اور مرحوم دورانے بابا کے بیٹے بخشیر اور عالم شیر ہم میں موجود ہیں۔ اس خاندان میں ایک گھرانہ جن میں مرحوم فیض اللہ بابا کے تین بیٹے فانوش، وحید اللہ اور رید اللہ مشہور تھے۔ فانوش اور رید اللہ زندہ ہیں۔ جبکہ وحید اللہ لاولد فوت ہو چکے ہیں۔

نوٹ: اس خاندان میں فانوش حال ہی میں وفات ہو چکے ہیں۔ جبکہ اُن کے جوان بیٹے زیورنوش وغیرہ ہم میں موجود ہیں۔

10۔ کیچ خاندان میں میں بزرگوارم اکبر شاہ بابا، پئندہ شاہ بابا اور زیب شاہ بابا مشہور زمیندار گزر چکے ہیں۔ بزرگوارم مرحوم اکبر شاہ بابا کے تین بیٹے صادق شاہ، میر جعفر اور محمد رمضان تھے۔ صادق شاہ اور امیر جعفر فوت ہو چکے ہیں۔ محمد رمضان زندہ ہیں۔ اور لاہور میں ہے۔ میر جعفر مرحوم کے دو بیٹے شاد علی اور مراد خان ہم میں موجود ہیں۔ پئندہ شاہ بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم زیب شاہ بابا کے تین بیٹے فضل رحمٰن، گل رحمٰن اور سید رحمٰن تھے۔ سید رحمٰن ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ فضل رحمٰن مرحوم کے واحد عبدالرحمٰن اور گل رحمٰن مرحوم کے تین بیٹے خان غالب، خان مالک اور خان رازق ہم میں موجود ہیں۔

11۔ کوتوالاں خاندان میں بزرگوارم مرحوم رسول شاہ بابا کے سات بیٹے رحمان اللہ، شیرین، زرین، معز اللہ، رید اللہ، خان شیر اور سنگین تھے۔ اس گھرانے میں رحمان اللہ اور خان شیر ہم میں موجود ہیں۔

شیرین کے بیٹے مومین زادہ، رید اللہ کے بیٹے بخت زادہ ہم میں موجود ہیں۔ بقیہ بھائیوں کے اولاد گاؤں گڑیالہ سے باہر رہائش پذیر ہیں۔

نوٹ: اس خاندان میں رحمان اللہ حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں جن کے جواب بیٹے لال زادہ وغیرہ ہم میں موجود ہیں۔

12۔ دلہ زاک خاندان کا ایک گھرانہ جن میں گوجر بابا کے تین بیٹے حضرت شاہ، نور محمد اور محمد شاہ بابا تھے۔ نے کاٹلنگ سے نقل مکانی کر کے گڑیالہ کا رُخ کیا۔ ان بھائیوں میں بزرگوارم نور محمد بابا گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ مرحوم نور محمد بابا کے تین بیٹے نعمت شاہ، میر محمد اور گل احمد تھے۔ میر محمد ہم میں موجود ہیں۔ گل احمد لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ نعمت شاہ کے دو بیٹے ظاہر اور یوسف شاہ موجود ہیں۔

نوٹ: میر محمد حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں ان کے چار بیٹوں میں راز علی شاہ لاولد فوت ہو چکے ہیں مرحوم فیروز شاہ کے چار جوان بیٹے ہم میں موجود ہیں۔ بقیہ دو بھائی زندہ ہیں اور آج کل ہم میں موجود ہیں۔

13۔ موضع اسماعیلہ سے نقل مکانی کرنے والے بزرگوارم گل داد بابا کے دو بیٹے نواب بابا اور وہاب تھے۔ نواب بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم وہاب بابا کے چار بیٹے شمروز، گل داد، شاہ داد اور عبد الوہاب بابا تھے۔ شمروز لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم گل داد کے واحد بیٹے شیر داد ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم شاہ داد بابا کے دو بیٹے نور داد اور ولی داد بابا تھے۔ ولی داد بابا لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ مرحوم نور داد بابا کے دو بیٹے فانوس اور یونس ہم میں موجود ہیں۔ عبدالوہاب بابا کے واحد بیٹے عادل زادہ ہم میں موجود ہیں۔

نوٹ: اس خاندان میں یونس حال ہی میں فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ اُن کے جوان بیٹے ہم میں موجود ہیں۔

14۔ باغوانان خاندان کے ایک گھرانے کے سات بھائی ریحان شاہ، بہادر شاہ، سید رسول، ناشر شاہ،

برکت شاہ، نعمت شاہ اور میر احمد شاہ بابا تھے۔ ان بھائیوں میں برکت شاہ ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ مرحوم ریحان شاہ کے دو بیٹے شیر بہادر، شیر زمان۔ مرحوم بہادر شاہ بابا کے دو بیٹے رحمان شاہ، محبت شاہ، مرحوم سید رسول بابا کے واحد بیٹے امیر گوہر، مرحوم ناثر شاہ بابا کے دو بیٹے علی جوہر، علی بہادر، مرحوم نعمت شاہ بابا کے بیٹے علی زرخان اور مرحوم میر احمد شاہ بابا کے چار بیٹے سعید احمد شاہ، رحیم شاہ، جبار شاہ اور امان خان آج کل ہم میں موجود ہیں۔ بہادر شاہ بابا کے ایک بیٹے محبت شاہ فوت ہو چکے ہیں۔ واضح رہے کہ حال ہی میں رحیم شاہ فوت ہو چکے ہیں۔

15۔ سراڈیان خاندان کے تین بھائی بزرگوارم علی شاہ، قابیل شاہ اور برکت شاہ بابا تھے۔ علی شاہ مرحوم کے واحد بیٹے عدل شاہ تھے۔ مرحوم قابیل شاہ کے واحد بیٹے ثابت شاہ ہم میں موجود ہیں۔ مرحوم برکت شاہ بابا کے دو بیٹے گل شاہ اور دولت شاہ تھے۔ گل شاہ ہم میں موجود ہیں۔ جبکہ دولت شاہ مرحوم کا ایک بیٹا ہم میں موجود ہیں۔

16۔ دلہ زاک خاندان کے بزرگوارم مرحوم عبداللہ بابا نے موضع تاجہ سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ آپ بزرگوارم کے تین بیٹے قمر زمان، معز اللہ اور حبیب الرحمٰن تھے۔ ان بھائیوں میں حبیب الرحمٰن لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ قمر زمان مرحوم کے پانچ بیٹے شمشیر، میر نوش، محمد شیر، نامدار اور کامدار آج کل ہم میں موجود ہیں۔

17۔ تنولی خاندان کے بزرگوارم شاہ مدار بابا نے ضلع صوابی کے موضع حمزہ ڈھیر سے نقل مکانی کر کے گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔ آپ بزرگوارم کے تین بیٹے سجاول، باچا گل اور صاحب زادہ تھے۔ مرحوم سجاول بابا کے سات جوان اور برسرِ روزگار بیٹے شیرین زادہ، ملک زادہ، فلک شیر، محمد علی، گل شیر، محمد عاقل اور محمد سجاد آج کل ہم میں موجود ہیں۔ واضح رہے کہ شیرین زادہ کے دو بیٹے عبدالولی اور عنایت خان

جوان ہیں۔فلک زادہ کے واحد بیٹے احتشام جبکہ بقیہ بھائیوں کے دو دو بیٹے ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح شاہ مدار کے دوسرے بیٹے مرحوم باچا گل کے چار بیٹے سیف الاسلام،نور اسلام،ارشد علی اور امجد علی آج کل ہم میں موجود ہیں۔بزرگوارم شاہ مدار کے تیسرے بیٹے صاحبزادہ مرحوم کے تین بیٹے کفایت،فاروق اور اسد تھے۔اسد لاولد فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ بقیہ دو بھائی ہم میں موجود ہیں۔

واضح رہے کہ اس خاندان کا بنیادی تعلق مانسہرہ کے علاقہ دربند سے ہے۔جہاں سے اس خاندان کے آباؤ اجداد کے نقل مکانی پہلے ضلع صوابی کے گاؤں باجا پالہ خیل میں سکونت اختیار کی۔بعد میں وہاں سے نقل مکانی حمزہ ڈھیر آئے اور پھر حمزہ ڈھیر سے گاؤں گڑیالہ کا رُخ کر کے یہاں پکی سکونت اختیار کی۔

18۔ عزی خیل ماموٗنی خاندان کے بزرگوارم ریدی گل بابا نے علاقہ کاٹلنگ کے موضع ڈھیری لکپانڑی سے نقل مکانی کر کے یہاں گاؤں گڑیالہ میں آباد ہوئے۔آپ بزرگوارم کے تین بیٹے تازہ گل،بدر گل اور حمید گل تھے۔تازہ گل لاولد فوت ہو چکے ہیں۔جبکہ بدر گل کے واحد بیٹے جعفر خان تھے۔مرحوم جعفر خان کے چار بیٹے عبداللہ خان،سراج خان،برہان الدین اور شوکت علی خان تھے۔برہان الدین مرحوم کے تین بیٹے عبدالاحد،عبدالعزیز،سبحان اللہ ہم میں موجود ہیں۔جبکہ بقیہ تین بھائی ہم میں موجود ہیں۔اسی طرح ریدی گل بابا کے تیسرے بیٹے مرحوم حمید گل بابا کے واحد بیٹے ثواب گل تھے۔مرحوم ثواب گل کے واحد بیٹے گلفام آج کل ہم میں موجود ہیں۔

محترم قارئین!

میں نے اپنے علم تجربے اور تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے انتہائی دیانتداری اور عوامی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر یہ کتاب لکھ لیا اس کتاب میں گاؤں گڑیالہ کے وجود میں آنے سے قبل کے معلومات نہایت تحقیق کرنے کے بعد آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کئے۔ علاوہ ازیں گاؤں گڑیالہ کے وجود میں آنے سے لے کر آج تک اس تاریخی گاؤں کے نامور شخصیات سے متعلق قصے آئندہ نسلوں کے لئے تحریر کئے۔

آج مورخہ 30 اپریل 1997ء پر اس تاریخی کتاب کی لکھائی مکمل ہوئی۔ آئندہ نسلوں سے عرض گزار ہوں کہ وہ اس عظیم گاؤں، گاؤں گڑیالہ اور اس کے غیرت مند پختونوں کی اس تاریخ میں تسلسل قائم رکھیں۔ تاکہ یہ قیمتی معلومات جو کہ میں نے چار پانچ مہینے سخت محنت کر کے اکٹھے کئے ہوئے ہیں ضائع نہ ہونے پائیں۔ علاوہ ازیں اگر کسی خاندان کے کسی فرد کا نام غلطی سے کتاب میں شامل نہ ہوا ہو یا کسی کے نام میں کمی بیشی آئی ہوئی ہو۔ ان حضرات کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ انشاء اللہ دوسری ایڈیشن میں شامل کریں۔

واضح رہے کہ یہ دوسری ایڈیشن سال 2013 کے اوائل میں پیش خدمت ہے۔ پڑھ کر لطف اندوز ہو جائیے۔

شکریہ

خیر اندیش مصنف: ہمّت علی گڑیالوی

رابطہ نمبرز: 0336-1936740 , 0301-8191103